النحو فی الکلام
کالملح فی الطعام



ضیاء النحو

شرح اردو

التحفۃ السنیۃ

تالیف: محمد محی الدین عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: الشیخ عبدالصمد بلوچ حفظہ اللہ

مکتبہ نعمانیہ
NOMANIA



ضیاء النحو

شرح اردو

التحفة السنية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

النحو في الكلام كالملح في الطعام

ضياء النحو

شرح اردو

التحفة السنية

تالیف: محمد محی الدین عبد الحمید

مترجم: الشیخ عبد الصمد بلوچ

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-7321865

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072

نام کتاب

ضیاء النحو شرح اردو

التحفۃ السنیۃ

تالیف: محمد محی الدین عبد الحمید

مترجم: الشیخ عبد الصمد بلوچ

تاریخ اشاعت: جون ۲۰۰۸ء

ملنے کے پتے

مکتبہ نعمانیہ اُردو بازار گوجرانوالہ

055-4235072

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

042-7321865

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللّٰه و کفی و سلامه علی عباده الذین اصطفٰی

یہ شرح جس کی عبارت واضح، اشارہ ظاہر، پھل پکا ہوا، چننے (حاصل کرنے) میں آسان، بہت زیادہ سوالات اور مشقیں ہیں، ابتدائی طلبہ کے لئے المقدمۃ الاجرومیۃ کو آسان فہم انداز میں پیش کرنے کا میرا مقصد اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرب حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ اس عربی لغت کو سمجھنے کا ذریعہ ہے جو کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی لغت ہے اور کتاب عزیز (قرآن مجید) کی لغت ہے۔

میری خواہش و امید یہی ہے کہ اس عمل سے میں اللہ عزوجل کی رضا کا مستحق بن جاؤں۔ بس یہی خیر ہے جس کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

كتبه المعتز بالله تعالى وحده

محمد محي الدين عبدالحميد

ابتدائی باتیں

نحو کی تعریف، موضوع، فائدہ، علم نحو کی نسبت، علم نحو کا واضع (مدوّن)، علم نحو سے متعلق شارع کا حکم

علم نحو کی تعریف:

عربی لغت میں کلمہ کا اطلاق چند معانی پر ہوتا ہے۔

① جہت و جانب کے لئے جس طرح تو کہے: ﴿ذَهَبْتُ نَحْوَ فُلَانٍ﴾ میں گیا فلاں کی طرف۔ یعنی اس کی جانب۔

② شبہ مشابہ و ہم مثل جیسے تو کہے: ﴿مُحَمَّدٌ نَحْوُ عَلِيٍّ﴾ محمد علی کی مثل ہے۔ یعنی اس کے مشابہ و ہم مثل۔

اصطلاحی تعریف:

اس فن کے علماء کی اصطلاح میں کلمہ نحو کا اطلاق اُن قواعد وضوابط پر ہوتا ہے جن کے ذریعے حالاتِ ترکیب میں کلمات عربیہ کے اَواخر کے احکامات کو پہچانا جاتا ہے کہ وہ معرب ہے یا مبنی اور اس کے ملحقات کا۔

موضوع:

علم نحو کا موضوع کلمات عربیہ ہیں اس اعتبار سے کہ ان کے احوالِ مذکورہ سے متعلق اس علم میں بحث کی جاتی ہے۔

فائدہ:

علم نحو کا فائدہ عربی کلام میں زبان کو غلطی سے بچانا ہے اور قرآن مجید

وحدیث نبوی ﷺ کو صحیح طریقے سے سمجھنا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں شریعتِ اسلامیہ کی اصل ہیں اور انہی پر شریعت کا دارومدار ہے۔

علم نحو کا موجد ومدوّن:

مشہور یہی ہے کہ علم نحو کے مدوّنِ اوّل ابوالاسود الدوَلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے یہ کام امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے سرانجام دیا۔

علم نحو کے متعلق شارع کا حکم:

علم نحو کا حاصل کرنا فرضِ کفایہ میں سے ایک فرض ہے اور بعض اوقات جب اس علم کا سیکھنا ایک آدمی کے لئے متعین ہو جائے تو اس وقت اس کے لئے اس علم کا سیکھنا فرض عین ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

قَالَ الْمُصَنِّفُ: وهو ابوعبدالله محمد بن محمد بن داؤد الصِّنْهَاجِیُّ المعروف بابن آجرُّوم، المولود فی سنة ٦٧٢ اثنين و سبعين و ستمائة، المتوفی فی سنة ٧٢٣ ثلاث و عشرين و سبعمائة من الهجرة النبوية رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

''مصنف فرماتے ہیں: اور وہ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن داؤد صنہاجی جو ابن اجروم کی نسبت سے مشہور ہیں' پیدائش ۶۷۲' وفات ۷۲۳ ہجری ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ''۔

قَالَ:

اَلْكَلَامُ هُوَ اللَّفْظُ الْمُرَكَّبُ الْمُفِيْدُ بِالْوَضْعِ.

''کلام وہ مرکب مفید لفظ ہے جسے (معنی کے لئے) بنایا گیا ہو''۔

وَ اَقُوْلُ:

لفظِ کلام کے دو معنی ہیں' ایک لغوی دوسرا نحوی۔

کلام لغوی:

جس کے سبب فائدہ حاصل ہو' لفظاً یا بغیر لفظ جس طرح خط' کتابت اور اشارہ۔[1]

کلام نحوی:

اس میں چار چیزوں کا جمع ہونا لازم ہے:

(۱) لفظ ہو۔ (۲) مرکب ہو۔ (۳) مفید ہو۔ (۴) اس کی وضع عربی ہو۔

---

[1] مثلاً کوئی آدمی آپ سے پوچھے: ﴿ هَلْ اَحْضَرْتَ لِيَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ طَلَبْتُهُ مِنْكَ ؟ ﴾ تو آپ اس کی طرف اپنے سر سے اوپر نیچے اشارہ کر دیں تو وہ سمجھ جائے گا کہ آپ ﴿ نَعَمْ ﴾ کہہ رہے ہیں۔

کلام کے لفظی ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ حروف تہجی (جن کی ابتداء الف سے اور انتہاء یا پر ہوتی ہے) پر مشتمل آواز ہو۔ مثلاً ﴿ اَحْمَدُ ﴾، ﴿ یَکْتُبُ ﴾، ﴿ سَعِیْدٌ ﴾ ان تینوں میں سے ہر ایک کلمہ کو بولتے وقت چار حروفِ تہجی پر مشتمل آواز پیدا ہوتی ہے۔

بطورِ مثال اشارہ کو نحوی حضرات کے ہاں کلام کا نام اسی لیے نہیں دیا جاتا کہ وہ بعض حروف پر مشتمل آواز نہیں ہوتا اگرچہ لغوی حضرات کے نزدیک اشارہ کو کلام کا نام دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اور کلام کے مرکب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو یا دو سے زیادہ کلمات کو جوڑ کر بنائی گئی ہو۔ جس طرح:

- ﴿ مُحَمَّدٌ مُسَافِرٌ ﴾ محمد مسافر ہے۔
- ﴿ اَلْعِلْمُ نَافِعٌ ﴾ علم فائدہ مند ہے۔
- ﴿ یَبْلُغُ الْمُجْتَهِدُ الْمَجْدَ ﴾ محنتی بزرگی کو پہنچتا ہے۔
- ﴿ لِکُلِّ مُجْتَهِدٍ نَصِیْبٌ ﴾ ہر محنتی کو اس کا نصیب ملتا ہے۔
- ﴿ اَلْعِلْمُ خَیْرُ مَا تَسْعٰی اِلَیْهِ ﴾ علم بہت اچھی چیز ہے جس کی طرف کوشش کی جائے۔

ان میں سے ہر ایک عبارت کو کلام کا نام دیا جائے گا اور ان میں سے ہر عبارت دو یا دو سے زیادہ کلمات کو جوڑ کر بنائی گئی ہے۔ کلمہ واحد (اکیلا لفظ) نحویوں کے نزدیک کلام نہیں کہلاتا۔ مگر جب اس کلمہ واحد کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ بھی مل جائے، چاہے دوسرے کلمہ کا ملنا حقیقتاً ہو جیسے سابقہ مثالوں میں آپ نے دیکھا یا تقدیراً مثلاً جب کوئی آدمی آپ سے سوال کرے: ﴿ مَنْ اَخُوْكَ ؟ ﴾ آپ کہیں: ﴿ مُحَمَّدٌ، مُحَمَّدٌ اَخِیْ ﴾ ہے۔

دیکھئے تقدیری طور پر یہ کلمہ تین کلمات سے مرکب عبارت ہے۔

اور کلام کے مفید ہونے کا یہ مطلب ہے کہ متکلم کا اس پر خاموش ہونا درست ہو اس طرح کہ سننے والا کسی دوسری چیز کا منتظر نہ رہے۔ اگر آپ صرف یہ کہیں:

﴿ اِذَا حَضَرَ الْاُسْتَاذُ ﴾

تو اس کو کلام کا نام نہیں دیا جائے گا اگر چہ یہ تین کلمات پر مشتمل لفظ ہے۔
کیونکہ مخاطب اس بات کے انتظار میں ہے کہ استاد کے حاضر ہونے کے بعد کیا ہوگا؟
جب آپ یہ کہیں گے:

﴿ إِذَا حَضَرَ الْأُسْتَاذُ أَنْصَتَ التَّلَامِيذُ ﴾

جب استاد حاضر ہوگا تو شاگرد خاموش ہو جائیں گے۔

تو یہ کلام بن جائے گی مکمل فائدہ حاصل ہونے کی وجہ سے۔ اور کلام کے موضوع بالوضع العربی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کلام میں استعمال ہونے والے الفاظ کا تعلق ان الفاظ سے ہو جنہیں عرب والوں نے معانی میں سے کسی معنیٰ کے لئے وضع کیا ہو۔ مثلاً ﴿ حَضَرَ ﴾ اس کلمہ کو عرب والوں نے معنیٰ کے لئے بنایا ہے اور وہ زمانہ ماضی میں حاضر ہونے کا حصول ہے۔ اور اسی طرح کلمہ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ اس کو عرب نے معنیٰ کے لئے وضع کیا ہے اور وہ اس شخص کی ذات ہے جس کا اس اسم کے ساتھ نام رکھا گیا ہو۔ جب آپ نے کہا: ﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ ﴾ تو آپ نے دو ایسے کلمے استعمال کیے جنہیں عرب نے وضع کیا ہے۔ لہٰذا یہ کلام ہوئی۔ بخلاف اس کے کہ جب آپ ان کلمات کے ساتھ کلام کریں کہ جنہیں اہل عجم فارسی (ایران کے رہنے والے)' ترک (ترکی یا ترکستان والے)' بربر (شمالی افریقہ والے) اور اہل یورپ وغیرہ نے وضع کیا ہے تو علماء عرب کے عرف میں اس کو کلام شمار نہیں کیا جائے گا۔ اگر چہ دیگر اہل لغت اس کو کلام ہی کہیں۔

مکمل شروط والی کلام کی مثالیں:

- ﴿ اَلْجَوُّ صَحْوٌ ﴾ فضا صاف ہے۔
- ﴿ اَلْبُسْتَانُ مُثْمِرٌ ﴾ باغ پھل دار ہے۔
- ﴿ اَلْهِلَالُ سَاطِعٌ ﴾ چاند چمک دار ہے۔
- ﴿ اَلسَّمَاءُ صَافِيَةٌ ﴾ آسمان صاف ہے۔

○ ﴿ يُضِيءُ الْقَمَرُ لَيْلًا ﴾ چاند رات کے وقت روشنی پھیلاتا ہے۔
○ ﴿ يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ ﴾ محنتی کامیاب ہوتا ہے۔
○ ﴿ لَا يُفْلِحُ الْكَسُوْلُ ﴾ سست کامیاب نہیں ہوتا۔
○ ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔
○ ﴿ مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ محمد ﷺ تمام رسولوں سے ممتاز ہیں۔
○ ﴿ اَللّٰهُ رَبُّنَا ﴾ اللہ ہمارا رب ہے۔
○ ﴿ مُحَمَّدٌ (ﷺ) نَبِيُّنَا ﴾ محمد (ﷺ) ہمارے نبی ہیں۔

مفرد کی مثالیں:

○ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد' اسم۔
○ ﴿ عَلِيٌّ ﴾ علی' اسم۔
○ ﴿ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ ابراہیم' اسم۔
○ ﴿ قَامَ ﴾ وہ کھڑا ہوا' فعل۔
○ ﴿ مِنْ ﴾ مِنْ حرف ہے۔

مرکب غیر مفید کی مثالیں:

○ ﴿ مَدِيْنَةُ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ ﴾ سکندرِ اعظم کا آباد کیا ہوا شہر مصر میں۔
○ ﴿ عَبْدُ اللّٰهِ ﴾ مرکب غیر مفید جملے کا جزء مثلاً عبداللہ' اللہ کا بندہ۔
○ ﴿ حَضْرَمَوْت ﴾ یمن کے شہر کا نام۔
○ ﴿ لَوْ اَنْصَفَ النَّاسُ ﴾ اگر لوگ انصاف کرتے۔
○ ﴿ اِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ ﴾ جب سردی آ جائے۔
○ ﴿ مَهْمَا اَخْفَى الْمُرَائِيْ ﴾ ریاءکار جتنا بھی چھپائے۔
○ ﴿ اِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ﴾ اگر سورج طلوع ہو۔

سوالات

① مَا هُوَ الْكَلَامُ؟

کلام کیا ہے؟

② مَا مَعْنٰی كَوْنِهٖ لَفْظًا ؟

کلام کے لفظی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

③ مَا مَعْنٰی كَوْنِهٖ مُفِيْدًا ؟

کلام کے مفید ہونے کا کیا مطلب ہے؟

④ مَا مَعْنٰی كَوْنِهٖ مُرَكَّبًا ؟

کلام کے مرکب ہونے کا کیا مطلب ہے؟

⑤ مَا مَعْنٰی كَوْنِهٖ مَوْضُوْعًا بِالْوَضْعِ الْعَرَبِيِّ ؟

کلام کے موضوع بالوضع العربی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

⑥ مَثِّلْ بِخَمْسَةِ اَمْثِلَةٍ لِمَا يُسَمّٰى عِنْدَ النُّحَاةِ كَلَامًا .

پانچ مثالیں ایسے کلام کی بیان کریں جنہیں نحوی کلام کہتے ہیں۔

کلام کی اقسام

قَالَ:

وَ اَقْسَامُهُ ثَلَاثَةٌ :اِسْمٌ وَ فِعْلٌ وَ حَرْفٌ جَاءَ لِمَعْنًى.

''کلام کی تین قسمیں ہیں: اسم فعل اور حرف جو کسی معنی کے لئے آئے''۔

وَ اَقُوْلُ:

وہ الفاظ جنہیں عرب اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں اور وہ ہم تک منقول ہوئے ہیں۔ ہم بھی اپنے محاورات اور دروس میں استعمال کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں اور اپنے اہل وعیال اور دوستوں کو ان الفاظ سے خط وکتابت کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ان تین میں سے کسی ایک (اسم فعل حرف) سے خالی نہیں۔

اسم کی لغوی تعریف:

وہ لفظ جو مسمّی (یعنی ذات) پر دلالت کرے۔

نحوی اصطلاحی تعریف:

وہ کلمہ جو کسی زمانہ کے ملے بغیر اپنے اندر موجود معنی پر دلالت کرے۔ جس طرح: ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ نام ﴿ عَلِيٌّ ﴾ نام ﴿ رَجُلٌ ﴾ آدمی ﴿ جَمَلٌ ﴾ اونٹ ﴿ نَهْرٌ ﴾ نہر ﴿ تُفَّاحَةٌ ﴾ سیب ﴿ لَيْمُوْنَةٌ ﴾ لیموں اور ﴿ عَصًا ﴾ لاٹھی ہے۔ ان الفاظ میں سے ہر ایک کلمہ ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی میں زمانہ بھی داخل نہیں ہے۔ لہٰذا ان میں سے ہر ایک اسم ہے۔

فعل کی لغوی تعریف:

﴿ اَلْحَدَثُ ﴾ یعنی معنی قائم بالغیر کو فعل کہتے ہیں۔ حدث اس معنی کا نام ہے

جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔

نحوی اصطلاحی تعریف:

وہ کلمہ جو ازمنہ ثلاثہ (تینوں زمانوں) ماضی، حال، مستقبل میں سے کسی ایک کے ساتھ مل کر اپنے اندر موجود معنی پر دلالت کرے جس طرح ﴿ کَتَبَ ﴾ اس نے لکھا، یہ معنی پر دلالت کرنے والا کلمہ ہے اور وہ کتابت ہے اور یہ معنی زمانہ ماضی سے ملا ہوا ہے اور اس طرح وہ ﴿ یَکْتُبُ ﴾ وہ لکھتا ہے یا لکھے گا، یہ بھی معنی پر دلالت کر رہا ہے اور وہ بھی کتابت ہے اور یہ معنی زمانہ حاضر (موجودہ اور آئندہ) کے ساتھ ملنے والا ہے اور اسی طرح ﴿ اُکْتُبْ ﴾ تو لکھ، یہ کلمہ بھی معنی پر دلالت کر رہا ہے اور وہ کتابت ہے اور یہ معنی تکلم کے بعد والے زمانہ مستقبل کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور اس کی مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

﴿ نَصَرَ ﴾ اس نے مدد کی، ﴿ وَ یَنْصُرُ ﴾ وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا، ﴿ وَانْصُرْ ﴾ تو مدد کر، ﴿ وَ فَهِمَ ﴾ اس نے سمجھا، ﴿ وَ یَفْهَمُ ﴾ وہ سمجھتا ہے، ﴿ وَافْهَمْ ﴾ تو سمجھ، ﴿ وَ عَلِمَ ﴾ اس نے جانا، ﴿ وَ یَعْلَمُ ﴾ وہ جانتا ہے یا جانے گا، ﴿ وَ اعْلَمْ ﴾ تو جان، ﴿ وَ جَلَسَ ﴾ وہ بیٹھا، ﴿ وَ یَجْلِسُ ﴾ وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا، ﴿ وَاجْلِسْ ﴾ تو بیٹھ، ﴿ وَ ضَرَبَ ﴾ اس نے مارا، ﴿ وَ یَضْرِبُ ﴾ وہ مارتا ہے یا مارے گا، ﴿ وَاضْرِبْ ﴾ تو مار۔

اور فعل کی تین قسمیں ہیں: ماضی مضارع اور امر۔

ماضی:

جو زمانہ تکلم سے ماقبل والے زمانہ میں کسی حدث (معنی) پر دلالت کرے۔

جس طرح: ﴿ کَتَبَ ﴾ اس نے لکھا، ﴿ فَهِمَ ﴾ اس نے سمجھا، ﴿ خَرَجَ ﴾ وہ نکلا، ﴿ سَمِعَ ﴾ اس نے سنا، ﴿ اَبْصَرَ ﴾ اس نے بصیرت حاصل کی، ﴿ تَکَلَّمَ ﴾ اس نے کلام کیا، ﴿ وَ اسْتَغْفَرَ ﴾ اس نے بخشش مانگی، اور ﴿ اِشْتَرَکَ ﴾ وہ شریک ہوا، ہیں۔

مضارع:

جو زمانہ تکلم یا تکلم کے بعد والے زمانہ میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے جس طرح ﴿ يَفْهَمُ ، يَخْرُجُ ، يَسْمَعُ ، يَنْصُرُ ، يَتَكَلَّمُ ، يَسْتَغْفِرُ ﴾ اور ﴿ يَشْتَرِكُ ﴾ ہیں۔

اَمر:

وہ فعل جو ایسے حدث (کام) پر دلالت کرے جس کا زمانہ تکلم کے بعد حصول مطلوب ہو۔ جس طرح ﴿ اُكْتُبْ ، اِفْهَمْ ، اُخْرُجْ ، اِسْمَعْ ، اُنْصُرْ ، تَكَلَّمْ ، اِسْتَغْفِرْ ﴾ اور ﴿ اِشْتَرِكْ ﴾ ہیں۔

حرف کی لغوی تعریف:

حرف کا لغوی معنی طرف و جانب ہے۔

نحوی اصطلاحی تعریف:

وہ کلمہ ہے جو اپنے اندر پائے جانے والے معنی پر اپنے غیر کے ساتھ مل کر دلالت کرے جس طرح ﴿ مِنْ ﴾ سے' یہ ایسا لفظ ہے جو معنی ''ابتداء'' پر دلالت کرتا ہے اور وہ معنی اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک اس کلمہ کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ نہ ملائیں۔ لہٰذا آپ کہیں گے: ﴿ ذَهَبْتُ مِنَ الْبَيْتِ ﴾ میں گھر سے گیا۔

اسم کی مثالیں:

﴿ كِتَابٌ ﴾ کتاب' ﴿ قَلَمٌ ﴾ قلم' پین' ﴿ دَوَاةٌ ﴾ دوات' ﴿ كُرَّاسَةٌ ﴾ کاپی' ﴿ جَرِيدَةٌ ﴾ کھجور کی ٹہنی/ اخبار/ خلیل' دوست' ﴿ صَالِحٌ ﴾ نیک' ﴿ عِمْرَانُ ﴾ نام' آبادی' ﴿ وَرَقَةٌ ﴾ کاغذ' ﴿ سَبُعٌ ﴾ درندہ' ﴿ حِمَارٌ ﴾ گدھا' ﴿ ذِئْبٌ ﴾ بھیڑیا' ﴿ فَهْدٌ ﴾ تیندوا' ﴿ نَمِرٌ ﴾ چیتا' ﴿ لَيْمُونَةٌ ﴾ لیموں' ﴿ بُرْتُقَالَةٌ ﴾ سنگترہ' ﴿ كُمَّثْرَاةٌ ﴾ امروز' ﴿ نَرْجِسَةٌ ﴾ نرگس' ﴿ وَرْدَةٌ ﴾ گلاب کا پھول' ﴿ هٰؤُلَاءِ ﴾ وہ سب' ﴿ اَنْتُمْ ﴾ تم سب۔

فعل کی مثالیں:

﴿ سَافَرَ، یُسَافِرُ، سَافِرْ ﴾ سفر کرنا' ﴿ قَالَ ، یَقُوْلُ ، قُلْ ﴾ کہنا' ﴿ اٰمِنَ، یَاْمَنُ، اِیْمَنْ ﴾ بے خوف ہونا' ﴿ رَضِیَ، یَرْضٰی، اِرْضَ ﴾ راضی ہونا' ﴿ صَدَقَ ، یَصْدُقُ ، اُصْدُقْ ﴾ سچ بولنا' ﴿ اِجْتَهَدَ ، یَجْتَهِدُ ، اِجْتَهِدْ ﴾ کوشش کرنا' ﴿ اِسْتَغْفَرَ ، یَسْتَغْفِرُ ، اِسْتَغْفِرْ ﴾ بخشش مانگنا۔

حرف کی مثالیں:

﴿ مِنْ ﴾ سے ﴿ اِلٰی ﴾ تک' طرف ﴿ عَنْ ﴾ سے ﴿ عَلٰی ﴾ پر ﴿ اِلَّا ﴾ مگر ﴿ لٰکِنْ ﴾ لیکن ﴿ اِنَّ ﴾ بے شک ﴿ اَنْ ﴾ یہ کہ ﴿ بَلٰی ﴾ ہاں کیوں نہیں ﴿ بَلْ ﴾ بلکہ ﴿ قَدْ ﴾ تحقیق ﴿ سَوْفَ ﴾ عنقریب ﴿ حَتّٰی ﴾ حتی کہ ﴿ لَمْ ﴾ نہیں تھا ﴿ لَنْ ﴾ ہرگز نہیں ہوگا ﴿ لَوْ ﴾ اگر ﴿ لَمَّا ﴾ اب تک نہیں ﴿ لَعَلَّ ﴾ شاید کہ ﴿ مَا ﴾ نہیں ﴿ لَاتَ ﴾ نہیں ﴿ لَیْتَ ﴾ کاش کہ ﴿ اِنْ ﴾ اگر ﴿ ثُمَّ ﴾ پھر ﴿ اَوْ ﴾ یا۔

سوالات

① مَا هُوَ الْاِسْمُ؟ اسم کیا ہے؟
② مَثِّلْ لِلْاِسْمِ بِعَشْرَةِ اَمْثِلَة ؟ اسم کی دس مثالیں بیان کریں۔
③ مَا هُوَ الْفِعْلُ ؟ فعل کیا ہے؟
④ اِلٰی کَمْ قِسْمٍ یَنْقَسِمُ الْفِعْلُ ؟ فعل کتنی اقسام میں تقسیم ہوتا ہے؟
⑤ مَا هُوَ الْمُضَارِعُ؟ مضارع کیا ہے؟
⑥ مَا هُوَ الْاَمْرُ ؟ امر کیا ہے؟
⑦ مَا هُوَ الْمَاضِیْ ؟ ماضی کیا ہے؟
⑧ مَثِّلْ لِلْفِعْلِ بِعَشْرَةِ اَمْثِلَة . فعل کی دس مثالیں بیان کریں۔
⑨ مَا هُوَ الْحَرْفُ؟ حرف کیا ہے؟
⑩ مَثِّلْ لِلْحَرْفِ بِعَشْرَةِ اَمْثِلَه ؟ حرف کی دس مثالیں بیان کریں؟

علاماتِ اسم

قَالَ :

فَالْإِسْمُ يُعْرَفُ بِالْخَفْضِ وَالتَّنْوِيْنِ وَ دَخُوْلِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ وَ حُرُوْفِ الْخَفْضِ، وَ هِيَ مِنْ، وَ إِلٰى وَ عَنْ، وَ عَلٰى، وَفِيْ، وَ رُبَّ، وَالْبَاءُ، وَالْكَافُ، وَاللَّامُ، وَ حُرُوْفُ الْقَسَمِ، وَ هِيَ الْوَاوُ، وَالْبَاءُ، وَالتَّاءُ.

''اسم جر' تنوین' الف لام کے داخل ہونے سے پہچانا جاتا ہے اور حرفِ جر کے داخل ہونے سے جو کہ ﴿ مِنْ، اِلٰی، عَنْ، عَلٰی، فِيْ، رُبَّ، با، ك ﴾ اور ﴿ ل ﴾ ہیں' اور حروفِ قسم کے داخل ہونے سے جو ﴿ واؤ، باء ﴾ اور ﴿ تاء ﴾ ہیں''۔

اَقُوْلُ :

اسم کی کئی علامات ہیں جب ان میں سے کوئی ایک اس میں پائی جائے یا وہ کسی ایک کو قبول کرے تو وہ فعل اور حرف سے ممتاز رہے گا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے علاماتِ اسم میں سے صرف چار کا ذکر کیا ہے:

① خفض (جر)۔

② تنوین۔

③ الف لام کا داخل ہونا۔

④ حروفِ خفض میں سے کسی کا داخل ہونا۔

خفض کی لغوی تعریف:

خفض (پستی) ارتفاع (بلندی) کی ضد ہے۔

نحوی اصطلاحی تعریف:

نحویوں کی اصطلاح میں خفض سے مراد کسرہ یا اس کا نائب ہے جسے کوئی عامل پیدا کرے جس طرح ﴿ مَرَرْتُ بِبَكْرٍ ﴾ اور ﴿ هٰذَا كِتَابُ عَمْرٍو ﴾ میں بکر اور عمرو کی راء پر کسرہ ہے۔ یہاں عمرو اور بکر دونوں اسم ہیں کیونکہ ہر ایک کے آخر میں کسرہ موجود ہے۔

تنوین کی لغوی تعریف:

آواز دینا۔ آپ کہتے ہیں: ﴿ نَوَّنَ الطَّائِرُ ﴾ یعنی پرندے نے آواز نکالی۔

نحوی اصطلاحی تعریف:

تنوین سے مراد وہ نون ساکن ہے جو اسم کے آخری حرف کے تابع ہوتا ہے۔ پڑھنے میں تو نون ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن لکھنے کی صورت میں تنوین ''نون'' سے بالکل مختلف ہوتی ہے' کیونکہ جب کلمہ کے آخری حرف پر قلم کے ساتھ حرکاتِ ثلاثہ (یعنی ضمہ' فتحہ' کسرہ) کا تکرار کر دیا جاتا ہے تو نون کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جس طرح: ﴿ مُحَمَّدٌ ، كِتَابٌ ، إِيهٍ ﴾ یہ اسم فعل ہے' جب کسی فعل یا بات کی زیادتی مقصود ہو تب استعمال ہوتا ہے۔ ﴿ صَهٍ ﴾ اسم فعل ﴿ مُسْلِمَاتٍ ، فَاطِمَاتٍ ، حِينَئِذٍ سَاعَتَئِذٍ ﴾ پس یہ تمام کلمات اسم ہیں ان میں سے ہر ایک کلمہ کے آخر میں تنوین کے پائے جانے کی وجہ سے۔

تیسری علامت:

علاماتِ اسم میں سے تیسری علامت کلمہ کے شروع میں الف لام کا داخل ہونا ہے۔ جس طرح: ﴿ اَلرَّجُلُ (آدمی)، اَلْغُلَامُ (غلام)، اَلْفَرَسُ (گھوڑا)، اَلْكِتَابُ (کتاب)، اَلْبَيْتُ (گھر) ﴾ اور ﴿ اَلْمَدْرَسَةُ ﴾ پس یہ تمام کلمات اپنے شروع میں الف لام داخل ہونے کی وجہ سے اسماء ہیں۔

چوتھی علامت:

حروفِ جر میں سے کسی حرف کا داخل ہونا۔ جس طرح:

﴿ ذَهَبْتُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ﴾ ''میں گیا گھر سے مدرسہ کی طرف''۔

اس جملہ میں ﴿ اَلْبَيْتِ ﴾ اور ﴿ اَلْمَدْرَسَةِ ﴾ اسم ہیں' کیونکہ ان دونوں پر حرف جر داخل ہے' اور اسی طرح ان پر ﴿ الْ ﴾ پایا جاتا ہے۔

حروفِ جر کے معانی:

﴿ مِنْ ﴾ اس کے کئی معانی ہیں ان میں سے ایک ابتداء ہے جس طرح

﴿ سَافَرْتُ مِنَ الْقَاهِرَةِ ﴾ میں نے قاہرہ سے سفر کیا۔

إِلَى: اس کے معانی میں سے ایک انتہا ہے جس طرح:

﴿ سَافَرْتُ إِلَى الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ﴾ میں نے اسکندریہ کی طرف سفر کیا۔

عَنْ: اس کے معانی میں سے ایک گزر جانا ہے:

﴿ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ ﴾ میں نے تیر گزارا کمان سے۔

عَلٰى: اس کے معانی میں سے ایک استعلاء ہے۔ جس طرح:

﴿ صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ ﴾ میں پہاڑ پر چڑھا۔

فِيْ: اس کے معانی میں سے ایک ظرفیت ہے۔ جس طرح:

﴿ اَلْمَاءُ فِي الْكُوْزِ ﴾ پانی پیالے میں ہے۔

رُبَّ: اس کے معانی میں سے تقلیل (کمی) ہے۔ جس طرح:

﴿ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ قَابَلَنِيْ ﴾ بہت کم سخی آدمیوں کو میں ملا ہوں۔

اَلْبَاءُ: اس کے معانی میں سے ایک تعدیہ ہے۔ جس طرح:

﴿ مَرَرْتُ بِالْوَادِيْ ﴾ میں نے وادی کو پار کیا۔

اَلْكَافُ: اس کے معانی میں سے ایک تشبیہ ہے۔ جس طرح:

﴿ لَيْلٰى كَالْبَدْرِ ﴾ لیلیٰ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔

اَللَّامُ: اس کے معانی میں سے ایک مالک ہونا ہے۔ جس طرح:

﴿ اَلْمَالُ لِمُحَمَّدٍ ﴾ مال محمد کی ملکیت ہے۔

اور ایک معنی اختصاص ہے۔ جس طرح:

﴿ اَلْبَابُ لِلدَّارِ ﴾ دروازہ گھر کے لیے خاص کیا گیا ہے۔ اور

﴿ اَلْحَصِیْرُ لِلْمَسْجِدِ ﴾ چٹائی مسجد کے لئے خاص کی گئی ہے۔

اور ایک معنی اِستحقاق ہے۔ جس طرح:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ [1] سب تعریفوں کا حق دار اللہ ربّ العالمین ہے۔

حرف جر میں سے تین حروف قسم کے لئے ہیں۔ ان میں سے پہلا ''واؤ'' ہے اور یہ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے۔ جس طرح:

﴿ وَاللّٰهِ ﴾ اللہ کی قسم۔ اور

﴿ وَالطُّوْرِ ○ وَ کِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○ ﴾ [سورۃ الطور : ۱، ۲]

قسم ہے طور پہاڑ کی اور لکھی ہوئی کتاب کی۔

اور اسی طرح ہے:

﴿ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ○ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ○ ﴾ [سورۃ التین : ۱، ۲]

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طور سینا کی۔

---

[1] ① لام ملک (ملکیت) کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہوگا، اور اس ذات پر داخل ہوگا کہ جس سے ملکیت کا تصور کیا جائے۔

② لام اختصاص کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو اور اس پر داخل ہو کہ جس سے ملکیت کا تصور نہ کیا جائے۔ جیسے:

﴿ اَلْحَصِیْرُ لِلْمَسْجِدِ ﴾ چٹائی مسجد کے لیے خاص ہے۔

﴿ اَلْبَابُ لِلدَّارِ ﴾ دروازہ گھر کے لئے خاص ہے۔

③ لام استحقاق وہ جو اسم ذات اور اسم معنی کے درمیان واقع ہو۔ جیسے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ میں لام ہے یعنی تمام تعریفوں کا حقدار اللہ ہی ہے۔

اور دوسرا ''باء'' ہے اور یہ کسی لفظ کے لئے مختص نہیں، بلکہ یہ اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے۔

جس طرح:

﴿ بِاللّٰهِ لَاَجْتَهِدَنَّ ﴾ اللہ کی قسم میں ضرور محنت کروں گا۔

اور اسی طرح ضمیر پر بھی۔ جس طرح:

﴿ بِكَ لَاَضْرِبَنَّ الْكَسُوْلَ ﴾ تیری قسم میں سست کو ضرور ماروں گا۔

اور تیسرا تاء ہے جو کہ صرف لفظ اللہ پر داخل ہوتا ہے۔ جس طرح:

﴿ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ قسم ہے اللہ کی میں (چال ضرور چلوں گا) تدبیر کروں گا تمہارے بتوں کے ساتھ۔

سوالات

① اسم کی علامات کیا ہیں؟

② خفض کا لغوی اور نحوی معنی کیا ہے؟

③ تنوین لغت و اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟

④ مندرجہ ذیل حروف کس شئے پر دلالت کرتے ہیں:

﴿ من، اللام، الکاف، رُبَّ، عن، فی ﴾

⑤ واؤ قسمیہ اسماء کی کس قسم پر داخل ہونے کے لیے مختص ہے؟

⑥ تاء قسمیہ دخول کے لیے کس چیز کے ساتھ مختص ہے؟

⑦ باء قسمیہ کی دو مختلف مثالیں بیان کریں؟

مشق نمبر ۱

آنے والے جملوں میں سے اسماء کو علیحدہ کریں ساتھ وہ علامت بھی ذکر کریں جس کی وجہ سے آپ نے ان کا اسم ہونا پہچانا ہے۔

① ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ [سورة الفاتحة : ١]
''اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے''۔

② ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [سورة الفاتحة : ٢]
''تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''۔

③ ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾ [سورة العنكبوت : ٤٥]
''بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔

④ ﴿ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ ﴾ [سورة العصر : ١، ٢]
''عصر کی قسم بے شک انسان نقصان میں ہے''۔

⑤ ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ [سورة البقرة : ١٦٣]
''اور تمہارا الٰہ (معبود) اکیلا ہے''۔

⑥ ﴿ اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴾ [سورة الفرقان : ٥٩]
''وہ بڑا مہربان ہے پس اس سے پوچھ جو اس کی خبر رکھتا ہے''۔

⑦ ﴿ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾
[سورة الانعام : ١٦٢]
''آپ کہہ دیں بے شک میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''۔

⑧ ﴿ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ ﴾ [سورة الانعام : ١٦٤]
''اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے''۔

⑨ ﴿ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ [سورة الانعام : ١٦٤]
''اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں''۔

علاماتِ فعل

قَالَ:

وَالْفِعْلُ يُعْرَفُ ، بِقَدْ ، وَالسِّينِ وَ سَوْفَ وَ تَاء التَّانِيْثِ السَّاكِنَةِ.

''فعل کی پہچان قد' سین' سوف اور تاء تانیث ساکنہ کے ساتھ ہوتی ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

فعل چار علامتوں سے اسم و حرف سے ممتاز ہوتا ہے۔ جب آپ ان میں سے کوئی علامت کسی لفظ میں پائیں یا دیکھیں کہ وہ لفظ اسے قبول کرتا ہے تو جان لیں کہ وہ فعل ہے۔

پہلی ﴿ قَدْ ﴾ ہے' دوسری ﴿ سِین ﴾ ہے' تیسری ﴿ سَوْف ﴾ ہے اور چوتھی تاء تانیث ساکنہ ہے۔

قَدْ:

یہ فعل کی دو قسموں ''ماضی'' اور ''مضارع'' پر داخل ہوتا ہے۔ جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو دو معانی ''تحقیق اور تقریب'' پر دلالت کرتا ہے۔ تحقیق پر اس کی دلالت کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ [سورۃ المؤمنون : ۱]

''یقیناً مومن کامیاب ہو گئے''۔

اور اللہ جل شانہ کا یہ فرمان:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [سورۃ الفتح : ۱۸]

''البتہ تحقیق راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ مومنین سے''۔

اور ہمارا کہنا:

﴿ قَدْ حَضَرَ مُحَمَّدٌ ﴾ تحقیق حاضر ہے محمد۔

اور اسی طرح ہماری بات:

﴿ قَدْ سَافَرَ خَالِدٌ ﴾ تحقیق سفر کیا خالد نے۔

اور تقریب پر اس کی دلالت کی مثال مکبّر کا قول:

﴿ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ﴾ تحقیق نماز کھڑی ہوگئی۔

اور آپ کی بات:

﴿ قَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ﴾ [1] تحقیق سورج غروب ہوگیا۔

اور جب فعل مضارع پر داخل ہو تو تقلیل، تکثیر دونوں میں سے کسی ایک پر دلالت کرتا ہے۔ تقلیل پر اس کے دلالت کرنے کی مثال آپ کا قول:

﴿ قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ ﴾ کبھی جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے۔

﴿ قَدْ يَجُوْدُ الْبَخِيْلُ ﴾ کبھی بخیل بھی سخاوت کرتا ہے۔

﴿ قَدْ يَنْجَحُ الْبَلِيْدُ ﴾ کبھی کند ذہن بھی کامیاب ہوجاتا ہے۔

تکثیر پر دلالت کی مثال، جس طرح آپ کا کہنا ہے:

﴿ قَدْ يَنَالُ الْمُجْتَهِدُ بُغْيَتَهٗ ﴾ محنتی اکثر اپنے مطلوب کو حاصل کر لیتا ہے۔

اسی طرح آپ کا کہنا:

﴿ يَفْعَلُ التَّقِيُّ الْخَيْرَ ﴾ متقی آدمی اکثر اچھے کام کرتا ہے۔

اور شاعر کا یہ شعر۔

قَدْ يُدْرِكُ الْمُتَأَنِّي بَعْضَ حَاجَتِهٖ - وَقَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْمُسْتَعْجِلِ الزَّلَلُ

''بردبار اکثر اپنی حاجت کو حاصل کر لیتا ہے اور پھسلنا جلد باز کے ساتھ

---

[1] جبکہ آپ کا یہ کہنا غروب آفتاب سے پہلے ہو۔ لیکن اگر یہی جملہ آپ (غروب شمس کے بعد) رات آ جانے کے بعد کہیں تو یہ نوع سابق سے سمجھا جائے گا جس میں وہ تحقیق پر دلالت کرتا ہے۔

اکثر ہوتا ہے“۔

﴿ سین ﴾ اور ﴿ سَوْفَ ﴾ یہ دونوں حرف فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں۔ تنفیس (مہلت دینے) پر دلالت کرتے ہیں اور مستقبل کا معنی دیتے ہیں۔ یعنی مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔ ﴿ سین ﴾ میں ﴿ سَوْفَ ﴾ کی بنسبت مستقبل کا معنی کم ہے (یعنی سین مستقبل قریب کے لئے اور سوف مستقبل بعید کے لئے)۔

سین کی مثال:

﴿ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ ﴾ [سورۃ البقرۃ : ۱٤۲]

”عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے“۔

﴿ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ ﴾ [سورۃ الفتح : ۱۱]

”عنقریب آپ کے لیے کہیں گے پیچھے چھوڑے گئے“۔

سوف کی مثال:

جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴾ [سورۃ الضحی : ٥]

”اور البتہ عنقریب آپ کو دے گا آپ کا ربّ پس آپ راضی ہو جائیں گے“۔

﴿ سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ﴾ [سورۃ النساء : ٥٦]

”عنقریب ہم داخل کریں گے ان کو آگ میں“۔

﴿ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ﴾ [سورۃ النساء : ۱٥۲]

”عنقریب دے گا ان کو ان کے اجر“۔

تاء تانیث الساکنۃ:

یہ صرف فعل ماضی پر داخل ہوتی ہے۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جس اسم کی طرف اس فعل کی نسبت ہے وہ مؤنث ہے چاہے وہ فاعل ہو۔ جس طرح:

﴿ قَالَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

کہا عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے۔

یا نائب فاعل جس طرح:

﴿ فُرِشَتْ دَارُنَا بِالْبُسُطِ ﴾

ہمارے گھر میں قالین بچھا دیئے گئے ہیں۔

اور اس سے مراد ہے کہ اپنی اصل وضع میں یہ ساکن ہی ہے مگر التقاءِ ساکنین کی وجہ سے عارضی طور پر اسے حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں ہوگا جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ﴾ [سورة يوسف : ۳۱]

"اور کہا اس نے نکل اوپر ان کے"۔

﴿ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ ﴾ [سورة القصص : ۹]

"اور کہا عورت فرعون کی نے"۔

﴿ قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴾ [سورة فصلت : ۱۱]

"کہا دونوں نے ہم خوشی سے آئے"۔

پچھلی بحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مؤلف نے فعل کی جو علامات ذکر کی ہیں وہ تین اقسام پر ہیں:

① ایک ان میں سے فعل ماضی پر داخل ہونے کے لئے خاص ہے اور وہ تاءِ تانیث الساکنۃ ہے۔

② دوسری قسم جو مضارع پر داخل ہونے کے لئے مخلص ہے وہ سین اور سوف ہے۔

③ تیسری قسم ان دونوں میں مشترک ہے اور وہ ﴿ قَدْ ﴾ ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ نے علامتِ امر چھوڑ دیں اور وہ یہ ہے کہ وہ یاءِ مخاطبہ یا نون تاکید کو قبول کرنے کے ساتھ ساتھ طلبِ معنی پر دلالت کرے۔ جس طرح: ﴿ قُمْ ﴾

کھڑا ہو ﴿ اُقْعُدْ ﴾ بیٹھ ﴿ اُكْتُبْ ﴾ تو لکھ ﴿ اُنْظُرْ ﴾ تو دیکھ۔ یہ چاروں کلمات قیام، قعود، کتابت اور نظر کے حصول پر دلالت کر رہے ہیں اور یہ کلمات یاءِ مخاطبہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔ جس طرح: ﴿ قُوْمِي ﴾ تو کھڑی ہو ﴿ اُقْعُدِيْ ﴾ تو بیٹھ ایک عورت۔ اور اسی طرح نون تاکید کو بھی قبول کرتے ہیں جیسے ﴿ اُكْتُبَنَّ ﴾ تو ضرور لکھ، اور ﴿ اُنْظُرَنَّ مَا يَنْفَعُكَ ﴾ ضرور دیکھ جو تجھے نفع دے۔

سوالات

① فعل کی علامات کیا ہیں؟

② علاماتِ فعل کتنی اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں؟

③ فعل ماضی کے ساتھ کونسی علامات مختص ہیں؟

④ فعل مضارع کے ساتھ کتنی علامات مختص ہیں؟

⑤ ماضی اور مضارع میں کونسی علامت مشترک ہے؟

⑥ ﴿ قَدْ ﴾ کونسے معانی پر دلالت کرتا ہے؟

⑦ تاءِ تانیث الساکنہ کس معنی پر دلالت کرتی ہے؟

⑧ ﴿ سین ﴾ اور ﴿ سوف ﴾ کس معنی پر دلالت کرتے ہیں؟

⑨ ﴿ سین ﴾ اور ﴿ سوف ﴾ میں کیا فرق ہے؟

⑩ فعل امر کی تمیز کی علامت آپ جانتے ہیں؟

⑪ ﴿ قَدْ ﴾ کی دو ایسی مثالیں بیان کریں جو تحقیق پر دلالت کرتی ہوں؟

⑫ ﴿ قَدْ ﴾ کی دو ایسی مثالیں بیان کریں جو تقرب پر دلالت کرتی ہوں؟

مشق نمبر۲

آنے والی عبارات سے اسماء وافعال کو علیحدہ علیحدہ کریں اور فعل کی ہر قسم کو علیحدہ علیحدہ کریں ساتھ وہ علامت بھی ذکر کریں جو کلمہ کی اسمیت یا فعلیت پر دلالت کرتی ہے۔

① ﴿ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ○ ﴾ [سورة النساء : ١٤٩]

"اگر ظاہر کرو تم اچھائی یا چھپاؤ اس کو یا تم درگزر کرو برائی سے بے شک اللہ ہے درگزر کرنے والا قدرت رکھنے والا"۔

② ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴾ [سورة البقرة : ١٥٨]

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہے پس جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے پس نہیں گناہ اس پر یہ کہ طواف کرے ان دونوں کا (یعنی سعی کرے) اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے پس بے شک اللہ قدردان جاننے والا ہے"۔

③ قَالَ ﷺ : سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَ مَنْ وَجَدَ فِیْهَا مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْبِهِ. [بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ تکون فتنة القاعد فیها]

"نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے"۔

الحرف

قَالَ:

وَالْحَرْفُ مَا لَا یَصْلُحُ مَعَهٗ دَلِیْلُ الْاِسْمِ وَلَا دَلِیْلُ الْفِعْلِ.

''حرف وہ ہے جس پر فعل اور اسم کی کوئی علامت درست قرار نہ پائے''۔

وَ اَقُوْلُ:

حرف اسم اور فعل سے اس طرح ممتاز رہتا ہے کہ اسم اور فعل کی گزشتہ مذکورہ وغیر مذکورہ علامات میں سے کسی علامت کا اس پر داخل ہونا درست نہ ہو۔ اس کی مثال ﴿ مِنْ ، هَلْ ﴾ اور ﴿ لَمْ ﴾ ہیں' اور یہ تینوں کلمات حروف ہیں' کیونکہ یہ ﴿ اَلْ ﴾اور تنوین کو قبول نہیں کرتے اور نہ ہی ان پر حروف جر کا داخل ہونا جائز ہے۔ پس ﴿ اَلْمِنْ ﴾ اور ﴿ مِنٌ ﴾ اور اسی طرح ﴿ اِلٰی مِنْ ﴾ کہنا درست نہیں۔ اور یہی حال دوسرے حروف کا ہے اور اسی طرح حروف پر قد' سوف' سین اور تاء تانیث الساکنہ جو کہ علاماتِ فعل ہیں کا داخل ہونا درست نہیں۔

مشق نمبر ۳

① مندرج ذیل کلمات میں سے ہر کلمے کو کلام مفید میں استعمال کیجیے جس پر متکلم کا خاموش ہونا درست ہو۔

﴿ اَلنَّخْلَةُ ﴾ کھجور' ﴿ اَلْفِیْلُ ﴾ ہاتھی' ﴿ یَنَامُ ﴾ وہ سوتا ہے' ﴿ فَهِمَ ﴾ اس نے سمجھا' ﴿ اَلْحَدِیْقَةُ ﴾ باغ' ﴿ اَلْاَرْضُ ﴾ زمین' ﴿ اَلْمَاءُ ﴾ پانی' ﴿ یَاْکُلُ ﴾ وہ کھاتا ہے' ﴿ اَلثَّمَرَةُ ﴾ پھل' ﴿ اَلْفَاکِهَةُ ﴾ پھل' ﴿ یَحْصُدُ ﴾ وہ کاٹتا ہے' ﴿ یَتَذَاکَرُ ﴾ وہ ایک دوسرے کو یاد کرواتے ہیں۔

② خالی جگہ پر کریں اور ایسا کلمہ پیش کریں جس سے کلمہ کا معنی درست ہو اور اس کے بعد ہر مثال کے اجزاء کی گنتی کریں اور ہر جزء کی نوع کو اسی طریقے پر شمار کریں۔

① يَحْفَظُ الطَّالِبُ الدَّرْسَ.	طالب علم سبق یاد کرتا ہے۔	اَلطَّالِبُ
② اَلْفَلَّاحُ يَزْرَعُ الْاَرْضَ.	کسان زمین کو کاشت کرتا ہے۔	يَزْرَعُ
③ يَسْبَحُ الْحُوْتُ فِي النَّهْرِ.	نہر میں مچھلی تیرتی ہے۔	اَلْحُوْتُ
④ تَسِيرُ الْفُلْكُ فِي الْبِحَارِ.	دریاؤں میں کشتیاں چلتی ہیں۔	اَلْفُلْكُ
⑤ يَرْتَفِعُ الطَّيَّارَةُ فِي الْجَوِّ.	ہوائی جہاز فضا میں بلند ہوتا ہے۔	طَيَّارَةُ
⑥ يَكْثُرُ الْعِلْمُ بِبِلَادِ مِصْرَ.	مصر کے شہر میں علم زیادہ ہے۔	اَلْعِلْمُ
⑦ اَلْوَالِدُ يَرْحَمُ عَلَى ابْنِهِ.	والد اپنے بیٹے پر رحم کرتا ہے۔	يَرْحَمُ
⑧ اَلْوَلَدُ الْمُؤَدَّبُ يَنْجَحُ.	باادب بچہ کامیاب ہوتا ہے۔	يَنْجَحُ
⑨ يَعِيشُ السَّمَكُ فِي الْمَاءِ.	مچھلی پانی میں زندگی گزارتی ہے۔	يَعِيشُ
⑩ يَجْنِي عَلِيٌّ الزَّهْرَ.	علی پھول چنتا ہے۔	يَجْنِي

③ آنے والی عبارات میں سے افعال ماضی، مضارع، امر اور اسماء و حروف کو علیحدہ علیحدہ بیان کریں۔

① ﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ﴾ [سورة الاحزاب : ٤]

”اللہ نے کسی آدمی کے لیے اس کے پیٹ میں دو دِل نہیں بنائے“۔

② ﴿ يَحْرِصُ الْعَاقِلُ عَلٰى رِضَا رَبِّهٖ ﴾

”عقل مند اپنے رب کی رضا کی لالچ کرتا ہے“۔

③ ﴿ اُحْرُثْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا ﴾

”اپنی دُنیا کے لیے کاشت کر گویا کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا“۔

④ ﴿ يَسْعَى الْفَتٰى لِاُمُوْرٍ لَيْسَ يُدْرِكُهَا ﴾

”کوشش کرتا ہے جوان کئی ایسے کاموں کے لیے جن کو وہ جانتا نہیں“۔

۵ ﴿ لَنْ تُدْرِكَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ ﴾

''تو ہرگز بزرگی کو نہیں پہنچ سکتا حتیٰ کہ تو صبر کو چاٹے''۔

۶ ﴿ اِنْ تَصْدُقْ تَسُدْ ﴾

''اگر تو سچ بولے درست رہے گا''۔

۷ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰاهَا ﴾

''تحقیق کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا''۔

۸ ﴿ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴾

''اور تحقیق ناکام ہو گیا وہ جس نے اس کو گاڑ دیا''۔

بَابُ الْإِعْرَاب

اعراب کا بیان

قَالَ:

هُوَ تَغْيِيرُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ لِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ الدَّاخِلَةِ عَلَيْهَا لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا.

''مختلف عوامل کے داخل ہونے کی وجہ سے کلمات کے آخر میں آنے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں''۔

وَ أَقُوْلُ:

اعراب کے دو معانی ہیں: ایک لغوی' دوسرا اصطلاحی۔

لغوی معنی:

ظاہر کرنا' واضح کرنا ہے مثلاً جب آپ اپنے دِل کی بات ظاہر' واضح کر دیں تو آپ کہیں گے: ﴿ أَعْرَبْتُ عَمَّا فِيْ نَفْسِيْ ﴾ میں نے اپنے دِل کی بات ظاہر کر دی۔

اصطلاحی معنی:

وہی ہے جسے مؤلف نے ذکر کیا ہے: ''مختلف عوامل کے داخل ہونے کی وجہ سے کلمات کے آخر کا لفظاً یا تقدیراً تبدیل ہونا''۔

اور مؤلف کے قول: ﴿ تَغْيِيْرُ أَوَاخِرَ الْكَلِمِ ﴾ ''کلمات کے آخر کا تبدیل ہونا'' سے مراد ﴿ تَغْيِيْرُ أَحْوَالِ أَوَاخِرَ الْكَلِمِ ﴾ ''کلمات کے آخر کے احوال کا بدلنا ہے''۔ اور اس سے آخری حرف کا بذاتِ خود تبدیل ہونا سمجھنا درست نہیں کیونکہ کلمہ کا آخری حرف بذاتِ خود تو بدلتا ہی نہیں۔

آخری حرف کے احوال تبدیل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کلمہ حقیقی یا حکمی طور پر رفع سے نصب یا جر کی طرف بدلتا رہتا ہے اور یہ تبدیلی عوامل کی تبدیلی کے سبب ہوتی ہے۔کوئی عامل (کلمہ سے) فاعل وغیرہ ہونے کی وجہ سے رفع کا تقاضا کرتا ہے تو کوئی عامل مفعولیت وغیرہ کی وجہ سے نصب کا تقاضا کرتا ہے اور یہ عمل اسی طرح جاری رہتا ہے۔مثال کے طور پر جب آپ کہیں گے:

﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد حاضر ہوا۔حَضَرَ فعل مُحَمَّدٌ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوا)۔تو اس وقت ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مرفوع ہے، کیونکہ وہ ایسے عامل کا معمول ہے جو فاعلیت کی وجہ سے رفع کا تقاضا کرتا ہے اور وہ عامل ﴿ حَضَرَ ﴾ ہے، پس اگر آپ ﴿ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا ﴾ (میں نے محمد کو دیکھا۔رَأَيْتُ فعل با فاعل، مُحَمَّدٌ مفعول، فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ بن گئے) کہیں گے تو ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ کے آخری حالت نصب کی طرف بدل گئی کیونکہ اس عامل کے بدلے دوسرا عامل آ گیا ہے جو کہ ﴿ رَأَيْتُ ﴾ ہے اور جب آپ نے ﴿ حَظِيتُ بِمُحَمَّدٍ ﴾ (میں نے حصہ حاصل کیا ساتھ محمد کے، ب جار محمد مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا، حظیت کے فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوا) کہا تو کلمہ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ کے آخری حرف کی حالت جر کی طرف بدل گئی کیونکہ اس عامل کے بدلے دوسرا عامل آ گیا جو کہ ﴿ اَلْبَاء ﴾ ہے اور وہ جَر کا تقاضا کرتا ہے۔

جب آپ ان مثالوں پر غور کریں گے تو آپ کے لئے یہ بات ظاہر ہوگی کہ کلمہ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ کا آخری حرف دال نہیں بدلا بلکہ اس کلمہ کے آخری حالتیں بدلی ہیں، پہلی مثالیں میں آپ اس کو مرفوع دیکھ رہے ہیں دوسری میں منصوب اور تیسری مثال میں مجرور۔اور یہی تبدیلی رفعی حالت سے نصب اور جر کی طرف مؤلف اور ان کے موافقین کے نزدیک اعراب کہلاتی ہے۔اور یہ حرکاتِ ثلاثہ رفع، نصب اور جر اعراب کی علامت اور پہچان ہیں۔اس سلسلہ میں فعل مضارع بھی اسم کی طرح ہے اگر آپ نے ﴿ يُسَافِرُ إِبْرَاهِيمُ ﴾ ابراہیم سفر کرتا ہے، کہا تو ﴿ يُسَافِرُ ﴾ فعل مضارع مرفوع

ہے کیونکہ یہ نصب یا جزم کا تقاضا کرنے والے عامل سے خالی ہے پس جب آپ ﴿ لَنْ يُسَافِرَ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ ابراہیم ہرگز سفر نہیں کرے گا' کہیں گے تو ﴿ يُسَافِرُ ﴾ کی حالت رفع سے نصب کی طرف بدل گئی اس عامل کے دوسرے عامل سے بدلنے کی وجہ سے جو کہ نصب کا تقاضا کرتا ہے اور وہ حرف ﴿ لَنْ ﴾ ہے۔ جب آپ نے ﴿ لَمْ يُسَافِرْ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ ابراہیم نے سفر نہیں کیا' کہا تو ﴿ يُسَافِرُ ﴾ کی حالت' رفع اور نصب سے جزم کی طرف بدل گئی کیونکہ اس عامل کے بدلے دوسرا عامل ﴿ لَمْ ﴾ آ گیا جو کہ جزم کا تقاضا کرتا ہے۔

یہ بات سمجھ لیں کہ یہ تبدیلی دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہے۔(۱) لفظی (۲) تقدیری۔

لفظی تبدیلی وہ ہے کہ جس کے بولنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ جس طرح آپ نے لفظ محمد کے دال اور ﴿ يُسَافِرُ ﴾ کے رَا میں دیکھا۔

تقدیری تبدیلی وہ جس کے تلفظ سے کوئی چیز مانع ہو۔ ﴿ تَعَذُّر ﴾ مشکل ہونا' ﴿ استثقال ﴾ بوجھل ہونا۔ یا مناسبت موجود ہو' مثلاً ﴿ يَدْعُوا الفَتٰى وَالْقَاضِيْ وَ غُلَامِي ﴾ بلاتا ہے جوان' قاضی اور میرا غلام۔ ﴿ يَدْعُوْ ﴾ ناصب اور جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿ اَلْفَتٰى ﴾ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿ اَلْقَاضِيْ ﴾ اور ﴿ غُلَامِيْ ﴾ فاعل پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں لیکن ضمہ ان کلمات کے آخر میں ظاہر نہیں ہو رہا۔

﴿ اَلْفَتٰى ﴾ میں تعذّر (اعراب کے ظاہر ہونے میں دشواری) کی وجہ سے ﴿ يَدْعُوْا ﴾ اور ﴿ اَلْقَاضِي ﴾ میں ﴿ ثِقَل ﴾ (پڑھنے میں مشکل پیش آنے) کی وجہ سے اور ﴿ غُلَامِيْ ﴾ میں یاءِ متکلم کی مناسبت کی وجہ سے معلوم ہوا کہ ضمہ کلمہ کے آخر میں مقدر ہوتا ہے اور اس کے ظاہر ہونے میں تین چیزیں مانع ہوتی ہیں۔ تعذر' ثقل یا محل کا حرکتِ مناسبہ کے ساتھ مشغول ہونا۔

مزید امثلہ:

﴿ لَنْ يَرْضَى الْفَتٰى وَالْقَاضِيْ وَ غُلَامِيْ ﴾

ہرگز نہیں راضی ہوگا جوان' قاضی اور میرا غلام۔

﴿ اِنَّ الْفَتٰى وَ غُلَامِيْ لَفَائِزَانِ ﴾

بے شک جوان اور میرا غلام دونوں کامیاب ہونے والے ہیں۔

﴿ مَرَرْتُ بِالْفَتٰى وَ غُلَامِيْ وَالْقَاضِيْ ﴾

میں جوان' اپنے غلام اور قاضی کے پاس سے گزرا۔

جس لفظ کے آخر میں الف لازم ہو اس پر تعذر (دشواری) کی وجہ سے تمام حرکات مقدر ہوں گی اور جس اسم کے آخر میں الف ہو اس کو اسم مقصور کہتے ہیں۔ جس طرح: ﴿ اَلْفَتٰى ﴾ جوان' ﴿ اَلْعَصَا ﴾ لاٹھی ﴿ اَلْحِجَا ﴾ عقل/کنارہ' ﴿ اَلرُّحٰى ﴾ چکی' اور ﴿ اَلرِّضَا ﴾ رضامندی' ہیں۔ جس کے آخر میں یائے لازمہ ہو اس پر ثقل کی وجہ سے ضمہ اور کسرہ مقدر ہوں گے' جس اسم کے آخر میں یا ہو اسے اسم منقوص کہتے ہیں اس پر فتحہ خفیف ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا۔ جس طرح: ﴿ اَلْقَاضِيْ ﴾ فیصلہ کرنے والا' ﴿ اَلدَّاعِيْ ﴾ دعوت دینے والا' ﴿ اَلْغَازِيْ ﴾ غزوہ کرنے والا' ﴿ اَلسَّاعِيْ ﴾ کوشش کرنے والا' ﴿ اَلْآتِيْ ﴾ آنے والا' اور ﴿ اَلرَّامِيْ ﴾ پھینکنے والا' ہیں۔

اور جو کلمہ یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو اس پر مناسبت کی وجہ سے تمام حرکات مقدر ہوتی ہیں۔ جس طرح ﴿ غُلَامِيْ ، كِتَابِيْ، صَدِيْقِيْ ، اَبِيْ ﴾ اور ﴿ اُسْتَاذِيْ ﴾ ہیں۔

اعراب معرب کے مقابلہ میں بناء (مبنی) ہیں ان میں سے ہر ایک کی پوری وضاحت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ ہی بیان کر دیا جائے جبکہ مؤلف رحمہ اللہ علیہ مبنی کا بیان چھوڑ گئے لہٰذا ہم اعراب کے طریقہ بیان کی طرح بنا (مبنی) کو بھی آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

معرب ومبنی کا بیان

بناء کے دو معنی ہیں' ایک لغوی دوسرا اصطلاحی۔

لغوی معنی:

لغت میں بناء کا مفہوم ایک چیز کو دوسری چیز پر اس طرح رکھنا ہے کہ اس سے ثبوت اور لزوم مراد ہو۔

اصطلاحی معنی:

کلمہ کے آخر کا کسی عامل اور تعلیل کے بغیر ایک ہی حالت پر رہنا جس طرح ﴿ کَمْ ، مِنْ ﴾ کا ساکن رہنا اسی طرح ﴿ هٰؤُلَاءِ ، حَذَامِ ﴾ (حَذَامِ، مَطَامِ کی طرح ذات مؤنث کا علم ہے یا اسم فعل بمعنی کاٹنا) اور ﴿ أَمْسِ ﴾ پر ہمیشہ کسرہ رہنا۔ اسی طرح: ﴿ مُنْذُ ﴾ اور ﴿ حَيْثُ ﴾ کا ضمہ کو لازم پکڑنا اور جس طرح ﴿ أَيْنَ ﴾ اور ﴿ كَيْفَ ﴾ کا ہمیشہ فتح پر رہنا۔

اس وضاحت سے آپ کو یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ بناء کے چار القاب ہیں: سکون' کسر' ضم' فتح۔

اور ان تمام چیزوں کے بیان کے بعد معرب اور مبنی کی پہچان آپ کے لیے مشکل نہیں رہے گی۔ معرب وہ ہے جس کے آخر کا حال مختلف عوامل کے سبب سے لفظی یا تقدیری طور پر بدل جائے اور مبنی وہ ہے جس کے آخر کا حال کسی عامل اور تعلیل کے بغیر ایک ہی حالت پر برقرار رہے۔

مشق نمبر ۴

① معرب اور مبنی کو ان کی اقسام کے ساتھ آنے والی عبارات میں موجود کلمات سے بیان کریں۔

۱ قَالَ إِعْرَابِيٌّ: اَللّٰهُ يُخْلِفُ مَا أَتْلَفَ النَّاسُ، وَالدَّهْرُ يُتْلِفُ مَا جَمَعُوْا وَ كَمْ مِنْ مِيْتَةٍ عِلَّتُهَا طَلَبُ الْحَيَاةِ، وَ حَيَاتٍ سَبَبُهَا التَّعَرُّضُ لِلْمَوْتِ.

۲ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ الْحَرْبِ فَقَالَ لَهُ هِيَ مُرَّةُ الْمَذَاقِ اِذَا قَلَّصَتْ عَنْ سَاقٍ مَنْ صَبَرَ فِيْهَا عُرِفَ وَ مَنْ ضَعُفَ عَنْهَا تَلِفَ.

۳ ﴿ وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ○ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ ﴾ [سورة الضحى: ١ تا ٤] ''قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے، نہ تیرے رب نے تجھے چھوڑا اور نہ ہی بیزار ہوا، البتہ آخرت آپ کے لئے بہتر ہے پہلی دُنیا سے''۔

۴ اِنَّ الْعُلَا حَدَّثَتْنِيْ وَ هِيَ صَادِقَةٌ — فِيْمَا تُحَدِّثُ اِنَّ الْعِزَّ فِي النُّقَلِ
اِذَا نَامَ عِزٌّ فِيْ رُجَى اللَّيْلِ فَاسْهَرِ — وَ قُمْ لِلْمَعَالِيْ وَالْعَوَالِيْ وَشَمِّرِ
اِذَا اَنْتَ لَمْ تَقْصِرْ عَنِ الْجَهْلِ وَالْخَنَا — اَصَبْتَ حَلِيْمًا او اَصَابَكَ جَاهِلُ

۵ اَلصَّبْرُ عَلٰى حُقُوْقِ الْمُرُوْءَةِ اَشَدُّ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى اَلَمِ الْحَاجَةِ — وَ ذِلَّةُ الْفَقْرِ مَانِعَةٌ مِنْ عِزِّ الصَّبْرِ — كَمَا اَنَّ عِزَّ الْغِنٰى مَانِعٌ مِنْ كَرَمِ الْاِنْصَافِ.

سوالات

① اعراب کیا ہے؟

② بناء کیا ہے؟

③ معرب کیا ہے؟

④ مبنی کیا ہے؟

⑤ ﴿ وَ تَغْيِيْرُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ ﴾ کا کیا مفہوم ہے؟

⑥ تغییر کی کتنی قسمیں ہیں؟

⑦ تغییر لفظی اور تغییر تقدیری کیا ہے؟

⑧ تغییر تقدیری کے اسباب کیا ہیں؟

⑨ دو ایسے سبب بیان کریں جو حرکت کا تلفظ کرنے میں مانع ہوں؟

⑩ کلامِ مفید کی تین ایسی مثالیں بیان کریں کہ جن میں ایسا اسم معرب ہو جس پر اعراب تقدیری ہو اور اعراب ظاہر نہ ہونے کی وجہ تعذر ہو؟

⑪ کلام مفید کی تین ایسی مثالیں بیان کریں کہ ان تینوں میں اسم مبنی ہو؟

⑫ کلامِ مفید کی تین ایسی مثالیں بیان کریں کہ جن میں ایسا اسم معرب ہو جس پر اعراب تقدیری ہو اور اعراب ظاہر نہ ہونے کی وجہ مناسبت ہو؟

اعراب کی اقسام

قَالَ:

وَ اَقْسَامُهٗ اَرْبَعَةٌ رَفْعٌ وَ نَصْبٌ وَ خَفْضٌ و جَزْمٌ فَلِلْاَسْمَاءِ مِنْ ذَالِكَ الرَّفْعُ وَالنَّصْبُ وَالْخَفْضُ وَلَا جَزْمَ فِيْهَا وَ لِلْاَفْعَالِ مِنْ ذَالِكَ الرَّفْعُ وَالنَّصْبُ وَالْجَزْمُ وَلَا خَفْضَ فِيْهَا.

''اعراب کی چار قسمیں ہیں: رفع' نصب' خفض اور جزم اسماء کے لئے ان میں سے رفع نصب اور خفض ہے اسماء میں جزم نہیں۔ افعال کے لئے ان میں سے رفع' نصب اور جزم ہے افعال میں خفض نہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

اعراب کی وہ اقسام جو اسم اور فعل دونوں میں واقع ہوتی ہیں وہ چار ہیں: رفع' نصب' خفض اور جزم ان چاروں میں سے ہر ایک کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی۔

رفع کا لغوی معنی:

﴿ اَلْعُلُوُّ ﴾ بلندی' ﴿ اَلْاِرْتِفَاعُ ﴾ اونچا ہوتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

خاص تبدیلی جس کی علامت ضمہ اور اس کا نائب ہو۔ ضمہ کے نائب کا بیان عنقریب اگلی فصل میں آ رہا ہے ان شاء اللہ۔ رفع اسم اور فعل دونوں میں واقع ہوتا ہے۔ جس طرح: ﴿ يَقُوْمُ عَلِيٌّ ﴾ علی کھڑا ہے' ﴿ يَصْدَحُ الْبُلْبُلُ ﴾ بلبل آواز نکالتی ہے' چہچہاتی ہے۔

نصب کا لغوی معنی:

﴿ اَلْاِسْتِوَاءُ ﴾ برابر ہونا ' ﴿ اَلْاِسْتِقَامَۃُ ﴾ سیدھا ہونا۔

اصطلاحی مفہوم:

خاص تبدیلی جس کی علامت فتحہ اور اس کا نائب ہے۔نصب اِسم اور فعل دونوں میں واقع ہوتا ہے۔جس طرح: ﴿ لَنْ اُحِبَّ الْکَسَلَ ﴾ میں ہرگز سست کو پسند نہیں کرتا۔

خفض کا لغوی معنی:

﴿ التَّسَفُّلُ ﴾ نیچے اترنا۔

اصطلاحی مفہوم:

خاص تبدیلی جس کی علامت کسرہ اور اس کا نائب ہے۔کسرہ صرف اسم میں واقع ہوتا ہے جس طرح ﴿ تَاَلَّمْتُ مِنَ الْکَسُوْلِ ﴾ میں سست آدمی سے تکلیف محسوس کرتا ہوں۔

جزم کا لغوی معنی:

﴿ اَلْقَطْعُ ﴾ کاٹنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

خاص تبدیلی جس کی علامت سکون اور اس کا نائب ہے اور جزم فعل مضارع کے علاوہ کسی میں نہیں ہوتی جس طرح: ﴿ لَمْ یَفُزْ مُتَکَاسِلٌ ﴾ سست کامیاب نہیں ہوتا۔

آپ کے لئے یہ بات واضح ہوگئی کہ انواعِ اعراب تین اقسام پر ہیں:

① وہ قسم جو اسماء و افعال میں مشترک ہے اور وہ رفع اور نصب ہے۔

② وہ قسم ہے جو اسماء کے ساتھ مختص ہے اور وہ خفض ہے۔

③ وہ قسم ہے جو افعال کے ساتھ مختص ہے اور وہ جزم ہے۔

سوالات

① اعراب کی اقسام کیا ہیں؟

② رفع کی لغوی واصطلاحی تعریف کیا ہے؟

③ نصب کی لغوی واصطلاحی تعریف کیا ہے؟

④ خفض کی لغوی واصطلاحی تعریف کیا ہے؟

⑤ جزم کی لغوی واصطلاحی تعریف کیا ہے؟

⑥ اعراب کی وہ کون سی اقسام ہیں جن میں اسم وفعل مشترک ہیں؟

⑦ اعراب کی قسموں میں سے اسم کے ساتھ کونسی مختص ہے؟

⑧ اعراب کی قسموں میں سے فعل کے ساتھ کونسی قسم مختص ہے؟

⑨ ہرایک کی چار چار مثالیں بیان کریں:

○ اسم مرفوع ○ فعل منصوب ○ اسم مخفوض ○ فعل مجزوم۔

بَابُ مَعْرِفَةِ عَلَامَاتِ الْإِعْرَابِ

علاماتِ اعراب کی پہچان کا بیان

قَالَ:

لِلرَّفْعِ اَرْبَعُ عَلَامَاتٍ اَلضَّمَّةُ وَالْوَاوُ وَالْاَلِفُ وَالنُّوْنُ.

''رفع کے لیے چار علامتیں ہیں: ضمہ' واؤ' الف اور نون''۔

وَ اَقُوْلُ:

آپ کلمہ کے مرفوع ہونے کو اس طرح پہچان سکتے ہیں کہ اس کے آخر میں چار علامتوں میں سے کوئی ایک موجود ہو ایک ان میں اصلی ہے اور وہ ضمہ ہے اور تین اس کی فروعات ہیں اور وہ الف' واؤ اور نون ہیں۔

ضمہ کے مقامات

قَالَ:

فَاَمَّا الضَّمَّةُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلرَّفْعِ فِيْ اَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ: اَلْإِسْمِ الْمُفْرَدِ وَ جَمْعِ التَّكْسِيْرِ وَ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ وَالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّصِلْ بِآخِرِهٖ شَیْءٌ.

ضمہ چار جگہوں میں رفع کی علامت ہوتا ہے: اسم مفرد' جمع تکسیر' جمع مؤنث سالم اور ایسا فعل مضارع جس کے آخر میں کوئی چیز نہ ملی ہو۔

وَ اَقُوْلُ:

کلمہ کے مرفوع ہونے پر چار جگہوں پر ضمہ علامت ہوتا ہے: (۱) اسم مفرد'

(۲) جمع تکسیر (۳) جمع مؤنث سالم (۴) فعل مضارع جس کے ساتھ تثنیہ کا الف، جمع کا واؤ، یاءِ مخاطبہ، نونِ تاکیدِ خفیفہ یا ثقیلہ اور نونِ نسوہ (یعنی جمع مؤنث کا نون ضمیر) نہ ملا ہو۔

اسم مفرد:

اسم مفرد سے مراد یہاں وہ لفظ ہے جو نہ تثنیہ ہو نہ جمع اور نہ ان کے ساتھ ملحق اور نہ ہی اسماءِ خمسہ سے ہو۔ اگر چہ وہ مذکر ہو جس طرح مُحَمَّدٌ، عَلِیٌّ، حَمْزَۃُ یا مؤنث ہو فَاطِمَۃُ، عَائِشَۃُ اور زَیْنَبُ ہے۔ اسی طرح خواہ ضمہ ظاہر ہو جس طرح ﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ ﴾، ﴿ سَافَرَتْ فَاطِمَۃُ ﴾ یا ضمہ مقدر ہو جس طرح ﴿ حَضَرَ الْفَتٰی وَالْقَاضِیْ وَ اَخِیْ ﴾ اور ﴿ تَزَوَّجْتُ لَیْلٰی وَ نُعْمٰی ﴾ میں نے لیلیٰ اور نعمیٰ سے نکاح کیا۔

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ اور اسی طرح ﴿ فَاطِمَۃُ ﴾ دونوں مرفوع ہیں اور ان کے رفع کی علامت ضمہ ظاہر ہے اسی طرح ﴿ اَلْفَتٰی، لَیْلٰی ﴾ اور ﴿ نُعْمٰی ﴾ تینوں مرفوع ہیں اور ان کے رفع کی علامت الف پر مقدر ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذر مانع ہے اور ﴿ اَلْقَاضِیْ ﴾ مرفوع ہے اور اس کے رفع کی علامت یا پر ضمہ مقدرہ ہے، جس کے ظاہر ہونے سے ثقل مانع ہے اور ﴿ اَخِیْ ﴾ مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت یاءِ متکلم سے ما قبل پر ضمہ مقدر ہے جس کے ظاہر ہونے سے حرکتِ مناسبہ مانع ہے۔

جمع تکسیر:

جمع تکسیر سے مراد وہ ہے جو اپنے مفرد کے صیغہ میں تبدیلی کے ساتھ دو مذکر یا مؤنث سے زیادہ پر دلالت کرے۔

جمع تکسیر میں موجود تبدیلی کی چھ اقسام ہیں:

① صرف حرکت کے لحاظ سے تبدیلی جس طرح: ﴿ اَسَدٌ ﴾ سے ﴿ اُسُدٌ ﴾ شیر، اور ﴿ نِمْرٌ ﴾ سے ﴿ نُمُرٌ ﴾ چیتا۔ دونوں مثالوں میں مفرد اور جمع کے حروف متحد ہیں مفرد اور جمع کے درمیان اختلاف صرف حروف کی حرکات میں ہے۔

② صرف نقص (حرف کی کمی) کے ساتھ تبدیلی ہو۔ جس طرح: ﴿ تُهْمَةٌ ﴾ سے ﴿ تُهُمٌ ﴾ الزام' اور ﴿ تُخَمَةٌ ﴾ سے ﴿ تُخَمٌ ﴾ بدہضمی۔ آپ دونوں مثالوں میں جمع کے حروف میں کمی پا رہے ہیں اور وہ ''تا'' ہے اور باقی تمام حروف مفرد والے ہی ہیں۔

③ صرف حروف کے اضافہ کے ساتھ تبدیلی۔ جس طرح: ﴿ صِنْوٌ ﴾ سے ﴿ صِنْوَانٌ ﴾ جب ایک جڑ سے دو یا دو سے زیادہ کھجور کے درخت پھوٹیں تو ہر ایک کو صِنْوٌ کہتے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ ﴾ [سورة الرعد : ٤]

''شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں''۔

④ حروف میں کمی کے ساتھ حرکت میں تبدیلی۔ جس طرح: ﴿ سَرِيْرٌ ﴾ سے ﴿ سُرُرٌ ﴾ تخت' ﴿ كِتَابٌ ﴾ سے ﴿ كُتُبٌ ﴾ کتاب' ﴿ أَحْمَرُ ﴾ سے ﴿ حُمْرٌ ﴾ سرخ' اور ﴿ أَبْيَضُ ﴾ سے ﴿ بِيْضٌ ﴾ سفید۔

⑤ حروف میں زیادتی کے ساتھ حرکت میں تبدیلی۔ جس طرح ﴿ سَبَبٌ ﴾ سے ﴿ أَسْبَابٌ ﴾' ﴿ بَطَلٌ ﴾ سے ﴿ أَبْطَالٌ ﴾ بہادر' ﴿ هِنْدٌ ﴾ سے ﴿ هُنُوْدٌ ﴾' ﴿ سَبُعٌ ﴾ سے ﴿ سِبَاعٌ ﴾ درندہ' ﴿ ذِئْبٌ ﴾ سے ﴿ ذِئَابٌ ﴾ بھیڑیا' ﴿ شُجَاعٌ ﴾ سے ﴿ شُجْعَانٌ ﴾ بہادر۔

⑥ حروف میں زیادتی اور کمی (دونوں) کے ساتھ حرکت میں تبدیلی۔ جس طرح ﴿ كَرِيْمٌ ﴾ سے ﴿ كُرَمَاءُ ﴾ عزت والا' ﴿ رَغِيْفٌ ﴾ سے ﴿ رُغْفَانٌ ﴾ روٹی' ﴿ كَاتِبٌ ﴾ سے ﴿ كُتَّابٌ ﴾ لکھنے والا' ﴿ أَمِيْرٌ ﴾ سے ﴿ أُمَرَاءُ ﴾۔

تبدیلی کی یہ تمام اقسام ضمہ کے ساتھ مرفوع ہیں قطع نظر اس سے کہ لفظ جمع سے مراد مذکر جس طرح ﴿ رِجَالٌ ﴾ مرد اور ﴿ كُتَّابٌ ﴾ کاتب یا اس (لفظ) سے مراد مؤنث ہو' جس طرح ﴿ هُنُوْدٌ ﴾ اور ﴿ زَيَانِبُ ﴾ ہے۔

برابر ہے کہ ضمہ ظاہر ہو جس طرح ان مثالوں میں ہے یا ضمہ مقدرہ (پوشیدہ) ہو جس طرح ﴿ سَكَارٰى ﴾ نشہ والیاں' ﴿ جَرْحٰى ﴾ زخمی' ﴿ عَذَارٰى ﴾ باکرہ عورتیں' ﴿ حَبَالٰى ﴾ لڑکیاں۔ آپ کہتے ہیں: ﴿ قَامَ الرِّجَالُ وَالزَّيَانِبُ ﴾ کھڑے ہوئے مرد اور زینب نام کی عورتیں۔ آپ ان دونوں کو ضمہ ظاہر کے ساتھ مرفوع محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا کہنا: ﴿ حَضَرَ الْجَرْحٰى وَالْعَذَارٰى ﴾ حاضر ہوئیں زخمی اور باکرہ عورتیں۔ ہر ایک ﴿ جَرْحٰى ﴾ اور ﴿ عَذَارٰى ﴾ الف پر ضمہ مقدرہ کے ساتھ مرفوع ہیں جس کے ظاہر ہونے میں تَعَذُّرْ (مشکل ہونا) رکاوٹ ہے۔

جمع مؤنث سالم:

وہ ہے جو اپنے آخر میں الف اور تاء کے اضافہ کے ساتھ دو سے زیادہ پر دلالت کرے جس طرح زَيْنَبَاتٌ، فَاطِمَاتٌ، حَمَّامَاتٌ (غسل خانے)۔ آپ کہتے ہیں: ﴿ جَاءَ الزَّيْنَبَاتُ ﴾ زینب نام کی عورتیں آئیں۔ ﴿ سَافَرَ الْفَاطِمَاتُ ﴾ فاطمہ نام کی عورتوں نے سفر کیا۔ ﴿ زَيْنَبَاتٌ ﴾ اور ﴿ فَاطِمَاتٌ ﴾ دونوں مرفوع ہیں اور ان کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے جمع مؤنث سالم میں صرف یاء متکلم کی طرف اضافت کے وقت ہی ضمہ مقدر (پوشیدہ) ہوگا' جس طرح ﴿ هٰذِهٖ شَجَرَاتِيْ وَ بَقَرَاتِيْ ﴾ یہ میرے درخت اور گائیں ہیں۔

اگر جمع مؤنث میں الف غیر زائدہ ہو اس طرح کہ (وہ) مفرد میں موجود ہو جس طرح ﴿ اَلْقَاضِيْ ﴾ سے ﴿ اَلْقُضَاةُ ﴾ فیصلہ کرنے والا ہے اور ﴿ اَلدَّاعِيْ ﴾ سے ﴿ اَلدُّعَاةُ ﴾ تبلیغ کرنے والا ہے تو یہ جمع مؤنث سالم نہیں بلکہ یہ اس وقت جمع مکسر ہوگی۔ اسی طرح اگر تا غیر زائدہ ہو بایں طور کہ مفرد میں موجود ہو جس طرح ﴿ مَيِّتٌ ﴾ سے ﴿ اَمْوَاتٌ ﴾ مردہ' ﴿ بَيْتٌ ﴾ سے ﴿ اَبْيَاتٌ ﴾ گھر' ﴿ صَوْتٌ ﴾ سے ﴿ اَصْوَاتٌ ﴾ آواز' تو یہ بھی جمع مؤنث سالم نہیں بلکہ جمع مکسر ہے۔

فعل مضارع:

جس طرح ﴿ يَضْرِبُ ﴾ مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد۔ ﴿ يَكْتُبُ ﴾ لکھتا

ہے یا لکھے گا وہ ایک مرد۔ تو یہ دونوں فعل مرفوع ہیں ان کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور اسی طرح ﴿ يَدْعُوْا ﴾ بتاتا ہے یا بلائے گا وہ ایک مرد' ﴿ يَرْجُوْ ﴾ اُمید کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد' ہے۔ ہر ایک ان میں سے مرفوع ہے اور ان کے رفع کی علامت واؤ پر ضمہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے میں ثقل (بوجھل ہونا) رکاوٹ ہے۔ اسی طرح ﴿ يَقْضِيْ ﴾ وہ فیصلہ کرتا ہے یا کرے گا ایک مرد' ﴿ يَرْضِيْ ﴾ وہ راضی کرتا ہے یا کرے گا' ہے۔ یہ دونوں مرفوع ہیں اور رفع کی علامت یا پر ضمہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے ثقل (بوجھل ہونا) رکاوٹ ہے۔ اسی طرح ﴿ يَرْضٰى ﴾ وہ راضی ہوتا ہے یا ہوگا' اور ﴿ يَقْوٰى ﴾ وہ طاقت والا ہوتا ہے' مرفوع ہیں ان کے رفع کی علامت الف پر ضمہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذر (مشکل ہونا) مانع ہے۔

ہمارا یہ کہنا کہ اس مضارع کے ساتھ تثنیہ کا الف' جمع کی واؤ اور یاءِ مخاطبہ نہ ملے ہوں یہ قید ان صیغوں کو نکال دیتی ہے جن کے ساتھ ان تینوں چیزوں میں سے کوئی چیز ملی ہوئی ہو جس کے ساتھ تثنیہ کا الف ملا ہوا ہو جس طرح ﴿ يَكْتُبَانِ ﴾ لکھتے ہیں یا لکھیں گے وہ دو مرد' ﴿ يَنْصُرَانِ ﴾ مدد کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد' جن کے ساتھ جمع کی واؤ ملی ہوئی ہو جس طرح ﴿ يَكْتُبُوْنَ ﴾ لکھتے ہیں یا لکھیں گے وہ سب مرد' ﴿ يَنْصُرُوْنَ ﴾ مدد کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد۔ اور جس کے ساتھ یا مخاطبہ ملی ہوئی ہو جس طرح ﴿ تَكْتُبِيْنَ ﴾ لکھتی تو ایک عورت یا لکھے گی' ﴿ تَنْصُرِيْنَ ﴾ مدد کرتی ہے تو ایک عورت یا مدد کرے گی' اس صورت میں مضارع ضمہ کے ساتھ مرفوع نہیں ہوتا بلکہ نون کے ساتھ مرفوع ہوتا ہے۔ الف اور یا فاعل ہوتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت جلد آ رہی ہے۔

ہمارا یہ کہنا کہ اس کے ساتھ نون تاکید خفیفہ یا نون تاکید ثقیلہ ملا ہوا نہ ہو' یہ قید اس فعل مضارع کو نکال دیتی ہے جس کے ساتھ ان میں سے کوئی نون ملا ہوا ہو۔ جس طرح:

﴿ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴾ [سورة يوسف : ٣٢]

''ایسی صورت میں فعل مضارع فتح پر مبنی ہوتا ہے''۔

اور ہمارا یہ کہنا کہ اس کے ساتھ نونِ نسوہ نہ ملا ہو یہ قید اس فعل مضارع کو نکال دیتی ہے جس کے ساتھ نون نسوہ (جمع مؤنث کا نون ضمیر) ملا ہو۔ جس طرح:

﴿ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ ﴾ [سورة البقره : ۲۳۳]

''اس صورت میں فعل مضارع مبنی علی السکون ہوتا ہے''۔

مشق

درج ذیل جملوں میں موجود ضمہ کے ساتھ مرفوع اور اس کی اقسام بیان کریں، یہ بھی بیان کریں کہ کس (کلمہ) میں ضمہ ظاہر اور کس میں پوشیدہ ہے اور پوشیدہ ہونے کی وجوہ بھی بیان کریں۔

- قَالَتْ اَعْرَابِيَّةٌ لِرَجُلٍ، مَالَكَ تُعْطِيْ وَلَا تَعِدُ؟ قَالَ مَالَكِ وَالْوَعْدَ؟

اعرابیہ نے آدمی سے کہا کیا وجہ ہے تو دیتا ہے اور وعدہ نہیں کرتا' اس نے کہا تجھے وعدے سے کیا غرض ہے؟

- قَالَتْ يَنْفَسِحُ بِهِ الْبَصَرُ، وَيَنْتَشِرُ فِيْهِ الْاَمَلُ، وَتَطِيْبُ بِذِكْرِهِ النُّفُوْسُ.

اس نے کہا اس سے آنکھیں کشادہ ہوتی ہیں' امیدیں خوب مشہور ہوتی ہیں' اور اس کے ذکر سے دِل خوش ہوتے ہیں۔

- وَيُرْخِي بِهِ الْعَيْشُ وَتُكْتَسَبُ بِهِ الْمَوَدَّاتُ، وَيُرْبَحُ بِهِ الْمَدْحُ وَالْوَفَاءُ.

رس کے ساتھ زندگی آسودہ ہوتی ہے' اس سے محبتیں حاصل کی جاتی ہیں' اس سے تعریف اور وفا میں فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

- اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّهُمْ لِلّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ، اَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ اَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوْبَةِ.

مخلوق کنبہ الٰہی ہے' پس اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی مخلوق کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے' لوگوں میں درگزر کے سب سے زیادہ لائق وہ ہے

جو سزا پر زیادہ قدرت رکھنے والا ہے۔

○ اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، عِنْدَ الشَّدَائِدِ تُعْرَفُ الْاِخْوَانُ، تَهُوْنُ الْبَلَايَا بِالصَّبْرِ.

عورتیں شیطان کے جال ہیں، بوقتِ مصیبت بھائیوں کی پہچان ہوتی ہے، مصیبتیں صبر کے ساتھ ہلکی ہو جاتی ہیں۔

○ اَلْخَطَايَا تُظْلِمُ الْقَلْبَ، اَلْقِرىٰ اِكْرَامُ الضَّيْفِ،

گناہ دِلوں کو سیاہ کر دیتے ہیں، کھانا مہمان کے اکرام میں شامل ہے۔

اَلدَّاعِيْ اِلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ،

نیکی کی دعوت دینے والا (نیکی) کرنے والے کی طرح ہے۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ظلم قیامت کے دِن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

سوالات

① کتنی جگہوں پر ضمہ رفع کی علامت ہوتا ہے؟

② یہاں اسمِ مفرد سے کیا مراد ہے؟

③ اسم مفرد کی چار ایسی مثالیں بیان کریں کہ پہلی میں مذکر ہو اور اس کے آخر میں ضمہ ظاہر ہو، دوسری میں مذکر ہو اور ضمہ مقدر (پوشیدہ) ہو، تیسری مؤنث ہو اور ضمہ ظاہر ہو، چوتھی مؤنث ہو اور ضمہ مقدر ہو؟

④ جمع مکسر کسے کہتے ہیں؟

⑤ جمع مکسر میں تبدیلی کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی دو مثالیں بیان کریں۔

⑥ جمع تکسیر کی ایسی مثال بیان کریں جو دو مذکر پر دلالت کرتی ہو اور ضمہ تقدیری ہو۔

⑦ جمع تکسیر کی ایسی مثال بیان کریں جو دو مؤنثوں پر دلالت کرے اور ضمہ ظاہر ہو۔

⑧ جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟

⑨ کیا جمع مؤنث سالم میں ضمہ تقدیری ہوتا ہے؟

⑩ ایسی جمع جس کے آخر میں الف اور تا ہو جبکہ اس میں الف غیر زائدہ ہو تو وہ جمع کی کونسی قسم ہوگی مثال سے واضح کریں؟

⑪ اس کا اعراب کیسے ہوگا؟

⑫ فعل مضارع کی رفعی حالت ضمہ کے ساتھ کب ہوگی؟

⑬ فعل مضارع کے مرفوع بالضمہ ہونے کی تین مختلف مثالیں بیان کریں۔

واوٌ کا ضمہ سے نائب ہونا

قَالَ:

وَ اَمَّا الْوَاوُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلرَّفْعِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ وَ فِي الْاَسْمَاءِ الْخَمْسَةِ وَ هِيَ اَبُوْكَ وَ اَخُوْكَ وَ حَمُوْكَ وَ فُوْكَ وَ ذُوْمَالٍ.

''دوجگہ واؤ رفع کی علامت ہوتی ہے جمع مذکر سالم میں اور اسماءِ خمسہ میں اور وہ اَبُوْكَ، اَخُوْكَ، حَمُوْكَ، فُوْكَ اور ذُوْمَالٍ ہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

دوجگہوں میں واؤ کلمہ کے مرفوع ہونے کی علامت ہوتی ہے:

① جمع مذکر سالم۔ ② اسماءِ خمسہ۔

جمع مذکر سالم:

وہ اسم ہے جو آخر میں زیادتی کے ساتھ دو سے زیادہ پر دلالت کرے' وہ زیادتی علیحدہ بھی ہوسکتی ہے اور اس کی ہم مثل کا اس پر عطف درست ہو۔ جس طرح:

﴿ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ ﴾ [سورة التوبة : ٨١]

''خوش ہوئے پیچھے چھوڑے گئے''۔

﴿ لٰكِنِ الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ [سورة النساء : ١٦٢]

''لیکن ان میں سے جو پختہ علم والے ہیں اور مومن''۔

﴿ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ [سورة يونس : ٨٢]

''اور اگرچہ ناپسند ہو مجرموں کو''۔

﴿ اِنْ یَّکُنْ مِّنکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ ﴾ [سورۃ الانفال : ٦٥]

''اگر ہوں تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے (ثابت قدم)''۔

﴿ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِھِمْ ﴾ [سورۃ التوبہ : ١٠٢]

''اور کچھ نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا''۔

ان مثالوں میں ﴿ اَلْمُخَلَّفُوْنَ ﴾ پیچھے چھوڑے گئے' ﴿ اَلرَّاسِخُوْنَ ﴾ راسخ' ﴿ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ ایمان والے' ﴿ اَلْمُجْرِمُوْنَ ﴾ جرم کرنے والے' ﴿ صَابِرُوْنَ ﴾ صبر کرنے والے' ﴿ آخَرُوْنَ ﴾ دوسرے' تمام جمع مذکر سالم ہیں۔

دو سے زیادہ پر دلالت کرنے والے ہیں اور ان کے آخر میں زیادتی ہے اور وہ واؤ اور نون ہے اور وہ اس زیادتی سے علیحدہ بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ مفرد کی صورت میں آپ ﴿ مُخَلَّفٌ ﴾ پیچھے چھوڑا گیا' ﴿ رَاسِخٌ ﴾ ثابت' پختہ' ﴿ مُؤْمِنٌ ﴾ ایمان والا' ﴿ مُجْرِمٌ ﴾ گنہگار' ﴿ صَابِرٌ ﴾ صبر کرنے والا اور ﴿ آخَرُ ﴾ دوسرا' کہتے ہیں۔ اسی طرح ان آیات میں واقع ہونے والے جمع کے تمام الفاظ مرفوع ہیں اور ان کے رفع کی علامت واؤ ہے جو ضمہ کی نائب ہے اور نون جو واؤ کے بعد ہے وہ اسم مفرد ﴿ مُخَلَّفٌ ﴾ اور اس کے ہم مثل (کلمات) کی تنوین کے عوض میں ہے۔

اسماءِ خمسہ:

یہ محدود الفاظ: اَبُوْكَ، اَخُوْكَ، حَمُوْكَ، فُوْكَ اور ذُوْمَالٍ جنہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے شمار کیا ہے' ان تمام اسماء کی رفعی حالت واؤ کے ساتھ آئے گی جو کہ ضمہ سے نائب ہے جس طرح آپ ﴿ حَضَرَ اَبُوْكَ وَ اَخُوْكَ وَ حَمُوْكَ ﴾ حاضر ہوا تیرا باپ' تیرا بھائی اور تیرا دیور' کہتے ہیں۔ ﴿ وَ نَطَقَ فُوْكَ وَ ذُوْمَالٍ ﴾ اور بولا تیرے منہ نے اور مال والے نے۔ اسی طرح آپ کہتے ہیں: ﴿ هٰذَا اَبُوْكَ ﴾ یہ آپ کا والد ہے' اور تو کہتا ہے: ﴿ اَبُوْكَ رَجُلٌ صَالِحٌ ﴾ تیرا باپ نیک آدمی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ﴾ [سورۃ القصص : ٢٣]

''اور ہمارا والد انتہائی بوڑھا ہے''۔

﴿ مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوهُمْ ﴾ [سورة يوسف : ٦٨]

''جہاں سے انہیں ان کے باپ نے حکم دیا''۔

﴿ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ ﴾ [سورة يوسف : ٦٨]

''اور یقیناً وہ علم والا تھا''۔

﴿ اِنِّيْ اَنَا اَخُوْكَ ﴾ [سورة يوسف : ٦٩]

''یقیناً میں تیرا بھائی ہوں''۔

ان مثالوں میں ہر اسم مرفوع ہے رفع کی علامت ضمہ کی نائب ''واؤ'' ہے اور ان الفاظ میں واؤ کے بعد ضمیر ﴿ نَا ﴾، ﴿ هُمْ ﴾ یا لفظ ﴿ مَال ﴾ یا لفظ ﴿ علم ﴾ مضاف الیہ ہیں۔

اور یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ ان اسماء خمسہ کو یہ اعراب چند شرائط کے ساتھ ہی دیا جاتا ہے ان میں سے بعض شرائط تو وہ ہیں جو تمام الفاظ میں ملحوظ ہوتی ہیں اور بعض شرائط وہ ہیں جو کچھ الفاظ میں ہوتی ہیں۔

وہ شرائط جو تمام الفاظ میں لگائی جاتی ہیں چار ہیں: (۱) مفرد ہو۔ (۲) مُکَبَّر ہو۔ (۳) مضاف ہو۔ (۴) اس کی اضافت یاءِ متکلم کے علاوہ کی طرف ہو۔ مفرد کی شرط لگانے سے وہ الفاظ خارج ہو گئے جو تثنیہ ہوں یا جمع مذکر یا جمع مکسّر ہوں۔

کیونکہ اگر وہ الفاظِ خمسہ جمع مکسّر ہو تو انہیں حرکاتِ ظاہر کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے جس طرح: ﴿ اَلآبَاءُ يُرَبُّوْنَ اَبْنَائَهُمْ ﴾ باپ اپنے بیٹوں کی پرورش کرتے ہیں' ﴿ اِخْوَانُكَ يَدُكَ الَّتِيْ تَبْطِشُ بِهَا ﴾ تیرے بھائی تیرے بازو ہیں جن سے تو پکڑتا ہے یعنی تیری قوتِ بازو ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرامین:

﴿ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ﴾ [سورة النسآء : ١١]

''تمہارے والدین اور تمہارے بیٹے''۔

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ﴾ [سورة الحجرات : ١٠]

''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔

﴿ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ﴾ [سورة ال عمران : ١٠٣]

''پس تم اس کے فضل سے بھائی ہو گئے''۔

اور اگر تثنیہ ہوں تو انہیں تثنیہ والا اعراب دیا جاتا ہے، رفعی حالت الف اور نصبی اور جری حالت یا کے ساتھ جس طرح تو کہتا ہے: ﴿ اَبَوَاكَ رَبَّيَاكَ ﴾ تیرے والدین نے تیری پرورش کی۔ اور تو کہتا ہے: ﴿ تَأَدَّبَ فِيْ حَضْرَةِ اَبَوَيْكَ ﴾ تو نے اپنے والدین کی موجودگی میں ادب پایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرامین:

﴿ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ﴾ [سورة يوسف : ١٠٠]

''اور اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا''۔

﴿ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ﴾ [سورة الحجرات : ١٠]

''پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ''۔

اور اگر جمع مذکر سالم ہو تو اس کی رفعی حالت واؤ کے ساتھ ہوتی ہے جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔ اور نصبی اور جری حالت یا کے ساتھ۔ تو کہتا ہے: ﴿ هٰؤُلَاءِ اَبُوْنَ وَ اَخُوْنَ ﴾ وہ باپ اور بھائی ہیں۔ اور تو کہتا ہے: ﴿ رَأَيْتُ أَبِيْنَ وَ أَخِيْنَ ﴾ میں نے باپوں اور بھائیوں کو دیکھا۔ لفظ ﴿ اَبٌ ﴾ اور ﴿ اَخٌ ﴾ کے علاوہ کسی (لفظ) کی جمع واؤ اور نون کے ساتھ نہیں آتی جبکہ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اسماءِ خمسہ میں سے کسی کی جمع بھی اس طرح (یعنی واؤ اور نون کے ساتھ) نہ آتی۔

مکبرہ کی شرط لگانے سے وہ الفاظ نکل گئے جو مصغرہ ہوں کیونکہ مصغرہ ہونے کی صورت میں انہی حرکاتِ ظاہر کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے جس طرح ﴿ هٰذَا اُبَيٌّ وَ اُخَيٌّ ﴾ یہ میرا چھوٹا باپ اور چھوٹا بھائی ہے۔ اور تو کہتا ہے: ﴿ رَأَيْتُ اُبَيًّا وَ اُخَيًّا ﴾ اور تو کہتا ہے: ﴿ مَرَرْتُ بِاُبَيٍّ وَ اُخَيٍّ ﴾۔

مضاف کی شرط لگانے سے وہ الفاظ نکل گئے جو اضافت کے علاوہ ہوں' کیونکہ اس وقت انہیں بھی حرکاتِ ظاہرہ کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے۔ جس طرح ﴿ هٰذَا اَبٌ ﴾ یہ باپ ہے' ﴿ رَاَيْتُ اَبًا ﴾ میں نے باپ کو دیکھا' ﴿ مَرَرْتُ بِاَبٍ ﴾ میں باپ کے پاس سے گزرا۔ یہی حال دوسرے اسماء کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ہیں:

﴿ وَلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ ﴾ [سورة النساء : ۱۲]

''اور اس کے لئے ایک بھائی ہے یا ایک بہن''۔

﴿ اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ﴾ [سوة یوسف : ۷۷]

''اگر اس نے چرایا تو چوری کی ہے اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے''۔

﴿ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ﴾ [سورة یوسف : ۵۹]

''کہا لے آؤ میرے پاس اپنا بھائی جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے''۔

﴿ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا ﴾ [سورة یوسف : ۷۸]

''بے شک اس کا ایک باپ ہے بوڑھا''۔

اور یاءِ متکلم کے علاوہ کی طرف اضافت کی شرط لگانے سے وہ الفاظ خارج ہو گئے جو یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہوں کیونکہ ایسی حالت میں انہیں یاءِ متکلم سے ماقبل پر حرکاتِ مقدرہ کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے جس کے ظہور سے محل کا حرکتِ مناسبہ کے ساتھ مشغول ہونا رکاوٹ ہے جس طرح: ﴿ حَضَرَ اَبِيْ وَ اَخِيْ ﴾ حاضر ہوا میرا باپ اور بھائی۔ اور تو کہتا ہے: ﴿ اِحْتَرَمْتُ اَبِيْ وَ اَخِي الْاَكْبَرَ ﴾ میں نے اپنے باپ اور بڑے بھائی کا احترام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ہیں:

﴿ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ﴾ [سورة ص : ۲۳]

''یقیناً یہ میرا بھائی ہے''۔

﴿ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ ﴾ [سورة یوسف : ۹۰]

''میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے''۔

﴿ فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي ﴾ [سورۃ یوسف : ۹۳]

''پس میرے باپ کے منہ پر ڈالو''۔

باقی شرائط جو بعض اسماءِ خمسہ کے ساتھ خاص ہیں:

❶ ﴿ فُوكَ ﴾ تیرا منہ۔ یہ اعراب اس کو میم سے علیحدگی کے ساتھ ملے گا اگر اس کے ساتھ میم ملی ہوئی ہو تو اس کو اعراب حرکات ظاہرہ کے ساتھ دیا جائے گا۔

جس طرح:

﴿ هَذَا فَمٌ حَسَنٌ ﴾ یہ خوبصورت منہ ہے۔

﴿ رَأَيْتُ فَمًا حَسَنًا ﴾ میں نے خوبصورت منہ دیکھا۔

﴿ نَظَرْتُ إِلَى فَمٍ حَسَنٍ ﴾ میں نے خوبصورت منہ کی طرف دیکھا۔

اس کلمہ ﴿ فُوكَ ﴾ میں یہ ایک زائد شرط ہے جو باقی چار شرطوں کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

❷ ﴿ ذُو ﴾ کو یہ اعراب دو شرطوں کے ساتھ دیا جاتا ہے:

(۱) بمعنی صاحب ہو۔

(۲) جس کی طرف مضاف ہو وہ اسم جنس ظاہر ہو وصف نہ ہو۔

اگر ﴿ ذو ﴾ بمعنی صاحب نہ ہو بلکہ موصولہ ہو تو وہ مبنی ہوگا۔

ذو غیر موصولہ کی مثال ابوالطیب متنبی کا یہ قول ہے:

ذُو الْعَقْلِ يَشْقَى فِي النَّعِيمِ بِعَقْلِهِ ، وَ أَخُو الْجَهَالَةِ فِي الشَّقَاوَةِ يَنْعَمُ

''صاحب عقل اپنی عقل کی بنیاد پر نعمتوں میں بھی پریشان رہتا ہے جبکہ جہالت والا تنگدستی کے باوجود آسودہ حال رہتا ہے''۔

اس کلمہ ''ذو'' میں یہ دو شرطیں خاص ہیں جو سابقہ چار شرطوں کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

مشق

① درج ذیل جملوں کے کلمات میں سے ضمہ ظاہرہ یا پوشیدہ کے ساتھ مرفوع اور واؤ کے ساتھ مرفوع کو علیحدہ کریں اور ان میں سے ہر ایک کی قسم بیان کریں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ○ ﴾

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تحقیق مومن کامیاب ہو گئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں''۔

﴿ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ○ ﴾ [سورۃ المؤمنون : ۱ – ۵]

''اور وہ جو لغویات سے منہ پھیرنے والے ہیں' اور وہ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں' اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَرَءَا الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْا اَنَّھُمْ مُّوَاقِعُوْھَا وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْھَا مَصْرِفًا ﴾ [سورۃ الکھف : ۵۳]

''اور جب مجرم آگ کو دیکھیں گے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں واقع ہونے والے ہیں اور وہ اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے''۔

اِخْوَانُكَ ھُمْ اَعْوَانُكَ اِذَا اشْتَدَّ بِكَ الْکَرْبُ.

''تیرے بھائی ہی تیرے مددگار رہوں گے جب تیری تکلیف سخت ہوگی''۔

وَ اُسَاتُكَ اِذَا عَضَّكَ الزَّمَانُ.

''اور تیرے ساتھ صبر کرنے والے ہوں گے جب زمانہ تجھ سے سختی کرے گا''۔

اَلنَّائِبَاتُ مِحَكُّ الْاَصْدِقَاءِ.

''مصائب دوستوں کے پہچاننے کے لئے کسوٹی ہیں''۔

أَبُوْكَ يَتَمَنّٰى لَكَ الْخَيْرَ وَ يَرْجُوْا لَكَ الْفَلَاحَ.

''تیرا باپ تیری خیریت کا خواہش مند اور تیری کامیابی کا امیدوار ہے''۔

أَخُوْكَ الَّذِىْ اِذَا تَشْكُو اِلَيْهِ يُشْكِيْكَ.

''تیرا بھائی وہ ہے جسے تو شکایت کرے اور وہ تیری شکایت دور کردے''۔

وَ اِذَا تَدْعُوْهُ عِنْدَ الْكَرْبِ يُجِيْبُكَ.

''اور جب تو اسے مصیبت میں پکارے تو وہ (تیری مدد کو) آئے''۔

② خالی جگہیں اسماءِ خمسہ میں سے واؤ کے ساتھ مرفوع (اسماء) کے ساتھ پر کریں۔

(ا) اِذَا دَعَاكَ .... فَأَجِبْهُ.

(ب) لَقَدْ كَانَ مَعِيَ .... بِالْأَمْسِ.

(ج) .... كَانَ صَدِيْقًا لِيْ.

(د) هٰذَا الْكِتَابُ أَرْسَلَهُ لَكَ ....

③ آنے والی خالی جگہیں ایسی جمع تکسیر سے پر کریں جن میں سے بعض ضمہ ظاہرہ کے ساتھ مرفوع ہوں اور بعض پوشیدہ ضمہ کے ساتھ مرفوع ہوں۔

(ا) .... أَعْوَانُكَ عِنْدَ الشِّدَّةِ.

(ب) حَضَرَ .... فَأَكْرَمْتُهُمْ.

(ج) كَانَ مَعَنَا أَمْسِ .... كِرَامٌ.

(د) .... تَفْضَحُ الْكَذُوْبَ.

سوالات

① کتنی جگہوں میں واؤ رفع کی علامت ہوتی ہے؟

② جمع مذکر سالم کی تعریف بیان کریں۔

③ جمع مذکر سالم کی رفعی حالت کی تین مثالیں بیان کریں۔

④ اسماءِ خمسہ بیان کریں۔

⑤ اسماءِ خمسہ کی رفعی حالت ضمہ کے نائب واؤ کے ساتھ کس شرط پر ہوتی ہے؟

⑥ اگر اسماءِ خمسہ کی جمع، جمع تکسیر ہو تو ان کو اعراب دینے کی کیا صورت ہوگی؟

⑦ اگر اسماءِ خمسہ تثنیہ ہوں تو انہیں اعراب کس طرح دیا جائے گا؟

⑧ اسماءِ خمسہ مثنی کی دو مثالیں بیان کریں؟

⑨ دو مثالیں ایسی بیان کریں جن میں اسماءِ خمسہ جمع ہوں۔

⑩ اگر اسماءِ خمسہ مصغرہ ہوں تو ان کو اعراب کس طرح دیا جائے گا؟

⑪ اگر یاءِ متکلمہ کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب کی کیا صورت ہوگی؟

⑫ "ذُوْ" کی خاص شرط بیان کریں۔

⑬ "فُوْكَ" کی خاص شرط بیان کریں۔

الف کا ضمہ سے نائب ہونا

قَالَ:

وَ اَمَّا الْاَلِفُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلرَّفْعِ فِيْ تَثْنِيَةِ الْاَسْمَاءِ خَاصَّةً.

تثنیہ اسماء میں ''الف'' خاص طور پر رفع کی علامت ہے۔

وَ اَقُوْلُ:

صرف ایک جگہ ہے جہاں ''الف'' کلمہ کے مرفوع ہونے کی علامت ہوتا ہے اور وہ اسم مثنیٰ ہے جس طرح ﴿ حَضَرَ الصَّدِيْقَانِ ﴾ دو دوست حاضر ہوئے۔ ﴿ اَلصَّدِيْقَانِ ﴾ دو دوست' مثنیٰ مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے اور اس کے رفع کی علامت ''الف'' ہے جو کہ ضمہ کا نائب ہے اور نون اسم مفرد ﴿ صَدِيْقٌ ﴾ کی تنوین کے عوض میں ہے۔

مثنیٰ:

وہ اسم ہے جو اپنے آخر میں زیادتی کے ساتھ دو ''مذکر یا مؤنث'' پر دلالت کرے یہ زیادتی ''الف' نون' عاطف (حرف عطف) اور معطوف سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ جس طرح ﴿ اَقْبَلَ الْعُمَرَانِ وَالْهِنْدَانِ ﴾ آئے دو عمر اور دو ہند۔ ﴿ اَلْعُمْرَانِ ﴾ یہ لفظ اپنے آخر میں زیادتی کی وجہ سے دو آدمیوں پر دلالت کر رہا ہے جن میں سے ہر ایک کا نام عمر ہے اور وہ زیادتی واوٗ عطف اور اسم کے دوبارہ لانے سے بے نیاز کر رہی ہے کہ آپ کو یہ کہنا پڑے ﴿ حَضَرَ عُمَرُ وَ عُمَرُ ﴾ حاضر ہوا عمر اور عمر۔ اسی طرح ﴿ اَلْهِنْدَانِ ﴾ یہ لفظ بھی دو عورتوں پر دلالت کر رہا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا نام ﴿ هِنْدٌ ﴾ ہے۔ اور اس پر دلالت کا سبب مثال میں الف اور نون کی زیادتی ہے اور الف اور نون کا پایا جانا آپ کو واوٗ عطف اور اسم کے دوبارہ لانے سے بے نیاز کر رہا ہے کہ آپ کو کہنا پڑے: ﴿ حَضَرَتْ هِنْدٌ وَ هِنْدٌ ﴾۔

مشق

① آنے والے تمام جمع کلمات کی مفرد بیان کریں' پھر مفرد سے تثنیہ بنائیں اور انہیں کلام مفید میں اس طرح بیان کریں کہ وہ مرفوع ہوں۔ وہ کلمات درج ذیل ہیں:

جِمَالٌ	اونٹ	أَفْيَالٌ	ہاتھی	سُيُوفٌ	تلواریں
صَهَارِيجُ	پانی کے حوض	دُوِيٌّ	دواتیں	نُجُومٌ	ستارے
حَدَائِقُ	باغات	بَسَاتِينُ	باغات	قَرَاطِيسُ	لمبے قد والی گوری لڑکیاں
مَخَابِزُ	ہوٹل	أَحْذِيَةٌ	جوتے	قُمُصٌ	قمیصیں
أَطِبَّاءُ	حکماء	طُرُقٌ	راستے	شُرَفَاءُ	عزت والے
مَقَاعِدُ	بینچیں	عُلَمَاءُ	علم والے	جُدْرَانٌ	دیواریں
شَبَابِيكُ	جال	أَبْوَابٌ	دروازے	نَوَافِذُ	کھڑکیاں
رُكَّعٌ	رکوع کرنیوالے	أُمُورٌ	معاملات (کام)	آنِسَاتٌ	پاکیزہ طبیعت لڑکیاں
بِلَادٌ	شہر	أَقْطَارٌ	سمتیں	تُفَاحَاتٌ	سیب

② آنے والے اسماءِ تثنیہ کو مفید جملوں میں استعمال کریں۔

اَلْعَالِمَانِ	دو عالم	اَلْوَالِيَانِ	دو والی	اَلْاَخَوَانِ	دو بھائی
اَلْمُجْتَهِدَانِ	دو محنتی	اَلْهَادِيَانِ	دو رہنما	اَلصَّدِيقَانِ	دو دوست
اَلْحَدِيقَتَانِ	دو باغ	اَلْفَتَاتَانِ	دو جوان	اَلْكِتَابَانِ	دو کتابیں
اَلشَّرِيفَانِ	دو عزت والے	اَلْقُطْرَانِ	دو سمتیں	اَلْجِدَارَانِ	دو دیواریں
اَلطَّبِيبَانِ	دو حکیم	اَلْاَمْرَانِ	دو کام	اَلْفَارِسَانِ	دو گھوڑ سوار
اَلْمَقْعَدَانِ	دو بینچیں	اَلْعُذْرَوَانِ		اَلسَّيْفَانِ	دو تلواریں
اَلْمَاجِدَانِ	دو بزرگی والے	اَلْخِطَابَانِ	دو خطاب	اَلْاَبَوَانِ	دو باپ

اَلْبَلَدَانِ	دو شہر	اَلْبُسْتَانَانِ	دو باغ	اَلطَّرِيْقَانِ	دو راستے
رَاكِعَانِ	دو رکوع کرنیوالے	دَوْلَتَانِ	دو ملک	بَابَانِ	دو دروازے
تُفَّاحَتَانِ	دو سیب	نَجْمَانِ	دو ستارے		

③ نیچے دی گئی خالی جگہوں کو تثنیہ الفاظ سے پُر کریں۔

(ا) سَافَرَ .... اِلَى مِصْرَ لِيُشَاهِدَا آثَارَهَا

(ب) حَضَرَ اَخِيْ وَ مَعَهُ .... فَاَكْرَمْتُهُمْ.

(ج) وُلِدَ لِخَالِيْ .... فَسَمَّى اَحَدَهُمَا مُحَمَّدًا وَ سَمَّى الْاٰخَرَ عَلِيًّا.

سوالات

① الف کلمہ کے رفع کی علامت کتنی جگہوں میں ہوتی ہے؟

② تثنیہ کی تعریف کریں۔

③ مثنی کی دو مثالیں بیان کریں ایک ان میں سے مذکر اور دوسری مؤنث کے لئے ہو۔

نون کا ضمہ کی جانب سے نائب ہونا

قَالَ:

وَ اَمَّا النُّوْنُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلرَّفْعِ فِى الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ اِذَا اتَّصَلَ بِهٖ ضَمِيْرُ تَثْنِيَةٍ اَوْ ضَمِيْرُ جَمْعٍ اَوْ ضَمِيْرُ الْمُؤَنَّثَةِ الْمُخَاطَبَةِ.

''نون فعل مضارع میں رفع کی علامت ہوتا ہے جب اس (مضارع) کے ساتھ تثنیہ' جمع یا مؤنث مخاطبہ کی ضمیر ملی ہوئی ہو''۔

وَ اَقُوْلُ:

ایک جگہ ہے جہاں نون کلمہ میں آ کر اس کے مرفوع ہونے کی علامت بنتا ہے اور وہ جگہ وہ فعل مضارع ہے جو الف تثنیہ (مذکر و مؤنث) کی طرف یا واؤ جمع مذکر کی طرف یا مؤنث مخاطبہ کی ''یاء'' کی طرف مسند ہے۔

الف تثنیہ (مذکر) کی طرف مسند کی مثال:

﴿ اَلصَّدِيْقَانِ يُسَافِرَانِ غَدًا ﴾ دو دوست صبح سفر کریں گے۔

﴿ اَنْتُمَا تُسَافِرَانِ غَدًا ﴾ تم دونوں صبح سفر کرو گے۔

﴿ يُسَافِرَانِ ﴾ اور ﴿ تُسَافِرَانِ ﴾ دونوں فعل مضارع مرفوع ہیں کیونکہ ناصب (نصب دینے والے) و جازم سے خالی ہیں۔ رفع کی علامت نون کا باقی رہنا ہے اور تثنیہ کا الف فاعل جو کہ مبنی علی السکون ہے اور رفع کے محل میں ہے۔

آپ نے دیکھا کہ الف تثنیہ کی طرف مسند فعل مضارع کے شروع میں کبھی یاء لائی جاتی ہے جو اس کے غائب ہونے پر دلالت کرتی ہے جس طرح پہلی مثال میں ہے اور کبھی اس کے شروع میں ''تاء'' لگائی جاتی ہے جو اس کے مخاطب ہونے پر دلالت کرتی ہے جس طرح دوسری مثال میں ہے۔

الف تثنیہ (مؤنث) کی طرف مسند فعل مضارع کی مثال:

﴿ اَلْهِنْدَانِ تُسَافِرَانِ غَدًا ﴾ صبح دو ہندہ نامی عورتیں سفر کریں گی۔

﴿ أَنْتُمَا يَا هِنْدَانِ تُسَافِرَانِ غَدًا ﴾ صبح تم دونوں ہندہ نامی عورتیں سفر کرو گی۔

﴿ تُسَافِرَانِ ﴾ دونوں مثالوں میں فعل مضارع نون کے باقی رہنے کے ساتھ مرفوع ہے اور الف فاعل مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے۔

آپ سمجھ گئے کہ الف تثنیہ (مؤنث) کی طرف مسند فعل مضارع کے شروع میں صرف تاء لائی جاتی ہے جو فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے برابر ہے کہ وہ غائب ہو جس طرح پہلی مثال میں ہے یا حاضر مخاطب ہو جس طرح دوسری مثال میں ہے۔

واوٴ جمع کی طرف مسند کی مثال:

﴿ اَلرِّجَالُ الْمُخْلِصُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ بِوَاجِبِهِمْ ﴾

مخلص آدمی وہی ہوتے ہیں جو اپنے ذمہ کام کو سرانجام دیتے ہیں۔

﴿ أَنْتُمْ يَا قَوْمِ تَقُوْمُوْنَ بِوَاجِبِكُمْ ﴾

اے میری قوم! تم اپنے ذمہ کام کو سرانجام دیتے ہو۔

﴿ يَقُوْمُوْنَ ﴾ اور ﴿ تَقُوْمُوْنَ ﴾ فعل مضارع مرفوع ہیں اور رفع کی علامت نون کا باقی رہنا ہے' اور واوٴ جمع فاعل ہے جو کہ سکون پر مبنی ہے اور وہ محل رفع میں ہے۔

اس سے آپ سمجھ گئے ہیں کہ فعل مضارع جو واوٴ جمع کی طرف مسند ہو کبھی اس کے شروع میں غائب پر دلالت کے لئے ''یاء'' لائی جاتی ہے جس طرح پہلی مثال میں ہے اور کبھی شروع میں خطاب پر دلالت کے لئے ''تاء'' لائی جاتی ہے جس طرح دوسری مثال میں ہے۔

''یاء'' مؤنث مخاطبہ کی طرف مسند فعل مضارع کی مثال:

﴿ أَنْتِ يَا هِنْدُ تَعْرِفِيْنَ وَاجِبَكِ ﴾

اے ہندہ! تو اپنی ذمہ داری کو جانتی ہے۔

﴿ تَعْرِفِيْنَ ﴾ فعل مضارع مرفوع ہے اس کے مرفوع ہونے کی علامت نون باقی رہنا ہے اور ''یاء'' مؤنثہ مخاطبہ فاعل سکون پر مبنی ہے اور رفع کے محل میں ہے۔

یا مؤنثہ مخاطبہ کی طرف مسند فعل مضارع کے شروع میں صرف ''تاء'' لائی جاتی ہے اور وہ فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ﴿ الف ﴾ کی طرف مسند کے شروع میں ''تاء'' اور ''یا ﴿ واؤ ﴾ کی طرف سے مسند کے شروع میں ''تاء'' اور ''یاء'' اور ﴿ یاء ﴾ کی طرف سے مسند کے شروع میں صرف ''تاء'' لگائی جاتی ہے۔

ان سب کی مثال ﴿ يَقُوْمَانِ ﴾ وہ دو مرد کھڑے ہوتے ہیں یا ہوں گے ﴿ تَقُوْمَانِ ﴾ تم دو مرد، دو عورتیں کھڑے ہوتے ہو یا ہوں گے۔ ﴿ وَ يَقُوْمُوْنَ ﴾ ﴿ وَ تَقُوْمُوْنَ ﴾، ﴿ وَ تَقُوْمِيْنَ ﴾ ان مثالوں کو افعالِ خمسہ کہتے ہیں۔

مشق

① خالی جگہوں میں افعال خمسہ میں سے مناسب فعل لگائیں پھر وضاحت کریں جو فعل مضارع آپ نے لگایا ہے کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

(ا) اَلْاَوْلَادُ .... فِي النَّهْرِ.

(ب) اَلْآبَاءُ .... عَلٰى اَبْنَاءِهِمْ.

(ج) اَنْتُمَا اَيُّهَا الْغُلَامَانِ .... بِبُطْءٍ.

(د) هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ .... فِي الْحَقْلِ.

(ہ) اَنْتِ يَا زَيْنَبُ .... وَاجِبَكِ.

(و) اَلْفَتَاتَانِ .... الْجُنْدِيَّ.

(ز) أَنْتُمْ أَيُّهَا الرِّجَالُ .... أَوْ طَانَكُمْ.

(ح) أَنْتِ يَا سُعَادُ .... بِالْكُرَةِ.

④ درج ذیل ہر فعل کو مفید جملہ میں استعمال کریں۔

تَلْعَبَانِ	وہ دو عورتیں کھیلتی ہیں	تُوَدِّيْنَ	تو ادا کرتی ہے
تَزْرَعُوْنَ	تم زراعت کرتے ہو	تَحْصُدَانِ	تم دونوں کاٹتے ہو
تُحَدِّثَانِ	تم دو مرد بات چیت کرتے ہو	تَسِيْرُوْنَ	تم چلتے ہو
يَسْبَحُوْنَ	وہ معاش کے متعلق تصرف کرتے ہیں	تَخْدُمُوْنَ	تم خدمت کرتے ہو
تُنْشِئَانِ	تم دونوں خبر لاتے ہو	تَرْضَيْنَ	تم راضی ہوتی ہو

③ درج ذیل تمام کلمات کے ساتھ افعالِ خمسہ میں سے مناسب فعل لگائیں اور مفید جملے بنائیں۔

اَلطَّالِبَانِ	دو طالب علم	اَلْغِلْمَانُ	دو لڑکے
اَلْمُسْلِمُوْنَ	مسلمان	اَلرِّجَالُ الَّذِيْنَ يُؤَدُّوْنَ وَاجِبَهُمْ	وہ آدمی جو اپنے فرائض انجام دیتے ہیں
أَنْتِ أَيَّتُهَا الْفَتَاةُ	تو اے جوان لڑکی	أَنْتُمْ يَا قَوْمُ	تم اے میری قوم
هٰؤُلَاءِ التَّلَامِيْذُ	وہ شاگرد	إِذَا خَالَفْتِ أَوَامِرَ اللّٰهِ	جب تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت کرے گی

④ درج ذیل عبارات میں سے مرفوع بالضمہ، مرفوع بالالف، مرفوع بالواؤ، نون کے قائم رہنے کے ساتھ مرفوع ہر ایک کو وضاحت سے بیان کریں۔

كُتَّابُ الْمُلُوْكِ عَيْبَتُهُمُ الْمَصُوْنَةُ عِنْدَهُمْ.

''شاہی مؤرخین کے ہاں ان کے راز پوشیدہ ہوتے ہیں''۔

وَ آذَانُهُمُ الْوَاعِيَةُ، وَ أَلْسِنَتُهُمُ الشَّاهِدَةُ.

''اوران کے کان حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں' اور ان کی زبانیں ہیں

گواہی دینے والی''۔

اَلشُّجَاعَةُ غَرِیْزَةٌ یَضَعُهَا اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ.

''بہادری ایک فطری عمل ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے''۔

اَلشُّكْرُ شُكْرَانِ، بِاِظْهَارِ النِّعْمَةِ، وَ بِالتَّحَدُّثِ بِاللِّسَانِ وَ اَوَّلُهَا اَبْلَغُ مِنْ ثَانِیْهِمَا.

''شکر دو قسم کا ہے' ایک نعمت کا اظہار اور دوسرا زبان سے بیان کرنا' ان میں سے پہلا دوسرے سے زیادہ بلیغ ہے''۔

اَلْمُتَّقُوْنَ هُمُ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ.

'متقین ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں''۔

سوالات

① کتنی جگہوں پر نون کلمہ کے مرفوع ہونے کی علامت ہوتی ہے؟

② فعل مضارع جو الف تثنیہ کی طرف مسند ہو کس طرح شروع کیا جاتا ہے؟

③ جن حروف سے (مضارع کی) ابتداء ہوتی ہے وہ کس چیز پر دلالت کرتے ہیں؟

④ فعل مضارع جو ''واؤ'' یا ''یاء'' کی طرف مسند ہو کس طرح شروع کیا جاتا ہے؟

⑤ الف' واؤ اور یاء کی طرف مسند فعل مضارع کی دو دو مثالیں بیان کریں۔

⑥ افعال خمسہ کیا ہیں؟

نصب کی علامات

قَالَ:

وَ لِلنَّصْبِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ اَلْفَتْحَةُ، وَالْاَلِفُ، وَالْكَسْرَةُ، وَالْيَاءُ، وَ حَذْفُ النُّوْنِ.

''نصب کی پانچ علامات ہیں: فتحہ' الف' کسرہ' یاء اور حذفِ نون''۔

وَ اَقُوْلُ:

جب آپ کلمہ کے آخر میں پانچ علامتوں میں سے کوئی علامت پائیں تو اس پر منصوب ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں ان میں سے ایک علامتِ اصلیہ ہے اور چار اس کی فروع ہیں ۔اور وہ الف' کسرہ' یاء اور حذفِ نون ہیں۔

مقاماتِ فتحہ

قَالَ:

فَاَمَّا الْفَتْحَةُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلنَّصْبِ فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ فِي الْاِسْمِ الْمُفْرَدِ وَ جَمْعِ التَّكْسِيْرِ وَالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ نَاصِبٌ وَ لَمْ يَتَّصِلْ بِاٰخِرِهٖ شَيْءٌ.

''فتحہ تین جگہوں میں نصب کی علامت ہوتا ہے: اسم مفرد' جمع تکسیر اور فعل مضارع جب اس پر ناصب داخل ہو اور اس کے آخر کے ساتھ کوئی شے ملی نہ ہو''۔

وَ اَقُوْلُ:

تین مواضع پر فتحہ کلمہ کے منصوب ہونے پر علامت ہوتا ہے:

(۱) اسم مفرد۔

(۲) جمع مکسر۔

(۳) فعلِ مضارع جس سے پہلے ناصب ہو اور اس کے آخر کے ساتھ الف تثنیہ' واوِ جمع' یاء مخاطبہ' نون تاکید اور نون نسوہ میں سے کوئی ایک ملا ہوا نہ ہو۔

اسمِ مفرد:

اس کی تعریف پہلے گزر چکی ہے اس کے آخر میں فتحہ ظاہرہ ہوتا ہے جس طرح ﴿ لَقِيْتُ عَلِيًّا ﴾ میں علی سے ملا۔ ﴿ قَابَلْتُ هِنْدًا ﴾

﴿ عَلِيًّا ﴾ اور ﴿ هِنْدًا ﴾ دونوں اسم مفرد منصوب ہیں کیونکہ مفعول ہیں ان کے نصب کی علامت فتح ظاہرہ ہے' پہلا مذکر اور دوسرا مؤنث ہے اور کبھی اسم مفرد پر فتحہ مقدرہ ہوتا ہے جس طرح ﴿ لَقِيْتُ الْفَتٰى ﴾ میں نوجوان سے ملا۔ ﴿ حَدَّثْتُ لَيْلٰى ﴾ میں نے لیلیٰ سے گفتگو کی۔ ﴿ اَلْفَتٰى ﴾ اور ﴿ لَيْلٰى ﴾ دونوں مفرد منصوب ہیں' کیونکہ دونوں مفعول بہ واقع ہو رہے ہیں ان کے نصب کی علامت اَلف پر فتح مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذّر (مشکل ہونا) رکاوٹ ہے' پہلا مذکر اور دوسرا مؤنث ہے۔

جمع مکسر:

اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے اس کے آخر پر کبھی فتحہ ظاہرہ ہوتا ہے جس طرح: ﴿ صَاحَبْتُ الرِّجَالَ ﴾ میں آدمیوں کا ساتھی ہوا۔ ﴿ رَأَيْتُ الْهُنُوْدَ ﴾ میں نے ہنود کو دیکھا۔ ﴿ اَلرِّجَالَ ﴾ اور ﴿ اَلْهُنُوْدَ ﴾ دونوں جمع مکسر منصوب ہیں کیونکہ مفعول ہیں' ان کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے' پہلا مذکر اور دوسرا مؤنث ہے اور کبھی فتحہ مقدرہ ہوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے فرامین ہیں:

﴿ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى ﴾ [سورة الحج : ۲]

''اور دیکھے گا تو لوگوں کو نشے کی حالت میں''۔

﴿ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى ﴾ [سورة النور : ۳۲]

''اور نکاح کرو تم رانڈوں کا''۔

﴿ سُکٰرٰی ﴾ اور ﴿ اٰلْاَیٰمٰی ﴾ دونوں جمع تکسیر منصوب ہیں کیونکہ مفعول ہیں۔ ان کے نصب کی علامت الف پر فتحہ مقدرہ ہوتی ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذر (مشکل ہونا) رکاوٹ ہے۔

فعل مضارع:

جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ ﴾ [سورة طه : ۹۱]

''ہمیشہ ہم اس کی پوجا کرتے رہیں گے''۔

﴿ نَبْرَحَ ﴾ فعل مضارع حرف ﴿ لَنْ ﴾ کے ساتھ منصوب ہے' اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے اور کبھی فتحہ مقدرہ ہوتا ہے جس طرح ﴿ یَسُرُّنِیْ اَنْ تَسْعٰی اِلَی الْمَجْدِ ﴾ آپ کا بزرگی کی طرف کوشش کرنا مجھے خوش کرتا ہے۔ ﴿ تَسْعٰی ﴾ فعل مضارع ﴿ اَنْ ﴾ کے ساتھ منصوب ہے اس کے نصب کی علامت الف پر فتحہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذر (مشکل ہونا) رکاوٹ ہے۔

اگر فعل مضارع کے آخر کے ساتھ تثنیہ کا الف مل جائے جس طرح ﴿ لَنْ یَضْرِبَا ﴾ ہرگز نہیں ماریں گے وہ دونوں' یا واؤ جمع جس طرح ﴿ لَنْ تَضْرِبُوا ﴾ ہرگز نہیں مارو گے تم سب' یا یاءِ مخاطبہ جس طرح ﴿ لَنْ تَضْرِبِیْ ﴾ ہرگز نہیں مارے گی تو' تو اس کا نصب فتحہ کے ساتھ نہیں ہوتا ﴿ تَضْرِبَا ﴾، ﴿ تَضْرِبُوْا ﴾، ﴿ تَضْرِبِیْ ﴾ یہ تمام حرفِ لَنْ کے ساتھ منصوب ہیں ان کے نصب کی علامت حذفِ نون ہے اور الف' واؤ اور یاء فاعل مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے اس کی مزید وضاحت آپ عنقریب جان لیں گے۔

اگر اس کے آخر کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ مل جائے جس طرح ﴿ وَاللّٰهِ لَنْ تَذْهَبَنَّ ﴾ اللہ کی قسم ہرگز ہرگز تم نہیں جاؤ گی۔ یا خفیفہ جس طرح ﴿ وَاللّٰهِ لَنْ تَذْهَبَنْ ﴾ اللہ کی قسم تم ہرگز نہیں جاؤ گی' تو یہ مبنی علی الفتح نصب کے محل میں ہوگا۔ اگر آخر کے ساتھ

نونِ نسوہ مل جائے جس طرح ﴿ لَنْ تُدْرِكْنَ الْمَجْدَ اِلَّا بِالْعَفَافِ ﴾ آپ بزرگی تک صرف ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرنے سے پہنچ سکتی ہیں۔ تو یہ اس وقت مبنی علی السکون نصب کے محل میں ہوگا۔

مشق

① درج ذیل کلمات کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ یہ منصوب ہوں۔

اَلْحَقْلُ	سبز کھیت	اَلزَّهْرَةُ	کلی	اَلطُّلَّابُ	طالب علم
اَلْاُكْرَةُ	گیند	اَلْحَدِيْقَةُ	باغ	اَلنَّهْرُ	دریا
اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلْقَلَمُ	قلم	اَلْفَرَسُ	گھوڑا
اَلْغِلْمَانُ	نوجوان لڑکے	اَلْعَذَارٰى	کنواری لڑکیاں	اَلْعَصَا	لاٹھی
اَلْهُدٰى	ہدایت	يَشْرَبُ	وہ پیتا ہے	يَرْضٰى	وہ راضی ہوتا ہے
يَرْتَجِيْ	وہ اُمید کرتا ہے	تُسَافِرُ	تو سفر کرتا ہے		

② درج ذیل خالی جگہوں کو فتحہ ظاہر کے ساتھ منصوب مناسب اسماء کے ساتھ پُر کریں اور حرکات لگائیں۔

(ا) اِنَّ .... يَعْطِفُوْنَ عَلٰى اَبْنَائِهِمْ.

(ب) اَطِعْ .... لِاَنَّهٗ يُهَذِّبُكَ وَ يُثَقِّفُكَ.

(ج) اِحْتَرِمْ .... لِاَنَّكَ رَبَّتْكَ.

(د) ذَاكِرْ .... قَبْلَ اَنْ تَحْضُرَهَا.

(ہ) اَدِّ .... فَاِنَّكَ بِهٰذَا تَخْدُمُ وَطَنَكَ.

(و) كُنْ .... فَاِنَّ الْجُبْنَ لَا يُؤَخِّرُ الْاَجَلَ

(ز) اِلْزَمْ .... فَاِنَّ الْهَذْرَ عَيْبٌ.

.... عَنِ التَّكَلُّمِ فِي النَّاسِ

(ط) اِنَّ الرَّجُلَ .... هُوَ الَّذِیْ یُوَدِّیْ وَاجِبَهٗ.

(ی) مَنْ اَطَاعَ .... اَوْرَدَهُ الْمَهَالِكَ.

(ك) اِعْمَلْ .... وَلَوْ فِیْ غَیْرِ اَهْلِهٖ.

(ل) اَحْسِنْ .... یَرْضَ عَنْكَ اللّٰهُ.

سوالات

① کتنی جگہوں میں فتحہ نصب کی علامت ہوتی ہے؟

② اسم مفرد منصوب کی چار مثالیں بیان کریں کہ ایک ان میں سے مفرد مذکر فتحہ ظاہرہ کے ساتھ منصوب ہو' دوسرا اسم مفرد مذکر فتحہ تقدیری کے ساتھ منصوب ہو' تیسرا اسم مفرد مؤنث فتحہ ظاہرہ کے ساتھ منصوب ہو' چوتھا اسم مفرد مؤنث فتحہ تقریری کے ساتھ منصوب ہو۔

③ جمع تکسیر کی چار مختلف مثالیں بیان کریں۔

④ فعل مضارع فتحہ کے ساتھ کب منصوب ہوتا ہے؟

⑤ فعل مضارع منصوب کی دو مختلف مثالیں بیان کریں۔

⑥ وہ فعل مضارع جس کے ساتھ الف تثنیہ ملا ہو کس طرح منصوب ہوتا ہے۔

⑦ فعل مضارع کے آخر میں جب نون تاکید کے ساتھ نصب دینے والا مسبوق ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

⑧ اس فعل مضارع کی مثال بیان کریں جس کے آخر میں نون نسوہ ملا ہو اور اس سے پہلے ناصب ہو ساتھ ہی اس کا حکم بھی بیان کریں۔

الف کا فتحہ سے نائب ہونے کا بیان

قَالَ:

وَ اَمَّا الْاَلِفُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلنَّصْبِ فِي الْاَسْمَآءِ الْخَمْسَةِ نَحْوُ ﴿ رَأَيْتُ اَبَاكَ وَ اَخَاكَ ﴾ وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

''اسماءِ خمسہ میں الف نصب کی علامت ہوتا ہے جس طرح ﴿ رَأَيْتُ اَبَاكَ وَ اَخَاكَ ﴾ میں نے تیرے بھائی اور باپ کو دیکھا' اور اس کے مشابہ دوسرے الفاظ''۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ سبقوں میں آپ اسماءِ خمسہ اور ان کے اعراب کی شرط کو جان چکے ہیں کہ (ان کی) رفعی حالت واؤ کے ساتھ نصبی الف کے ساتھ اور جری یا کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ علامت جو ان کلمات میں سے کسی ایک کے منصوب ہونے پر دلالت کرتی ہے اس کے آخر میں الف کا موجود ہونا جس طرح:

﴿ اِحْتَرِمْ اَبَاكَ ﴾ اپنے باپ کا احترام کر۔

﴿ اُنْصُرْ اَخَاكَ ﴾ اپنے بھائی کی مدد کر۔

﴿ زُوْرِيْ حَمَاكِ ﴾ اپنے دیور کی زیارت کر۔

﴿ نَظِّفْ فَاكَ ﴾ اپنا منہ صاف کر۔

﴿ لَا تَحْتَرِمْ ذَا الْمَالِ لِمَالِهٖ ﴾ مالدار کی عزت اس کے مال کی وجہ سے نہ کر۔

ان مثالوں میں اَبَاكَ، حَمَاكِ، فَاكَ اور ذَا الْمَالِ تمام منصوب ہیں کیونکہ مفعول بہ واقع ہو رہے ہیں۔ ان کے نصب کی علامت الف ہے جو فتحہ کا نائب ہے۔

ان میں سے ہر ایک مضاف ہے اور ان کے بعد ''کاف'' اور ''اَلْمَال'' مضاف اِلیہ ہیں۔

اس مقام کے علاوہ کوئی جگہ نہیں جہاں ''الف'' فتحہ کی جانب سے نائب واقع ہوتا ہو۔

سوالات

① کتنی جگہوں پر الف فتحہ کا نائب ہوتا ہے۔

② اسماءِ خمسہ کی نصبی حالت سے متعلق چار مثالیں بیان کریں۔

کسرہ کا فتحہ سے نائب ہونے کا بیان

قَالَ:

وَ اَمَّا الْكَسْرَةُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلنَّصْبِ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ.

''کسرہ جمع مؤنث سالم میں نصب کی علامت ہوتا ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ اسباق میں آپ جمع مؤنث سالم کی پہچان کر چکے ہیں۔اب ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جمع مؤنث سالم کے آخر میں کسرہ کے پائے جانے کو اس کے منصوب ہونے پر استدلال کر سکتے ہیں۔جس طرح:

﴿ اِنَّ الْفَتَيَاتِ الْمُهَذَّبَاتِ يُدْرِكْنَ الْمَجْدَ ﴾

اچھے اخلاق کی مالک نوجوان لڑکیاں بزرگی پالیتی ہیں۔

﴿ اَلْفَتَيَاتِ ﴾اور﴿ اَلْمُهَذَّبَاتِ ﴾دونوں جمع مؤنث سالم ہیں منصوب ہیں' پہلا لفظ﴿ اِنَّ ﴾کا اسم ہے اور دوسرا منصوب کی صفت ہے ان کے نصب کی علامت کسرہ ہے جو فتحہ کا نائب ہے اس مقام کے علاوہ کوئی جگہ نہیں جہاں کسرہ فتحہ سے نائب واقع ہوتا ہو۔

مشق

① درج ذیل مفرد الفاظ کی جمع مؤنث سالم کے ساتھ جمع بنائیں۔

اَلْعَاقِلَةُ	عقلمند عورت	فَاطِمَةُ	دودھ چھڑانے والی	سُعْدٰی	خوش بخت لڑکی
اَلْمُدَرِّسَةُ	استانی	اَلْمُهَذَّبَةُ	اچھے اخلاق والی لڑکی	اَلْحَمَّامُ	غسل خانہ
ذِكْرٰی	یاددھانی				

② درج ذیل جمع مؤنث مفید کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ محل نصب میں ہو اور اعراب بھی لگائیں۔

اَلْعَاقِلَاتُ	عقلمند عورتیں	اَلْفَاطِمَاتُ	دودھ چھڑانے والی عورتیں
سُعْدَیَاتٌ	خوش نصیب عورتیں	اَلْمُدَرِّسَاتُ	استانیاں
اَللَّهَوَاتُ	حلق کا کوا	اَلْحَمَّامَاتُ	غسل خانے
ذِكْرَيَاتٌ			

③ درج ذیل تثنیہ کی مفرد بنائیں پھر اسی مفرد سے جمع مؤنث سالم بنا کر مفید جملوں میں استعمال کریں۔

اَلزَّيْنَبَانِ	زینب نامی دو عورتیں	اَلْحُبْلَيَانِ	حمل والی دو عورتیں
اَلْكَاتِبَتَانِ	لکھنے والی دو عورتیں	اَلرِّسَالَتَانِ	دو پیغام پہنچانے والی عورتیں
اَلْحَمْرَاوَانِ			

یاء کا فتحہ سے نائب ہونے کا بیان

قَالَ:

وَ اَمَّا الْیَاءُ فَتَکُوْنُ عَلَامَۃً لِلنَّصْبِ فِی التَّثْنِیَۃِ وَالْجَمْعِ.

''یاء تثنیہ اور جمع میں نصب کی علامت ہوتی ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ صفحات میں آپ مثنیٰ (تثنیہ) اور جمع مذکر کی پہچان کر چکے ہیں۔ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ ان کے آخر میں یاء کی موجودگی کے ساتھ آپ ان کے منصوب ہونے کی پہچان کیسے کر سکتے ہیں ان کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ تثنیہ میں یا کا ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہوتا ہے۔ جبکہ جمع مذکر سالم میں یاء کا ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح ہوتا ہے۔

تثنیہ کی مثال: ﴿ نَظَرْتُ عُصْفُوْرَیْنِ فَوْقَ الشَّجَرَۃِ ﴾ میں نے درخت پر دو چڑیاں دیکھیں۔ ﴿ اِشْتَرٰی اَبِیْ کِتَابَیْنِ اَحَدُھُمَا لِیْ وَالْاٰخَرُ لِاَخِیْ ﴾ میرے والد نے دو کتابیں خریدیں ایک میرے لیے دوسری میرے بھائی کے لئے۔ ﴿ عُصْفُوْرَیْنِ ﴾ اور ﴿ کِتَابَیْنِ ﴾ دونوں منصوب ہیں' کیونکہ مفعول بہ ہیں۔ ان کے نصب کی علامت یاء ہے جس کا ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہے کیونکہ تثنیہ ہے اور نون اسم مفرد کی تنوین کے عوض میں ہے۔

جمع مذکر سالم کی مثال: ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ لَیَکْسِبُوْنَ رِضَا رَبِّھِمْ ﴾ البتہ پرہیزگار اپنے ربّ کی رضامندی حاصل کر لیتے ہیں۔ ﴿ نَصَحْتُ الْمُجْتَھِدِیْنَ بِالْاِنْکِبَابِ عَلَی الْمُذَاکَرَۃِ ﴾ میں نے محنت کرنے والے طلباء کو مذاکرہ میں منہمک (محو) رہنے کی نصیحت کی۔ ﴿ اَلْمُجْتَھِدِیْنَ ﴾ اور ﴿ اَلْمُتَّقِیْنَ ﴾ دونوں منصوب ہیں' کیونکہ مفعول بہ ہیں

اوران کے نصب کی علامت یاء ہے جس کا پہلا حرف مکسور ہے اور بعد والا حرف مفتوح ہے کیونکہ جمع مذکر سالم ہے اور نون اسمِ مفرد کی تنوین کے عوض میں ہے۔

مشق

① درج ذیل مفرد کلمات کی تثنیہ بنائیں اور جن کی جمع بنانی درست ہے ان کی جمع مذکر سالم بنائیں۔

مُحَمَّدٌ	اچھی عادات کا مالک' تعریف کیا گیا	فَاطِمَةٌ	دودھ چھڑانے والی
بَكْرٌ	گائے	اَلسَّبُعُ	درندہ
اَلْكَاتِبُ	لکھنے والا	اَلنَّمِرُ	چیتا
اَلْقَاضِي	فیصلہ کرنے والا	اَلْمُصْطَفٰى	چنا ہوا

② درج ذیل تثنیہ کلمات کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ حالتِ نصب میں ہوں۔ نیز مکمل اعراب لگائیں۔

اَلْمُحَمَّدَانِ	محمد نام والے دو آدمی	اَلْفَاطِمَتَانِ	فاطمہ نام والی دو عورتیں
اَلْبَكْرَانِ	بکر نام کے دو آدمی	اَلسَّبُعَانِ	دو درندے
اَلْكَاتِبَانِ	دو لکھنے والے	اَلنَّمِرَانِ	دو چیتے
اَلْقَاضِيَانِ	دو فیصلہ کرنے والے	اَلْمُصْطَفَيَانِ	دو چنے ہوئے

③ درج ذیل جمع کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ حالت نصب میں ہو نیز ان پر مکمل اعراب لگائیں۔

اَلرَّاشِدُوْنَ	ہدایت یافتہ	اَلْمُفْتُوْنَ	فتویٰ دینے والے
اَلْعَاقِلُوْنَ	عقل والے	اَلْكَاتِبُوْنَ	لکھنے والے
اَلْمُصْطَفَوْنَ	چنے ہوئے		

فتحہ سے حذفِ نون کی نیابت

قَالَ:

وَ اَمَّا حَذْفُ النُّوْنِ فَيَكُوْنُ عَلَامَةً لِلنَّصْبِ فِي الْاَفْعَالِ الْخَمْسَةِ الَّتِيْ رَفْعُهَا بِثَبَاتِ النُّوْنِ.

''افعالِ خمسہ جونون کے ثابت رہنے کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں ان میں نون کا حذف ہونا نصب کی علامت ہوتی ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ ابحاث میں آپ جان چکے ہیں کہ افعال خمسہ کیا ہیں۔ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ جب آپ اس نون کو محذوف پائیں جو ان کے رفع کی علامت ہے تو آپ ان کے منصوب ہونے کو پہچان سکتے ہیں حالتِ نصب میں ان کی مثال: ﴿ يَسُرُّنِيْ اَنْ تَحْفَظُوْا دُرُوْسَكُمْ ﴾ تمہارا اسباق کو یاد کرنا مجھے خوش کرتا ہے۔ ﴿ يُؤْلِمُنِيْ مِنَ الْكُسَالٰى اَنْ يُهْمِلُوْا فِيْ وَاجِبَاتِهِمْ ﴾ سست طلباء کا اپنے گھر کے کام کی طرف توجہ نہ دینا مجھے غم زدہ کرتا ہے۔

﴿ تَحْفَظُوْا ﴾ اور ﴿ يُهْمِلُوْا ﴾ دونوں فعل مضارع ''اَن'' کے ساتھ منصوب ہیں ان کے نصب کی علامت نون کا حذف ہونا ہے اور واؤ جمع فاعل مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے۔

اسی طرح جس کے ساتھ تثنیہ کا الف ملا ہوا ہو جس طرح ﴿ يَسُرُّنِيْ اَنْ تَنَالَا رَغْبَاتِكُمَا ﴾ تمہارا دونوں کا اپنی پسندیدہ چیزوں کو حاصل کرنا مجھے خوش کرتا ہے۔ اور جس کے ساتھ یاء مخاطبہ ملی ہو۔ جس طرح: ﴿ يُؤْلِمُنِيْ اَنْ تُفَرِّطِيْ فِيْ وَاجِبِكِ ﴾ آپ کا اپنے گھر کے کام میں کوتاہی کرنا مجھے دکھ دیتا ہے۔ ان کے اعراب کی حالت آپ پہچان چکے ہیں۔

مشق

○ درج ذیل کلمات کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک مرتبہ یہ مرفوع اور دوسری مرتبہ منصوب ہوں۔ نیز اعراب لگائیں۔

اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلْقِرْطَاسُ	کاغذ	اَلْقَلَمُ	قلم
اَلدَّوَاةُ	دوات	اَلنَّمِرُ	چیتا	اَلنَّهْرُ	دریا
اَلْفِيلُ	ہاتھی	اَلْحَدِيقَةُ	چاردیواری والا باغ	اَلْجَمَلُ	اونٹ
اَلْبَسَاتِينُ	باغات	اَلْمَغَانِمُ	غنیمتیں	اَلْآدَابُ	اچھی عادات
يَظْهَرُ	وہ ظاہر ہوتا ہے	اَلصَّادِقَاتُ	سچی عورتیں	اَلْعَفِيفَاتُ	پاکدامن عورتیں
اَلْوَالِدَاتُ	مائیں	اَلْإِخْوَانُ	بھائی	اَلْأَسَاتِذَةُ	استاذ پڑھانے والے
اَلْمُعَلِّمُونَ	تعلیم دینے والے	اَلْآبَاءُ	باپ	أَخُوكَ	تیرا بھائی
اَلْعَلَمُ	نشان	اَلْمُرُوءَةُ	اچھا اخلاق	اَلصَّدِيقَانِ	دو دوست
أَبُوكَ	تیرا باپ	اَلْأَصْدِقَاءُ	دوست	اَلْمُؤْمِنُونَ	مومنین
اَلزُّرَّاعُ	کسان	اَلْمُتَّقُونَ	پرہیزگار لوگ		
تَقُومَانِ	تم دونوں کھڑے ہوتے ہو	يَلْعَبَانِ	وہ دونوں کھیلتے ہیں		

سوالات

① کسرہ نصب کی علامت کب ہوتا ہے؟
② یاء نصب کی کب علامت ہوتی ہے؟
③ نون کا حذف ہونا کتنی جگہوں میں نصب کی علامت ہوتا ہے؟
④ جمع مؤنث منصوب کی دو مثالیں بیان کریں اور ان میں سے ایک کی ترکیب کریں۔
⑤ افعال خمسہ منصوبہ کی تین مثالیں بیان کریں اور ان میں سے ایک کی ترکیب کریں۔
⑥ منصوب جمع مذکر سالم کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑦ مرفوع جمع مذکر سالم کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑧ مثنیٰ منصوب کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑨ مثنیٰ مرفوع کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑩ افعالِ خمسہ مرفوعہ کی دو مثالیں بیان کریں۔

علاماتِ جر

قَالَ:

وَلِلْخَفْضِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ :اَلْكَسْرَةُ وَالْيَاءُ وَالْفَتْحَةُ.

''خفض کی تین علامات ہیں: کسرہ' یاء اور فتحہ''۔

وَ اَقُوْلُ:

جب آپ کسی کلمہ میں تین چیزوں میں سے کوئی چیز پائیں تو آپ جان سکتے ہیں کہ کلمہ مجرور ہے پہلی کسرہ اور یہی خفض میں اصل ہے۔ دوسری یاء ہے تیسری فتحہ ہے اور یہ دونوں کسرہ کی فرع ہیں۔ ان تینوں چیزوں کے لیے جگہیں مقرر ہیں جہاں یہ آتی ہیں اور عنقریب ہم ان جگہوں کو بالتفصیل بیان کرنے والے ہیں۔

کسرہ اور اس کے مقامات

قَالَ:

فَاَمَّا الْكَسْرَةُ فَتَكُوْنُ عَلَامَةً لِلْخَفْضِ فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ فِي الْاِسْمِ الْمُفْرَدِ الْمُنْصَرِفِ وَ جَمْعِ التَّكْسِيْرِ الْمُنْصَرِفِ وَ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ.

''کسرہ تین مقامات میں خفض (جر) کی علامت ہوتا ہے: (۱) اسم مفرد منصرف (۲) جمع تکسیر منصرف (۳) اور جمع مؤنث سالم میں''۔

وَ اَقُوْلُ:

کسرہ کے تین مقامات ہیں جن میں سے ہر ایک میں وہ اسم کے مخفوض (مجرور

ہونے پر علامت ہوتا ہے۔

۱ اسم مفرد منصرف:

مفرد ہونے کا مطلب آپ جان چکے ہیں منصرف ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ س کے آخر میں صرف لاحق ہو۔ ﴿ وَالصَّرْفُ هُوَ التَّنوِينُ ﴾ یعنی صرف سے مراد تنوین ہے جس طرح:

﴿ سَعَيْتُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﴾ میں محمد کی طرف دوڑ کر گیا۔

﴿ رَضِيتُ عَنْ عَلِيٍّ ﴾ میں علی سے راضی ہوا۔

﴿ اِسْتَفَدْتُ مِنْ مُعَاشَرَةِ خَالِدٍ ﴾ میں نے خالد کی صحبت سے فائدہ حاصل کیا۔

اور ﴿ أَعْجَبَنِي خُلُقُ بَكْرٍ ﴾ مجھے بکر کا اخلاق بہت پسند آیا۔

﴿ مُحَمَّدٍ ﴾، ﴿ عَلِيٍّ ﴾ مخفوض (مجرور) ہیں کیونکہ ان پر حرفِ خفض (جر) اخل ہے ان کے خفض کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے اور ﴿ خَالِدٍ ﴾، ﴿ بَكْرٍ ﴾ دونوں فوض (مجرور) ہیں کیونکہ ان سے پہلا حرف ان کی طرف مضاف ہے ان کے خفض کی لامت بھی کسرہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مُحَمَّدٍ ﴾، ﴿ عَلِيٍّ ﴾، ﴿ خَالِدٍ ﴾ اور ﴿ بَكْرٍ ﴾ تمام سماء مفرد منصرف ہیں کیونکہ ان کے ساتھ تنوین لاحق (ملی ہوئی) ہے۔

۲ جمع مکسرہ منصرف:

جمع مکسر کا مطلب آپ پہلے سے سمجھتے ہیں اور منصرف کا مطلب مقامِ اوّل ں آپ نے پہچان لیا اور اس کی مثال یہ ہے: ﴿ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ كِرَامٍ ﴾ میں بزرگی لے لوگوں پر گزرا۔ ﴿ رَضِيتُ عَنْ أَصْحَابٍ لَنَا شُجْعَانٍ ﴾ میں اپنے بہادر ساتھیوں سے خوش ہوں۔ ﴿ رِجَالٍ ﴾، ﴿ أَصْحَابٍ ﴾ دونوں مخفوض (مجرور) ہیں کیونکہ ان پر ف خفض (جر) داخل ہے اور ان کے خفض کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے اور ﴿ كِرَامٍ ﴾ ر ﴿ شُجْعَانٍ ﴾ ہر ایک بھی مخفوض (مجرور) ہے کیونکہ یہ مخفوض (مجرور) کی صفت قع ہو رہے ہیں اور ان کے خفض کی علامت بھی کسرہ ظاہرہ ہے۔

﴿ رِجَالٍ ﴾، ﴿ اَصْحَابٍ ﴾، ﴿ کِرَامٍ ﴾ اور ﴿ شُجْعَانٍ ﴾ تمام جمع تکسیر ہیں اور منصرف ہیں کیونکہ ان کے ساتھ تنوین لاحق ہے۔

۳ جمع مؤنث سالم:

پہلے اسباق میں آپ جمع مؤنث سالم کی تعریف معلوم کر چکے ہیں۔ اس کی مثال: ﴿ نَظَرْتُ اِلٰی فَتَیَاتٍ مُؤَدَّبَاتٍ ﴾ میں نے ادب والی لڑکیوں کی طرف دیکھا۔ ﴿ رَضِیْتُ عَنْ مُسْلِمَاتٍ قَانِتَاتٍ ﴾ میں فرمانبردار مسلمان عورتوں سے راضی ہوا۔ ﴿ فَتَیَاتٍ ﴾، ﴿ مُسْلِمَاتٍ ﴾ دونوں مخفوض (مجرور) ہیں کیونکہ ان پر حرف خفض (جر) داخل ہے ان کے خفض کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے اسی طرح ﴿ مُؤَدَّبَاتٍ ﴾ اور ﴿ قَانِتَاتٍ ﴾ دونوں مخفوض (مجرور) ہیں کیونکہ یہ مخفوض (مجرور) کے تابع ہیں ان کے خفض کی علامت بھی کسرہ ظاہر ہے اور ﴿ فَتَیَاتٍ، مُسْلِمَاتٍ، مُؤَدَّبَاتٍ ﴾ اور ﴿ قَانِتَات ﴾ یہ تمام جمع مؤنث سالم ہیں۔

سوالات

① کونسی جگہیں ہیں جہاں کسرہ اسم کے مجرور ہونے کی علامت ہوتا ہے؟

② اسم کے مفرد منصرف ہونے کا کیا مطلب ہے؟

③ اسم کے جمع تکسر منصرف ہونے کا کیا مفہوم ہے؟

④ اسم مفرد منصرف مجرور کی چار مثالیں بیان کریں۔

⑤ جمع تکسیر منصرف کی چار مثالیں بیان کریں۔

⑥ جمع مؤنث سالم مجرور کی دو مثالیں بیان کریں۔

یاء کا کسرہ سے نائب ہونا

قَالَ:

وَ اَمَّا الْیَاءُ فَتَکُوْنُ عَلَامَةً لِلْخَفْضِ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ فِی الْاَسْمَاءِ الْخَمْسَةِ وَ فِی التَّثْنِیَةِ وَالْجَمْعِ.

''یاء تین مقامات میں خفض (جر) کی علامت ہوتی ہے' اسماءِ خمسہ تثنیہ اور جمع میں''۔

وَ اَقُوْلُ:

تین مقامات ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک مقام پر یاء اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اسم مجرور ہے۔

مقامِ اوّل: اسماءِ خمسہ اور ان کے اعراب کو آپ پہلے اسباق میں پہچان چکے ہیں۔

اس کی مثال:

﴿ سَلِّمْ عَلٰی اَبِیْكَ صَبَاحَ كُلِّ یَوْمٍ ﴾

ہر دِن صبح کے وقت اپنے باپ کو سلام کر۔

﴿ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰی صَوْتِ اَخِیْكَ الْاَكْبَرِ ﴾

اپنے بڑے بھائی کی آواز سے اپنی آواز کو بلند نہ کر۔

﴿ لَا تَكُنْ مُحِبًّا لِذِی الْمَالِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ مُؤَدَّبًا ﴾

مال والے سے محبت صرف اس لیے کر کہ اس کو ادب سکھانا مقصود ہے۔

﴿ اَبِیْكَ ، اَخِیْكَ ، ذِی الْمَالِ ﴾ تمام مجرور ہیں کیونکہ ان پر حرف جر داخل ہے ان کے جر کی علامت یاء ہے پہلی دو مثالوں میں ''کاف'' مخاطب کی ضمیر مضاف الیہ ہے مبنی علی الفتحہ جر کے محل میں ہے۔

تیسری مثال میں کلمہ ﴿ اَلْمَالِ ﴾ بھی مضاف الیہ ہے اور کسرہ ظاہرہ کے ساتھ مجرور ہے۔

مقامِ ثانی: تثنیہ اور اس کی مثال:

﴿ اُنْظُرْ اِلَى الْجُنْدِيَّيْنِ ﴾ ان دو لشکریوں کی طرف دیکھ۔

﴿ سَلِّمْ عَلَى الصَّدِيْقَيْنِ ﴾ دو دوستوں کو سلام کر۔

﴿ اَلْجُنْدِيَّيْنِ ﴾ ، ﴿ اَلصَّدِيْقَيْنِ ﴾ دونوں مجرور ہیں کیونکہ ان پر حرف جر داخل ہے اور ان کے جر کی علامت یاء ہے جس کا ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہے اور یہ دونوں لفظ تثنیہ ہیں کیونکہ یہ دو پر دلالت کرتے ہیں۔

مقامِ ثالث: جمع مذکر سالم جس طرح:

﴿ رَضِيْتُ عَنِ الْبَكْرِيْنَ ﴾

﴿ نَظَرْتُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ خَاشِعِيْنَ ﴾

میں نے خشوع کرنے والے مسلمانوں کو دیکھا۔

﴿ اَلْبَكْرِيْنَ ﴾ ، ﴿ اَلْمُسْلِمِيْنَ ﴾ یہ دونوں مجرور ہیں کیونکہ ان دونوں پر حرف جر داخل ہے ان کے جر کی علامت یا ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح ہے اور یہ دونوں جمع مذکر سالم ہیں۔

مشق

① درج ذیل افعال میں سے ہر ایک کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں (وہ فعل) مرفوع ہو اور دوسرے میں منصوب۔

يَجْرِيْ	وہ بہتا ہے	يَبْنِيْ	وہ تعمیر کرتا ہے	يَنْظِفُ	وہ صاف کرتا ہے
يَرْكَبُ	وہ سوار ہوتا ہے	يَمْحُوْ	وہ مٹاتا ہے	يَشْرَبُ	وہ پیتا ہے
تَضِيْءُ	تو روشن ہوتا ہے				

۲ درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کو تین تین جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں مرفوع دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور ہوں۔ نیز اعراب بھی لگائیں۔

وَالِدَكَ	تیراباپ	اِخْوَتَكَ	تیرا بھائی	اَسْنَانُكَ	تیرے دانت
اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلْقِطَارُ	ریل گاڑی	اَلْفَاكِهَةُ	پھل
اَلْاُمُّ	ماں	اَلْاَصْدِقَاءُ	دوست	اَلتِّلْمِيْذَانِ	دوشاگرد
اَلرَّجُلَانِ	دو آدمی	اَلْجُنْدِيُّ	فوجی	اَلْفَتَاةُ	لڑکی
اَخُوْكَ	تیرا بھائی	صَدِيْقُكَ	تیرا دوست	اَلْجُنْدِيَّانِ	دوفوجی
اَلْفَتَيَانِ	دو جوان	اَلتَّاجِرُ	تاجر	اَلْوَرْدُ	گلاب کا پھول
اَلنِّيْلُ	دریائے نیل	اَلْاِسْتِحْمَامُ	غسل کرنا	اَلنَّشَاطُ	خوشی
اَلْمُهْمَلُ	غیر مستعمل کلام	اَلْمُهَذَّبَاتُ	اچھے اخلاق والی لڑکیاں		

سوالات

۱ کون سے مقامات پر یاء اسم کے مجرور ہونے کی علامت ہوتی ہے؟

۲ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کی جری حالت کے اعراب میں کیا فرق ہے؟

۳ مثنیٰ کے مجرور ہونے کی تین مثالیں بیان کریں۔

۴ جمع مذکر مجرور کی تین مثالیں بیان کریں۔

۵ اسماءِ خمسہ میں سے ہر ایک کی جری حالت کی تین تین مثالیں بیان کریں۔

فتحہ کا کسرہ سے نائب ہونے کا بیان

قَالَ:

وَ اَمَّا الْفَتْحَۃُ فَتَکُوْنُ عَلَامَۃً لِلْخَفْضِ فِی الْاِسْمِ الَّذِیْ لَا یَنْصَرِفُ.

''فتحہ اسم غیر منصرف میں جر کی علامت ہوتا ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

ایک جگہ پر فتحہ اسم کے مجرور ہونے کی علامت ہوتا ہے اور وہ اسمِ غیر منصرف ہے۔

اسم کے غیر منصرف ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ''صرف'' یعنی تنوین کو قبول نہ کرتا ہو۔

اسم غیر منصرف:

وہ اسم ہے جو دو فرعی علتوں کے پائے جانے کی وجہ سے فعل کے مشابہ ہوتا ہے جن میں سے ایک کا تعلق لفظ اور دوسری کا معنی سے ہے' یا اس میں ایک ایسی علت ہو جو دو کی قائم مقام ہو۔

اسم میں پائے جانے والے اسبابِ فرعیہ جن کا تعلق معنی سے ہے وہ صرف دو ہیں: (۱) علمیت (۲) وصفیت۔

دو سببوں کے ساتھ غیر منصرف ہونے والے اسم میں ان دو اسباب میں سے ایک سبب کا پایا جانا لازم ہے۔

اسم میں پائے جانے والے وہ اسبابِ فرعیہ جن کا تعلق لفظ سے ہے وہ چھ ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) تانیث بغیر الف (۲) عجمہ (۳) ترکیب (۴) الف ونون زائدتان (۵) وزنِ فعل (۶) عدل۔

علمیت کے ساتھ تو ان تمام اسباب میں سے کسی ایک کا موجود ہونا لازمی ہے لیکن وصفیت کے ساتھ صرف تین میں سے ایک پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) الف ونون زائدتان (۲) وزن فعل (۳) یا عدل۔

تانیث بغیر الف کے ساتھ علمیت کی مثال: فَاطِمَۃُ، زَیْنَبُ، حَمْزَۃُ۔
عُجمہ کے ساتھ علمیت کی مثال: اِدْرِیْسُ، یَعْقُوْبُ، اِبْرَاھِیْمُ۔
ترکیب کے ساتھ علمیت کی مثال: مَعْدِیْکَرِبُ، بَعْلَبَکُّ، قَاضِیْخَانُ، بُزُرْجُمِہْرُ، رَامَہُرْمُزُ۔
الف نون زائدتان کے ساتھ علمیت کی مثال: مَرْوَانُ، عُثْمَانُ، غَطْفَانُ، عَفَّانُ، سُبْحَانُ، سُفْیَانُ، عِمْرَانُ، وَ قَحْطَانُ اور عَدْنَانُ ہے۔
وزنِ فعل کے ساتھ علمیت کی مثال: اَحْمَدُ، یَشْکُرُ، یَزِیْدُ، تَغْلِبُ اور تَدْمُرُ ہے۔
عدل کے ساتھ علمیت کی مثال: عُمَرُ، زُفَرُ، قُثَمُ، ہُبَلُ، زُحَلُ، جُمَحُ، قُزَحُ اور مُضَرُ ہے۔
الف نون زائدتان کے ساتھ وصفیت کی مثال: رَیَّانُ (سیراب) شَبْعَانُ (شکم سیر) یَقْظَانُ (بیدار) ہے۔
وزن فعل کے ساتھ وصفیت کی مثال: اَکْرَمُ، اَفْضَلُ، اَجْمَلُ ہے۔
عدل کے ساتھ وصفیت کی مثال: مَثْنٰی، ثُلَاثُ، رُبَاعُ اور اُخَرُ ہے۔

وہ دو اسباب کہ جن میں سے ہر ایک دو کے قائم مقام ہوتا ہے:

① ایک صیغہ منتہی الجموع۔

② دوسرا الف تانیث مقصورہ یا الف تانیث ممدودہ ہے۔

صیغہ منتہی الجموع:

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اسم جمع مکسر ہو اور الف تکسیر کے بعد دو حرف واقع ہوں جس طرح: مَسَاجِدَ، مَنَابِرَ (منبر کی جمع ہے)، اَفَاضِلَ، اَمَاجِدَ (زیادہ بزرگی شان والے)، اَمَاثِلَ (افضل)، حَوَائِضَ (حیض والی عورتیں)، طَوَامِثَ (یا الف تکسیر کے بعد تین حرف واقع ہوں اور ان کے درمیان والا حرف ساکن ہو۔ جس طرح مَفَاتِیْحَ (چابیاں)، عَصَافِیْرَ (چڑیاں) اور قَنَادِیْلَ (چراغ) ہیں۔

الف تانیث مقصورہ:

اس کی مثال: حُبْلٰی (حاملہ عورت)' قُصْوٰی (دور)' دُنْیَا اور دَعْوٰی ہے۔

الف تانیث ممدودہ:

اس کی مثال حَمْرَاءُ، دَعْجَاءُ (سیاہ و بڑی آنکھ والی)' حَسْنَاءُ (خوبصورت عورت)' بَیْضَاءُ (سفید)' کَحْلَاءُ (سرگیں عورت)' نَافِقَاءُ (جنگلی چوہے کا سوراخ)' عُلَمَاءُ (عالم کی جمع جاننے والے)۔

بیان کردہ تمام اسماء اور ان کے ہم مثل دوسرے اسماء کو تنوین دینا جائز نہیں۔

یہ جری حالت میں فتحہ کے ساتھ مجرور ہوتے ہیں جو کہ کسرہ کا نائب ہے۔ جس طرح

﴿ صَلَّی اللهُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِهٖ، رَضِیَ اللهُ عَنْ عُمَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾

اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائے' اللہ پاک امیر المومنین عمر پر راضی ہو۔

﴿ اِبْرٰهِیْمَ ﴾، ﴿ عُمَرَ ﴾ دونوں مجرور ہیں اس لیے کہ ان پر حرف جر داخل ہے اور ان کے مجرور ہونے کی علامت فتحہ ہے جو کسرہ کا نائب ہے اس لیے کہ ان میں سے ہر ایک غیر منصرف ہے۔ ﴿ اِبْرٰهِیْمَ ﴾ میں منع صرف کا سبب علمیت اور عجمہ ہے۔ ﴿ عمر ﴾ میں منع صرف کا سبب علمیت اور عدل ہے۔ دوسرے اسماء کو بھی اس پر قیاس کر لیں۔

اسم غیر منصرف کے فتحہ کے ساتھ مجرور ہونے کے ساتھ یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ وہ ﴿ الْ ﴾ سے خالی ہو اور اپنے بعد والے اسم کی طرف مضاف نہ ہو۔ اگر اس کے ساتھ ﴿ الف، لام ﴾ ملا ہوا ہو یا وہ مضاف ہو تو وہ کسرہ کے ساتھ مجرور ہوگا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ﴾ [سورۃ البقرہ : ۱۸۷]

''اور تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو''۔

اور جس طرح ہے:

﴿ مَرَرْتُ بِحَسْنَاءِ قُرَیْشٍ ﴾

میں قریش کی خوبصورت عورت کے پاس سے گزرا۔

مشق

① درج ذیل کلمات میں وہ اسباب بیان کریں جو منع صرف کو واجب کرتے ہیں۔

زَيْنَبُ	زینب	مُضَرُ	قبیلہ کا نام
اِبْرَاهِيْمُ	نام پیغمبر علیہ السلام	يُوْسُفُ	نام پیغمبر علیہ السلام
اَكْرَمُ مِنْ اَحْمَدَ	احمد سے زیادہ کریم ہے	بَعْلَبَكَّ	شہر کا نام
رَيَّانُ		مَغَالِيْقُ	
حَسَّانُ	صحابی رضی اللہ عنہ کا نام	عَاشُوْرَاءَ	دس محرم کا دن
دُنْيَا	دنیا		

② درج ذیل کلمات کو دو، دو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان میں سے ایک کسرہ کی نائب فتحہ کے ساتھ مجرور ہو اور دوسرا کسرہ ظاہری کے ساتھ مجرور ہو۔

دَعْجَاءُ	بڑی آنکھ والی عورت	اَمَاثِلُ	بہت زیادہ فضیلت والے
اَجْمَلُ	بہت زیادہ خوبصورت	يَقْظَانُ	جاگنے والا

③ درج ذیل خالی جگہوں کو اسماء منع صرف کے ساتھ پُر کریں اور اعراب لگائیں پھر منع صرف کا سبب بیان کریں۔

(ا) سَافَرَ .... مَعَ اَخِيْكَ.

(ب) .... خَيْرٌ مِنْ ....

(ج) كَانَتْ عِنْدَ .... زَائِرَةٌ مِن ....

(د) مَسْجِدُ عَمْرٍو اَقْدَمُ مَا بِمِصْرَ مِنْ ....

(ہ) هٰذِهِ الْفَتَاةُ ....

(و) .... يَظْهَرُ بَعْدَ الْمَطَرِ

(ز) مَرَرْتُ بِمِسْكِيْنٍ .... فَتَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ.

(ح) اَلْاِحْسَانُ اِلَى الْمُسِيْءِ .... اِلَى النَّجَاةِ.

(ط) .... نَعْطِفُ عَلَى الْفُقَرَاءِ.

سوالات

① وہ کونسی جگہیں ہیں جن میں فتحہ اسم کے مجرور ہونے پر دلالت کرتا ہے؟

② اسم کے غیر منصرف ہونے کا کیا مطلب ہے؟

③ غیر منصرف کس اسم کو کہتے ہیں؟

④ معنی کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسباب کون سے ہیں؟

⑤ لفظ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسباب کون سے ہیں؟

⑥ علل لفظیہ میں سے کتنے اسباب وصفیت کے ساتھ پائے جاتے ہیں؟

⑦ علل لفظیہ میں سے کتنے اسباب علمیت کے ساتھ پائے جاتے ہیں؟

⑧ وہ دو اسباب کون سے ہیں جن میں سے ہر ایک دو کے قائم مقام ہوتا ہے؟

⑨ اس غیر منصرف اسم کی مثال بیان کریں جو:

* علمیت وعدل کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* وصفیت وعدل کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* علمیت والف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* وصفیت والف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* وصفیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔
* علمیت اور عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہو۔

جزم کی علامات

قَالَ:

وَلِلْجَزْمِ عَلَامَتَانِ: السُّكُونُ وَالْحَذْفُ.

''جزم کی دو علامتیں ہیں: (۱) سکون اور (۲) حذف''۔

وَ اَقُوْلُ:

جب آپ کسی کلمہ میں دو چیزوں میں سے کوئی ایک پائیں تو آپ اس کلمہ پر مجزوم ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں:

① **سکون**: یہ جزم کی علامتِ اصلیہ ہے۔

② **حذف**: یہ جزم کی علامتِ فرعیہ ہے اور ان دونوں علامتوں کے لئے خاص جگہیں ہیں جنہیں ہم ابھی ذکر کرنے والے ہیں۔

سکون کا مقام

قَالَ:

فَاَمَّا السُّكُوْنُ فَيَكُوْنُ عَلَامَةً لِلْجَزْمِ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ الصَّحِيْحِ الْآخِرِ.

''سکون'' فعل مضارع صحیح الاخر میں جزم کی علامت ہوتی ہے۔

وَ اَقُوْلُ:

سکون کے لئے ایک جگہ ہے جہاں وہ کلمہ کے مجزوم ہونے پر علامت ہوتی ہے اور وہ جگہ فعل مضارع صحیح الاخر ہے۔

فعل مضارع کے صحیح الآخر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آخری حرف تین

حروف علت الف، واؤ اور یاء میں سے کوئی نہ ہو۔ فعل مضارع صحیح الاخر کی مثال:
﴿ يَلْعَبُ ﴾ وہ کھیلتا ہے، ﴿ يَنْجَحُ ﴾ وہ کامیاب ہوتا ہے، ﴿ يُسَافِرُ ﴾ وہ سفر کرتا ہے، ﴿ يَعِدُ ﴾ وہ وعدہ کرتا ہے، ﴿ يَسْأَلُ ﴾ وہ سوال کرتا ہے۔ جب تو ﴿ لَمْ يَلْعَبْ عَلِيٌّ ﴾ نہیں کھیلا علی، ﴿ لَمْ يَنْجَحْ بَلِيْدٌ ﴾ کند ذہن کامیاب نہیں ہوا، ﴿ لم يُسَافِرْ اَخُوْكَ ﴾ تیرے بھائی نے سفر نہیں کیا، ﴿ لَمْ يَعِدْ اِبْرَاهِيْمُ خَالِدًا بِشَيْءٍ ﴾ ابراہیم نے خالد سے کسی چیز کا وعدہ نہیں کیا۔ ﴿ لَمْ يَسْأَلْ بَكْرٌ الْأُسْتَاذَ ﴾ بکر نے استاد سے سوال نہیں کیا۔

ان مثالوں میں تمام افعال مجزوم ہیں کیونکہ ان سے پہلے حرف جزم ﴿ لَمْ ﴾ ہے اور ان کے جزم کی علامت سکون ہے اور ان میں سے ہر ایک فعل مضارع صحیح الاخر ہے۔

حذف کے مقامات

قَالَ:

وَ اَمَّا الْحَذْفُ فَيَكُوْنُ عَلَامَةً لِلْجَزْمِ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ الْمُعْتَلِ الْاٰخِرِ وَ فِي الْاَفْعَالِ الْخَمْسَةِ الَّتِي رَفْعُهَا بِثَبَاتِ النُّوْنِ.

''حذف'' فعل مضارع معتل الاخر اور ان افعال خمسہ جن کی رفعی حالت نون کے اثبات کے ساتھ ہوتی ہے میں جزم کی علامت ہوتا ہے۔

وَ اَقُوْلُ:

حذف کی دو جگہیں ہیں جہاں وہ کلمہ کے مجزوم ہونے پر دلیل اور علامت ہوتا ہے۔

پہلا مقام: **فعل مضارع معتل الاخر:** مضارع کے معتل الاخر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آخری حرف تین حروف علت الف، واؤ اور یاء میں سے کوئی ایک ہو۔ فعل مضارع جس کا آخری حرف الف ہو۔ مثال: ﴿ يَسْعٰى ﴾ وہ کوشش کرتا ہے،

﴿ يَرْضٰى ﴾ وہ راضی ہوتا ہے' ﴿ يَهْوٰى ﴾ وہ محبت کرتا ہے' ﴿ يَنْأٰى ﴾ وہ دور ہوتا ہے'
﴿ يَبْقٰى ﴾ باقی۔❶

فعل مضارع جس کا آخری حرف واؤ ہو۔ مثال: ﴿ يَدْعُوْ ﴾ وہ پکارتا ہے'
﴿ يَرْجُوْ ﴾ وہ امید کرتا ہے' ﴿ يَبْلُوْ ﴾ وہ آزماتا ہے' ﴿ يَسْمُوْ ﴾ وہ بلند ہوتا ہے'
﴿ يَقْسُوْ ﴾ وہ سخت ہوتا ہے' ﴿ يَنْبُوْ ﴾ نظر دھندلی ہونا۔

وہ فعل مضارع جس کا آخری حرف یا ہو۔ مثال: ﴿ يُعْطِيْ ﴾ وہ عطیہ کرتا ہے'
﴿ يَقْضِيْ ﴾ وہ فیصلہ کرتا ہے' ﴿ يَسْتَغْشِيْ ﴾ وہ اپنے آپ کو ڈھانکتا ہے' ﴿ يُحْيِيْ ﴾ وہ
زندہ کرتا ہے' ﴿ يَلْوِيْ ﴾ وہ ٹال مٹول کرتا ہے' اور ﴿ يَهْدِيْ ﴾ وہ ہدایت دیتا ہے۔

جب آپ کہیں گے: ﴿ لَمْ يَسْعَ عَلِيٌّ اِلَى الْمَجْدِ ﴾ علی نے بزرگی کی طرف
کوشش نہیں کی۔ ﴿ يَسْعَ ﴾ مجزوم ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف جزم "لَمْ" ہے۔ اس
کے جزم کی علامت حذف الف ہے اور ماقبل کا فتحہ اس پر دلیل ہے اور یہ فعل مضارع
معتل الاخر ہے جب آپ کہیں گے: ﴿ لَمْ يَدْعُ مُحَمَّدٌ اِلَّا اِلَى الْحَقِّ ﴾ محمد ﷺ نے
صرف حق کی طرف بلایا۔ ﴿ يَدْعُ ﴾ یہ فعل مضارع مجزوم ہے کیونکہ اس سے قبل حرفِ
جزم ہے اس کے جزم کی علامت واؤ کا حذف ہونا ہے اور ماقبل کا ضمہ اس پر دلیل
ہے۔ اور جب آپ کہتے ہیں: ﴿ لَمْ يُعْطِ مُحَمَّدٌ اِلَّا خَالِدًا ﴾ محمد نے صرف خالد کو
عطیہ کیا ہے۔ ﴿ يُعْطِ ﴾ فعل مضارع مجزوم ہے کیونکہ اس کے اوپر حرفِ جزم ہے اس
کے جزم کی علامت یاء کا حذف ہونا ہے ماقبل کا کسرہ اس پر دلیل ہے باقی افعال کو اسی
پر قیاس کرلیں۔

دوسرا مقام: افعالِ خمسہ' جو ثبوتِ نون کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں ان کا بیان
پہلے گزر چکا ہے۔ ان کی مثال: ﴿ يَضْرِبَانِ ﴾ مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد'

---

❶ آپ جب یہ کلمات ادا کرتے ہیں تو ان کے آخر میں ادا کرتے وقت الف محسوس کرتے ہیں جبکہ اس الف کو یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے اس کا سبب رسم الخط (املا) کا ضابطہ واصول ہے جسے اس کے مقام پر دیکھا جا سکتا ہے۔

﴿ تَضْرِبَانِ ﴾ مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دوعورتیں' ﴿ يَضْرِبُوْنَ ﴾ مارتے ہیں' ماریں گے وہ تمام مرد' ﴿ تَضْرِبُوْنَ ﴾ مارتے ہو' مارو گے تم سب مرد' ﴿ تَضْرِبِيْنَ ﴾ مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت۔ مثلاً آپ کہیں: لَمْ يَضْرِبَا ، لَمْ تَضْرِبَا ، لَمْ يَضْرِبُوا ، لَمْ تَضْرِبُوْا ، لَمْ تَضْرِبِيْ۔ ان افعال میں سے ہر ایک فعل مضارع مجزوم ہے کیونکہ ان سے پہلے حرف جزم "لَمْ" واقع ہے۔ ان کے جزم کی علامت حذف نون ہے اور الف' واؤ' یاء فاعل ہیں مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہیں۔

مشق

① درج ذیل افعال میں سے ہر ایک کو تین تین مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان میں سے ایک میں (وہ فعل) مرفوع دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجزوم ہو اور ہر جملہ پر مکمل اعراب لگائیں۔

يَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	تَنْصُرَانِ	مدد کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد
تُسَافِرِيْنَ	سفر کرتی ہے تو ایک عورت	يَدْنُو	قریب ہوتا ہے یا ہو گا وہ ایک مرد
تَرْبَحُوْنَ	فائدہ حاصل کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد	يَشْتَرِي	خریدتا ہے یا خریدے گا وہ ایک مرد
يَبْقٰى	باقی رہتا ہے یا رہے گا وہ ایک مرد	يَسْبِقَانِ	وہ آگے بڑھتے ہیں

② درج ذیل خالی جگہیں مناسب فعل مضارع کے ساتھ پُر کریں پھر اس کے اعراب کی علامت بیان کریں۔

(ا) اَلْكَسُوْلُ .... اِلٰى نَفْسِهٖ وَ وَطَنِهٖ.

(ب) لَنْ .... اَلْمَجْدَ اِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْمُثَابَرَةِ.

(ج) اَلصَّدِيْقُ الْمُخْلِصُ .... لِفَرَحِ صَدِيْقِهٖ.

(د) اَلْفَتَاتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ .... اَبَاهُمَا.

(ہ) اَلطُّلَّابُ الْمُجِدُّوْنَ .... وَطَنَهُمْ.

(و) أَنْتُمْ يَا أَصْدِقَائِيْ .... بِزِيَارَتِكُمْ .

(ز) مَنْ عَمِلَ الْخَيْرَ فَإِنَّهُ ....

(ح) إِذَا أَسَاءَكَ بَعْضُ إِخْوَانِكَ فَلَا ....

(ی) إِنْ أَدَّيْتَ وَاجِبَكَ ....

(ط) يَسُرُّنِيْ أَنْ .... إِخْوَانَكَ .

(ك) لَمْ .... أَبِيْ أَمْسِ .

(ل) أَنْتِ يَا زَيْنَبُ .... وَاجِبَكِ .

(م) إِذَا زُرْتُمُوْنِيْ ....

(ن) مَهْمَا أَخْفَيْتُمْ ....

سوالات

① جزم کی کونسی علامات ہیں؟

② کتنے مقامات پر سکون جزم کی علامت ہوتا ہے؟

③ کتنے مقامات پر حذف جزم کی علامت ہوتا ہے؟

④ فعل صحیح الآخر کسے کہتے ہیں؟

⑤ فعل صحیح الآخر کی دس مثالیں بیان کریں۔

⑥ فعل معتل الآخر کسے کہتے ہیں؟

⑦ فعل معتل الآخر کی جس کے آخر میں الف ہو پانچ مثالیں بیان کریں؟

⑧ فعل معتل الآخر کی جس کے آخر میں واؤ ہو پانچ مثالیں بیان کریں۔

⑨ فعل معتل الآخر کی جس کے آخر میں یاء ہو دو مثالیں بیان کریں۔

⑩ افعالِ خمسہ کسے کہتے ہیں؟

⑪ افعالِ خمسہ کیسے مجزوم ہوتے ہیں؟

⑫ افعالِ خمسہ مجزومہ کی پانچ مثالیں بیان کریں۔

معربات

قَالَ:

"فَصْلٌ" اَلْمُعْرَبَاتُ قِسْمَانِ: قِسْمٌ يُعْرَبُ بِالْحَرَكَاتِ وَ قِسْمٌ يُعْرَبُ بِالْحُرُوْفِ.

''معربات کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم جس کو حرکات کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے اور دوسری قسم کو حروف کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

مؤلف رحمہ اللہ مقاماتِ اعراب کے سلسلہ میں بیان کردہ تفصیل کا اجمالی ذکر اس فصل میں کرنا چاہتے ہیں۔ اعراب کے باب میں جن مقامات کے احکام کا ذکر تفصیلاً گزر چکا ہے وہ آٹھ ہیں: (۱) اسمِ مفرد (۲) جمع تکسیر (۳) جمع مؤنث سالم (۴) فعل مضارع جس کے آخر کے ساتھ کوئی چیز نہ ملی ہو (۵) مثنیٰ (۶) جمع مذکر سالم (۷) اسماءِ خمسہ (۸) افعالِ خمسہ۔

یہ آٹھ اقسام جو دراصل مقاماتِ اعراب ہیں دو قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں قسم اوّل جن کو حرکات کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے قسم ثانی جن کو حروف کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے ان میں سے ہر قسم کا تفصیلی بیان عنقریب آ رہا ہے۔

حرکات کے ساتھ اعراب

قَالَ:

فَالَّذِيْ يُعْرَبُ بِالْحَرَكَاتِ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ: الْاِسْمُ الْمُفْرَدُ، وَ جَمْعُ التَّكْسِيْرِ وَ جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ وَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الَّذِيْ لَمْ

يَتَّصِلُ بِآخِرِهٖ شَيْءٌ.

''چار اشیاء کو حرکات کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے اسم مفرد، جمع مکسر، جمع مؤنث سالم، وہ فعل مضارع جس کے آخر کے ساتھ کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہو''۔

وَ اَقُوْلُ:

حرکات تین ہیں: ضمہ، فتحہ، کسرہ۔ سکون بھی انہیں کے ساتھ ملحق ہے۔ آپ نے پہچان لیا ہے کہ معربات کی دو اقسام ہیں:

① معرب بالحرکات

② معرب بالحروف

اب یہاں قسم اوّل معرب بالحرکات کا بیان شروع ہوتا ہے اور وہ چار چیزیں ہیں:

① اسمِ مفرد:

اس کی مثال: ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ اور ﴿ اَلدَّرْسُ ﴾ آپ کے کلام۔

﴿ ذَاكَرَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ ﴾ محمد نے سبق یاد کیا۔

﴿ ذَاكَرَ ﴾ فعل ماضی مبنی بر فتح ہے اس کا کوئی محل اعراب نہیں۔ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ فاعل مرفوع، اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ اَلدَّرْسَ ﴾ دونوں اسم مفرد ہیں۔

② جمع مکسر:

اس کی مثال: ﴿ اَلتَّلَامِيْذُ ﴾ اور ﴿ اَلدُّرُوْسُ ﴾ آپ کے کلام۔

﴿ حَفِظَ التَّلَامِيْذُ الدُّرُوْسَ ﴾ طالب علموں نے اسباق یاد کیے۔

﴿ حَفِظَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ ہے اس کا کوئی محل اعراب نہیں۔

﴿ اَلتَّلَامِيْذُ ﴾ فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

﴿ اَلدُّرُوْسَ ﴾ مفعول بہ منصوب ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

﴿ اَلتَّلَامِيْذُ ﴾، ﴿ اَلدُّرُوْسُ ﴾ دونوں جمع مکسر ہے۔

جمع مؤنث سالم:

اس کی مثال: ﴿ اَلْمُؤْمِنَاتُ ﴾ اور ﴿ الصَّلَوَاتُ ﴾ آپ کے کلام۔

﴿ خَشَعَ الْمُؤْمِنَاتُ فِي الصَّلَوَاتِ ﴾ مومن عورتوں نے نماز میں خشوع کیا۔

﴿ خَشَعَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ ہے اس کا کوئی محل اعراب نہیں۔

﴿ اَلْمُؤْمِنَاتُ ﴾ فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

﴿ فِيْ ﴾ حرف جر۔ ﴿ اَلصَّلَوَاتِ ﴾ مجرور ہے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے۔

﴿ اَلْمُؤْمِنَاتُ ﴾، ﴿ اَلصَّلَوَاتِ ﴾ دونوں جمع مؤنث سالم ہیں۔

فعل مضارع:

جس کے آخر کے ساتھ کوئی چیز نہ ملی ہو۔اس کی مثال: ﴿ يَذْهَبُ ﴾ تیرے کلام۔

﴿ يَذْهَبُ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد جاتا ہے۔

﴿ يَذْهَبُ ﴾ فعل مضارع ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

معرب بالحرکات میں اعراب کی اصل

قَالَ:

وَ كُلُّهَا تُرْفَعُ بِالضَّمَّةِ ، وَ تُنْصَبُ بِالْفَتْحَةِ ، وَ تُخْفَضُ بِالْكَسْرَةِ وَ تُجْزَمُ بِالسُّكُوْنِ، وَ خَرَجَ عَنْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمُ يُنْصَبُ بِالْكَسْرَةِ وَالْاِسْمُ الَّذِيْ لَا يَنْصَرِفُ يُخْفَضُ بِالْفَتْحَةِ وَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الْمُعْتَلُ الْاٰخِرِ يُجْزَمُ بِحَذْفِ آخِرِهِ.

''یہ تمام (مذکورہ چار چیزیں) ضمہ کے ساتھ مرفوع ہوتی ہیں'اس (اصل) سے تین چیزیں خارج ہیں جمع مؤنث سالم یہ کسرہ کے ساتھ منصوب ہوتی

ہے اسم غیر منصرف یہ فتحہ کے ساتھ مجرور ہوتی ہے فعل مضارع معتل الآخر یہ حذف آخر کے ساتھ مجزوم ہوتا ہے''۔

وَ أَقُوْلُ:

چار چیزیں (جنہیں حرکات کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے) ان میں اصل یہ ہے کہ ضمہ کے ساتھ مرفوع' فتحہ کے ساتھ منصوب' کسرہ کے ساتھ مجرور اور سکون کے ساتھ مجزوم۔

ضمہ کے ساتھ مرفوع ہونا:

ضمہ کے ساتھ مرفوع ہونے میں تو یہ سب اسی طرح آتی ہیں کہ جس طرح ان میں اصل ہے یہ تمام ضمہ کے ساتھ مرفوع ہوتی ہیں۔ مثال:

﴿ یُسَافِرُ مُحَمَّدٌ وَالْاَصْدِقَاءُ وَالْمُؤْمِنَاتُ ﴾

سفر کرتا ہے محمد' دوست اور مومن عورتیں۔

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور یہ اسمِ مفرد ہے۔ ﴿ اَلْاَصْدِقَاءُ ﴾ مرفوع ہے کیونکہ یہ مرفوع پر معطوف ہے اور اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور یہ جمع مکسر ہے۔ ﴿ اَلْمُؤْمِنَاتُ ﴾ مرفوع ہے کیونکہ یہ بھی مرفوع پر معطوف ہے اور اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور یہ جمع مؤنث سالم ہے۔

فتحہ کے ساتھ منصوب ہونا:

فتحہ کے ساتھ منصوب ہونے میں جمع مؤنث سالم کے علاوہ تمام اسی طرح آتی ہیں کہ جس طرح ان میں اصل ہے۔

جمع مؤنث سالم کسرہ کے ساتھ منصوب ہوتی ہے جو کہ فتحہ کا نائب ہے۔

﴿ لَنْ اُخَالِفَ مُحَمَّدًا وَالْاَصْدِقَاءَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾

﴿ اُخَالِفُ ﴾ فعل مضارع حرف لَنْ کے ساتھ منصوب ہے اس کے نصب

کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔﴿ مُحَمَّدًا ﴾ مفعول بہ منصوب ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے یہ اسم مفرد ہے۔﴿ اَلْاَصْدِقَاءَ ﴾ منصوب ہے کیونکہ منصوب پر معطوف ہے اس کے نصب کی علامت بھی فتحہ ظاہرہ ہے یہ جمع مکسر ہے۔﴿ اَلْمُؤْمِنَاتِ ﴾ منصوب ہے کیونکہ یہ بھی منصوب پر معطوف ہے اس کے نصب کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے جو کہ فتحہ کا نائب ہے کیونکہ یہ جمع مؤنث سالم ہے۔

کسرہ کے ساتھ مجرور:

کسرہ کے ساتھ مجرور ہونے میں فعل مضارع اور اسم غیر منصرف کے سوا تمام اسی طرح آتے ہیں جس طرح ان میں اصل ہے۔ فعل مضارع تو بالکل ہی مجرور نہیں ہوتا اور اسم غیر منصرف فتحہ کے ساتھ مجرور ہوتا ہے جو کہ کسرہ کا نائب ہے: ﴿ مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ وَالرِّجَالِ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ اَحْمَدَ ﴾۔

﴿ مَرَرْتُ ﴾ فعل اور فاعل،﴿ باء ﴾ حرف جر،﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مجرور ہے، اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے یہ اسم مفرد ہے۔﴿ الرِّجَالِ ﴾ مجرور ہے کیونکہ مجرور پر معطوف ہے اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے۔ یہ جمع مکسر منصرف ہے۔ ﴿ اَلْمُؤْمِنَاتِ ﴾ مجرور ہے کیونکہ یہ بھی مجرور پر معطوف ہے اور اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے یہ جمع مؤنث سالم ہے۔﴿ اَحْمَدَ ﴾ مجرور ہے کیونکہ یہ بھی مجرور پر معطوف ہے اور اس کے جر کی علامت فتحہ ہے جو کہ کسرہ کا نائب ہے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے منع صرف کا سبب علمیت اور وزنِ فعل ہے۔

سکون کے ساتھ جزم:

آپ کو معلوم ہے کہ جزم فعل مضارع کے ساتھ مختص ہے مضارع اگر صحیح الاخر ہو تو سکون کے ساتھ مجزوم ہوتا ہے جس طرح کہ جزم میں اصل بھی یہی ہے: ﴿ لَمْ يُسَافِرْ خَالِدٌ ﴾ خالد نے سفر نہیں کیا۔

﴿ لَمْ ﴾ حرف نفی وجزم اور قلب (کیونکہ یہ فعل مضارع کو فعل ماضی کے معنی

میں بدل دیتا) ہے۔ ﴿ یُسَافِرْ ﴾ حرفِ لم کی وجہ سے مجزوم ہے اس کے جزم کی علامت سکون ہے۔ ﴿ خَالِدٌ ﴾ فاعل مرفوع ہے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور اگر فعل مضارع معتل الاخر ہو تو وہ حرفِ علت کے حذف کے ساتھ مجزوم ہوگا۔ مثال: ﴿ لَمْ یَسْعَ بَکْرٌ ﴾، ﴿ وَ لَمْ یَدْعُ ﴾، ﴿ وَ لَمْ یَقْضِ مَا عَلَیْهِ ﴾ اس نے اپنا قرض پورا نہیں کیا۔

یَسْعَ، یَدْعُ، یَقْضِ تینوں حرفِ لم کے ساتھ مجزوم فعل مضارع ہیں ان کے جزم کی علامت ﴿ یَسْعَ ﴾ سے الف حذف ہے اس کے ماقبل کا فتحہ اس پر دلیل ہے اور ﴿ یَدْعُ ﴾ سے واؤ حذف ہے اس کے ماقبل کا فتحہ اس پر دلیل ہے اور ﴿ یَقْضِ ﴾ سے یاء حذف ہے ماقبل کا کسرہ اس پر دلیل ہے۔

حروف کے ساتھ اعراب

قَالَ:

وَالَّذِیْ یُعْرَبُ بِالْحُرُوْفِ اَرْبَعَهُ اَنْوَاعٍ: اَلتَّثْنِیَةُ وَ جَمْعُ مُذَکَّرِ السَّالِمُ وَ الْاَسْمَاءُ الْخَمْسَةُ وَالْاَفْعَالُ الْخَمْسَةُ وَ هِیَ یَفْعَلَانِ وَ تَفْعَلَانِ وَ یَفْعَلُوْنَ وَ تَفْعَلُوْنَ، وَ تَفْعَلِیْنَ.

''جن کا اعراب حروف کے ساتھ ہوتا ہے وہ چار اقسام ہیں تثنیہ' جمع مذکر سالم' اسماءِ خمسہ' افعالِ خمسہ اور وہ یہ ہیں: ﴿ یَفْعَلَانِ ﴾ کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد' ﴿ تَفْعَلَانِ ﴾ کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں' ﴿ یَفْعَلُوْنَ ﴾ کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد' ﴿ تَفْعَلُوْنَ ﴾ کرتے ہیں یا کرو گے تم سب مرد' ﴿ تَفْعَلِیْنَ ﴾ کرتی ہے یا کرو گی تم ایک عورت''۔

وَ اَقُوْلُ:

معربات میں سے قسمِ ثانی وہ اشیاء ہیں جن کو حروف کے ساتھ اِعراب دیا جاتا ہے وہ حروف جو اعراب پر علامت ہوتے ہیں چار ہیں اور وہ یہ ہیں: الف' واؤ' یاء

اور نون۔ وہ جن کو ان حروف کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے وہ (بھی) چار چیزیں ہیں:

① **تثنیہ**: اس سے مراد مثنیٰ ہے۔ مثال: اَلْمِصْرَانِ ، اَلْمُحَمَّدَانِ ، اَلْبَکْرَانِ ، اَلرَّجُلَانِ۔

② **جمع مذکر سالم**: اس کی مثال: اَلْمُسْلِمُوْنَ، اَلْبَکْرُوْنَ، اَلْمُحَمَّدُوْنَ۔

③ **اسماء خمسہ**: اَبُوْكَ، اَخُوْكَ، حَمُوْكَ، فُوْكَ، ذُوْمَالٍ۔

④ **افعال خمسہ**: وہ یہ ہیں: یَضْرِبَانِ، تَکْتُبَانِ، یَفْهَمُوْنَ، تَحْفَظُوْنَ، تَسْهَرِيْنَ (رات بھر جاگتے رہنا)۔

ان میں سے ہر ایک کا تفصیلی بیان عنقریب آ رہا ہے۔

تثنیہ کا اعراب

قَالَ:

فَاَمَّا التَّثْنِيَةُ فَتُرْفَعُ بِالْاَلِفِ وَ تُنْصَبُ وَ تُخْفَضُ بِالْيَاءِ.

''تثنیہ الف کے ساتھ مرفوع' یاء کے ساتھ منصوب اور مجرور ہوتا ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

جن اشیاء کا اعراب حروف کے ساتھ ہوتا ہے ان میں سے پہلی تثنیہ ہے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ضمہ کے نائب الف کے ساتھ مرفوع اور فتحہ و کسرہ کے نائب یاء ما قبل مفتوح اور مابعد مکسور کے ساتھ منصوب اور مجرور ہو' الف اور یاء کے بعد جو ''نون'' اس کے ساتھ ملایا جاتا ہے وہ اسم مفرد میں موجود تنوین کے عوض میں ہوتا ہے' اور یہ نون صرف اضافت کے وقت حذف کیا جاتا ہے۔

مثنیٰ مرفوع کی مثال:

﴿ حَضَرَ الْقَاضِيَانِ ﴾ ، ﴿ قَالَ رَجُلَانِ ﴾۔

﴿ اَلْقَاضِيَانِ ﴾ اور ﴿ رَجُلَانِ ﴾ دونوں مرفوع ہیں' کیونکہ فاعل ہیں' ان

کے رفع کی علامت ضمہ کا نائب الف ہے کیونکہ یہ مثنیٰ ہے اور نون اسم مفرد کی تنوین کے عوض ہے۔

مثنیٰ منصوب کی مثال:

﴿ اُحِبُّ الْمُؤَدَّبِیْنِ ﴾ میں دو ادب کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔

﴿ اَکْرَہُ الْمُتَکَاسِلَیْنِ ﴾ میں دو سست (آدمیوں) کو ناپسند کرتا ہوں۔

﴿ اَلْمُؤَدَّبَیْنِ ﴾، ﴿ اَلْمُتَکَاسِلَیْنِ ﴾ دونوں منصوب ہیں کیونکہ مفعول بہ ہیں ان کے نصب کی علامت فتحہ کی نائب یاء ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہے کیونکہ یہ مثنیٰ ہے اور نون اسم مفرد والی تنوین کے عوض میں ہے۔

مثنیٰ مجرور کی مثال:

﴿ نَظَرْتُ اِلَی الْفَارِسَیْنِ عَلَی الْفَرَسَیْنِ ﴾ میں نے دو گھوڑ سواروں کو دو گھوڑوں پر دیکھا۔

﴿ اَلْفَارِسَیْنِ ﴾، ﴿ اَلْفَرَسَیْنِ ﴾ دونوں مجرور ہیں' حرف جر داخل ہونے کی وجہ سے اس کے جر کی علامت کسرہ کی نائب یا ماقبل مفتوح اور مابعد مکسور ہے کیونکہ یہ مثنیٰ ہے اور نون اسم مفرد کی تنوین کے عوض ہے۔

جمع مذکر سالم کا اعراب

قَالَ:

وَ اَمَّا جَمْعُ الْمُذَکَّرِ السَّالِمُ فَیُرْفَعُ بِالْوَاوِ وَ یُنْصَبُ وَ یُخْفَضُ بِالْیَاءِ.

''جمع مذکر سالم واؤ کے ساتھ مرفوع اور یاء کے ساتھ منصوب و مجرور ہوتی ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

جن اشیاء کو حروف کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے ان میں سے دوسری جمع مذکر سالم ہے اور آپ جمع مذکر سالم کی تعریف پہلے اسباق میں پہچان چکے ہیں اس کا حکم

یہ ہے کہ وہ ضمہ کی نائب واؤ کے ساتھ مرفوع فتحہ اور کسرہ کے نائب یاء ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح کے ساتھ منصوب یا مجرور ہوگی واؤ اور یاء کے بعد جو نون اس کے ساتھ ملایا جاتا ہے وہ اس میں مفرد کی تنوین کے عوض ہے اس کو تثنیٰ کے نون کی طرف اضافت کے وقت گرادیا جاتا ہے۔

جمع مذکر سالم مرفوع کی مثال:

﴿ حَضَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ﴾ مسلمان حاضر ہوئے۔

﴿ اَفْلَحَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ نیکی کا حکم دینے والے کامیاب ہوئے۔

﴿ اَلْمُسْلِمُوْنَ ﴾ ، ﴿ اَلْاٰمِرُوْنَ ﴾ دونوں مرفوع ہیں' کیونکہ فاعل ہیں ان کے رفع کی علامت ضمہ کا نائب واؤ ہے کیونکہ یہ جمع مذکر سالم ہے نون اسم مفرد کی تنوین کے عوض ہے۔

جمع مذکر سالم منصوب کی مثال:

﴿ رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ میں نے مسلمانوں کو دیکھا۔

﴿ اِحْتَرَمْتُ الْاٰمِرِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ میں نے نیکی کا حکم دینے والوں کا احترام کیا۔

﴿ اَلْمُسْلِمِیْنَ ﴾ ، ﴿ اَلْاٰمِرِیْنَ ﴾ دونوں منصوب ہیں کیونکہ مفعول بہ ہیں اوران کے نصب کی علامت یا ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح ہے اس لیے کہ یہ جمع مذکر سالم ہے نون اسمِ مفرد کی تنوین کے عوض ہے۔

جمع مذکر سالم مجرور کی مثال:

﴿ اِتَّصَلْتُ بِالْاٰمِرِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ میں نیکی کا حکم دینے والوں سے ملا۔

﴿ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوا۔

﴿ اَلْاٰمِرِیْنَ ﴾ ، ﴿ اَلْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ مجرور ہیں حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے ان کے جر کی علامت یا ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح ہے کیونکہ جمع مذکر سالم ہیں نون اسم مفرد کی تنوین کے عوض ہے۔

اسماءِ خمسہ کا اعراب

قَالَ:

وَ اَمَّا الْاَسْمَآءُ الْخَمْسَةُ فَتُرْفَعُ بِالْوَاءِ و تُنْصَبُ بِالْاَلِفِ وَ تُخْفَضُ بِالْيَاءِ.

"اسماءِ خمسہ واؤ کے ساتھ مرفوع' الف کے ساتھ منصوب اور یاء کے ساتھ مجرور ہوتے ہیں"۔

وَ اَقُوْلُ:

جن اشیاء کا اعراب حروف سے ہوتا ہے ان میں سے تیسری چیز اسماءِ خمسہ ہیں ان کا بیان اور ان کے اس اعراب سے معرب ہونے کی شرائط پہلے گزر چکی ہیں۔ ان کا یہ حکم ہے کہ یہ ضمہ کے نائب واؤ کے ساتھ مرفوع فتحہ کے نائب الف کے ساتھ منصوب اور کسرہ کے نائب یاء کے ساتھ مجرور ہوں گے۔

اسماءِ خمسہ مرفوعہ کی مثال:

﴿ اِذَا اَمَرَكَ اَبُوْكَ فَاَطِعْهُ ﴾ جب تجھے تیرا باپ حکم دے تو اس کی اطاعت کر۔

﴿ حَضَرَ اَخُوْكَ مِنْ سَفَرِهٖ ﴾ تیرا بھائی اپنے سفر سے واپس آیا۔

﴿ اَبُوْكَ ﴾، ﴿ اَخُوْكَ ﴾ دونوں مرفوع ہیں کیونکہ فاعل ہیں ان کے رفع کی علامت ضمہ کی نائب واؤ ہے کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہیں اور کاف مضاف الیہ مبنی علی الفتح جر کے محل میں ہے۔

اسماءِ خمسہ منصوبہ کی مثال:

﴿ اَطِعْ اَبَاكَ ﴾ اپنے باپ کی اطاعت کر۔

﴿ وَ اَحِبَّ اَخَاكَ ﴾ اپنے بھائی سے محبت کر۔

﴿ اَبَاكَ ﴾، ﴿ اَخَاكَ ﴾ دونوں منصوب ہیں کیونکہ یہ مفعول بہ ہیں' ان کے

نصب کی علامت فتحہ کا نائب الف ہے کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہیں کاف مضاف الیہ مبنی علی الفتح جر کے محل میں ہے جس طرح پہلے گزر چکا۔

اسماءِ خمسہ مجرورہ کی مثال:

《 اِسْتَمِعْ اِلٰی اَبِیْكَ 》اپنے باپ کی بات سن۔

《 أَشْفِقْ عَلٰی اَخِیْكَ 》اپنے بھائی پر شفقت کر۔

《 اَبِیْكَ 》،《 اَخِیْكَ 》مجرور ہیں حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے ان کے جر کی علامت کسرہ کا نائب یاء ہے کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہے اور ''کاف'' مضاف الیہ ہے جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔

افعال خمسہ کا اعراب

قَالَ:

وَ اَمَّا الْاَفْعَالُ الْخَمْسَةُ فَتُرْفَعُ بِالنُّوْنِ وَ تُنْصَبُ وَ تُجْزَمُ بِحَذْفِهَا.

''افعال خمسہ نون کے ساتھ مرفوع اور حذف نون کے ساتھ منصوب یا مجزوم ہوتے ہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

جنہیں اعراب حروف کے ساتھ دیا جاتا ہے ان میں سے چوتھی شئے افعالِ خمسہ ہیں آپ افعالِ خمسہ کی حقیقت پہلے اسباق میں معلوم کر چکے ہیں۔

ان کا حکم یہ ہے کہ یہ ضمہ کے نائب ثبوتِ نون کے ساتھ مرفوع اور فتحہ یا سکون کے نائب حذفِ نون کے ساتھ منصوب یا مجزوم ہوتے ہیں۔

افعالِ خمسہ مرفوعہ کی مثال:

《 تَكْتُبَانِ 》 لکھتے ہو یا لکھو گے تم دو مرد۔

《 تَفْهَمَانِ 》 سمجھتے ہو یا سمجھو گے تم دو مرد۔

دونوں فعل مضارع مرفوع ہیں کیونکہ ناصب اور جازم سے خالی ہیں ان کے رفع کی علامت ثبوتِ نون ہے الف تثنیہ کی ضمیر فاعل ہے مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے۔

افعال خمسہ منصوبہ کی مثال:

﴿ لَنْ تَحْزَنَا ﴾ تم دونوں ہرگز غمگین نہیں ہو گے۔

﴿ لَنْ تَفْشَلَا ﴾ تم دونوں ہرگز بزدلی نہ کرو گے۔

دونوں فعل مضارع حرف ''لَنْ'' کے ساتھ منصوب ہیں نصب کی علامت حذف نون ''الف'' تثنیہ کی ضمیر فاعل ہے مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے۔

افعالِ خمسہ مجزومہ کی مثال:

﴿ لَمْ تُذَاكِرَا ﴾ تم دونوں نے مذاکرہ نہیں کیا۔

﴿ لَمْ تَفْهَمَا ﴾ تم دونوں نے سمجھا نہیں۔

دونوں فعل مضارع حرفِ لم کے ساتھ مجزوم، جزم کی علامت حذف نون ''الف'' تثنیہ کی ضمیر مبنی علی السکون رفع کے محل میں ہے۔

مشق

① درج ذیل کلمات کو اس طرح مفید جملوں میں استعمال کریں کہ وہ منصوب ہوں اور اس کے نصب کی علامت بھی بیان کریں۔

اَلْجَوُّ	فضاء	اَلْغُبَارُ		اَلطَّرِيْقُ	راستہ
اَلْحَبْلُ	رسّی	مُشْتَعِلَةٌ		اَلْقُطْنُ	روئی
اَلْمَدْرَسَةُ	مدرسہ،سکول	اَلثَّوْبَانِ	دو کپڑے	اَلْمُخْلِصُوْنَ	اخلاص والے لوگ
اَلْمُسْلِمَاتُ	مسلمان عورتیں	اَبِیْ	میرا باپ	اَلْعُلَا	بلندی
اَلرَّاضِیْ					

④ درج ذیل کلمات کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ مجرور ہوں اور ان کے جر کی علامت بھی بیان کریں۔

اَبُوْكَ	تیرا باپ	اَلْمُهَذَّبُوْنَ	اچھے اخلاق والے لوگ		
اَلْمُفْتَرِسُ	شکاری	اَلْقَائِمَاتُ بِوَاجِبِهِنَّ	اپنے فرائض ادا کرنیوالی عورتیں		
اَحْمَدُ		مُسْتَدِيْرَةٌ	گول	اَلْبَابُ	دروازہ
اَلنَّخْلَتَانِ	دو کھجوریں	اَلْفَارَتَانِ	دو چوہیاں	اَلْقَاضِيْ	فیصلہ کرنیوالا
اَلْوَرٰى					

③ درج ذیل کلمات کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ مرفوع ہوں اور رفع کی علامت بھی بیان کریں۔

اَبَوَيْهِ	اپنے والدین کو	اَلْمُصْلِحِيْنَ	اصلاح کرنے والے
اَلْمُرْشِدُ	ہدایت دینے والا	اَلْغُزَاةُ	غزوہ کرنے والے
اَلْآبَاءُ	والدین	اَلْاُمَّهَاتُ	مائیں
اَلْبَاقِيْ	باقی رہنے والا	اِبْنِيْ	میرا بیٹا
اَخِيْكَ	تیرا بھائی		

④ درج ذیل عبارات میں موجود مرفوع، منصوب اور مجزوم افعال اور مرفوع، منصوب اور مجرور اسماء کو بیان کریں اور ان میں سے ہر ایک کے اعراب کی علامت بیان کریں۔

اِسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِيْ قَوْمٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ عَلَيْكَ بِأَهْلِ الْعُذْرِ قَالَ وَ مَنْ هُمْ قَالَ اَلَّذِيْنَ اِنْ عَدَلُوْا فَهُوَ مَا رَجَوْتَ وَ اِنْ قَصَّرُوْا قَالَ النَّاسُ قَدِاجْتَهَدَ عُمَرُ.

''عمر بن عبدالعزیز نے ان لوگوں کے بارہ میں مشورہ طلب کیا جنہیں وہ عامل

مقرر کرے تو اس کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا اہل عذر کو لازم پکڑو انہوں نے پوچھا وہ کون ہیں اس نے کہا کہ اگر وہ عدل کریں تو آپ کی یہی خواہش ہے اور اگر وہ کمی کوتاہی کریں گے تو لوگ کہیں گے عمر نے کوشش کی"۔

أَحْضَرَ الرَّشِيْدُ رَجُلاً لِيُوَلِّيَهُ الْقَضَاءَ، فَقَالَ لَهُ إِنِّيْ لَا أُحْسِنُ الْقَضَاءَ وَلَا أَنَا فَقِيْهٌ، فَقَالَ الرَّشِيْدُ فِيْكَ ثَلَاثُ خِلَالٍ، لَكَ شَرَفٌ وَالشَّرَفُ يَمْنَعُ صَاحِبَهُ مِنَ الدَّنَاءَةِ، وَلَكَ حِلْمٌ يَمْنَعُكَ مِنَ الْعَجَلَةِ وَمَنْ لَمْ يَعْجَلْ قَلَّ خَطْؤُهُ، وَأَنْتَ رَجُلٌ تُشَاوِرُ فِيْ أَمْرِكَ، وَمَنْ شَاوَرَ كَثُرَ صَوَابُهُ، وَأَمَّا الْفِقْهُ فَسَيَنْضَمُّ إِلَيْكَ مَنْ تَتَفَقَّهُ بِهِ، فَوَلِيَ فَمَا وَجَدُوْا فِيْهِ مَطْعَنًا.

"رشید نے ایک آدمی کو حاضری کا حکم دیا تا کہ وہ اسے قضا کا عہدہ سونپے اس نے اسے جواب دیا میں اچھا فیصلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی میں فقیہ ہوں اسے رشید نے کہا آپ میں تین خوبیاں ہیں' دین کے اعتبار سے تیرا مقام بلند ہے اور یہ مقام اپنے صاحب کو گھٹیا اور ردی کاموں سے روکتا ہے' اور آپ میں بردباری ہے جو آپ کو جلدی سے روکتی ہے اور جو جلدی نہیں کرتا اس کی غلطیاں کم ہوتی ہیں' اور آپ اپنے معاملات میں مشورہ کرنے والے آدمی ہیں' اور جو مشورہ کرتا ہے اس کی زیادہ درستگیاں ہوتی ہیں' رہی فقہ وہ آپ کو مل جائے گی ایسے آدمی سے جو فقہ کا مالک ہوگا' پس اس نے اسے "والی" بنا دیا تو لوگوں نے اس میں کوئی طعنہ کی جگہ نہیں دیکھی"۔

⑤ درج ذیل کلمات کو تثنیہ بنائیں پھر ہر ایک تثنیہ کو دو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ وہ (تثنیہ) ایک جملہ میں مرفوع اور دوسرے میں مجرور ہو۔

اَلدَّوَاةُ	دوات	اَلْوَالِدُ	باپ	اَلْحَدِيْقَةُ	چاردیواری والا باغ
اَلْقَلَمُ	قلم	اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلْبَلَدُ	شہر
اَلْمَعْهَدُ					

⑥ درج ذیل کلمات کی جمع مذکر سالم بنائیں اور ہر ایک جمع کو دو ایسے مفید جملوں میں استعمال کریں کہ ایک میں (وہ جمع) مرفوع اور دوسرے میں منصوب ہو۔

اَلصَّالِحُ	نیک	اَلْمُذَاکِرُ		اَلْکَسِلُ	سست
اَلْمُتَّقِی	پرہیزگار	اَلرَّاضِیْ	خوش ہونا	مُحَمَّدٌ	بہت تعریف والا

⑦ درج ذیل افعالِ مضارعہ کو اس طرح تین تین مفید جملوں میں استعمال کریں کہ ان میں سے ایک میں (وہ مضارع) مرفوع دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجزوم ہو۔

یَلْعَبُ	وہ کھیلتا ہے	یُؤَدِّیْ وَاجِبَهٗ	وہ اپنا فریضہ ادا کرتا ہے
یَسْأَمُوْنَ	وہ تھکتے ہیں	تَحْضُرِیْنَ	تو حاضر ہوتی ہے
یَرْجُو الثَّوَابَ	وہ ثواب کی اُمید کرتا ہے	یُسَافِرَانِ	وہ دونوں سفر کرتے ہیں

سوالات

① معربات کی کتنی اقسام ہیں؟

② کونسے معربات ہیں جنہیں حرکات کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے؟

③ کون سے معربات ہیں جنہیں حروف کے ساتھ اعراب دیا جاتا ہے؟

④ اسمِ مفرد منصرف کے مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے کی مثال بیان کریں۔

⑤ جمع تکسیر کے مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے کی مثال بیان کریں۔

⑥ جمع مؤنث سالم کے منصوب اور مجرور ہونے کی مثال بیان کریں۔

⑦ اسم غیر منصرف مجرور کس طرح ہوتا ہے؟

⑧ اسم غیر منصرف کے مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے کی مثال بیان کریں۔

⑨ مضارع معتل الآخر مجزوم کس طرح ہوتا ہے؟

⑩ مضارع معتل الاخر کے مجزوم ہونے کی مثال بیان کریں۔

⑪ حروف کے ساتھ اعراب دیئے جانے والے معربات کون سے ہیں؟

⑫ مثنیٰ کی رفعی حالت کس طرح ہوتی ہے؟

⑬ مثنیٰ کی نصبی اور جری حالت کس طرح ہوتی ہے؟

⑭ جمع مذکر سالم مرفوع کس طرح ہوتی ہے؟

⑮ جمع مذکر سالم منصوب اور مجرور کس طرح ہوتی ہے؟

⑯ مثنیٰ کی رفعی، نصبی اور جری حالت کی مثال بیان کریں۔

⑰ جمع مذکر سالم کی نصبی اور جری حالت کی مثال بیان کریں۔

⑱ اسماءِ خمسہ رفعی اور نصبی حالت اعراب کس طرح دیئے جاتے ہیں؟

⑲ اسماءِ خمسہ کو جری حالت میں اعراب کس طرح دیا جاتا ہے؟

⑳ اسماءِ خمسہ کی رفعی اور نصبی حالت کی مثال بیان کریں۔

㉑ افعالِ خمسہ کی تینوں حالتوں کی مثال بیان کریں۔

افعال اور ان کی اقسام

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْاَفْعَالِ** ﴾ اَلْاَفْعَالُ ثَلَاثَةٌ : مَاضٍ وَ مُضَارِعٌ ، وَ اَمْرٌ نَحْوُ ضَرَبَ وَ يَضْرِبُ وَ اِضْرِبْ.

﴿ **افعال کا بیان** ﴾ افعال تین ہیں: ماضی' مضارع اور امر۔ جس طرح ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)' يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)' اِضْرِبْ (مار تو ایک مرد)۔

وَ اَقُوْلُ:

فعل کی تین قسمیں ہیں۔

قسم اوّل - ماضی:

وہ فعل جو بات کرنے کے زمانہ سے پہلے کسی چیز کے حاصل ہونے پر دلالت کرے۔

جس طرح ضَرَبَ، نَصَرَ (مدد کی اس ایک مرد نے)، فَتَحَ، عَلِمَ، حَسِبَ، كَرُمَ۔

قسم ثانی - مضارع:

جو بات کرنے کے زمانہ یا اس کے بعد کسی چیز کے حاصل ہونے پر دلالت کرے۔ جس طرح يَضْرِبُ، يَنْصُرُ، يَفْتَحُ، يَعْلَمُ، يَحْسِبُ، يَكْرُمُ۔

قسم ثالث - امر:

وہ فعل ہے جس کے ساتھ بات کرنے کے زمانہ کے بعد کسی چیز کا حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ جس طرح اِضْرِبْ، اُنْصُرْ، اِفْتَحْ، اِعْلَمْ، اِحْسِبْ، اُكْرُمْ۔

ہم کتاب کے شروع میں اس تقسیم اور اس کے ساتھ ان تینوں اقسام کی علامات بیان کر چکے ہیں۔

فعل کے احکام

قَالَ:

فَالْمَاضِي مَفْتُوحُ الْآخِرِ أَبَدًا وَالْأَمْرُ مَجْزُومٌ أَبَدًا ، وَالْمُضَارِعُ مَا كَانَ فِي أَوَّلِهِ إِحْدَى الزَّوَائِدِ الْأَرْبَعِ الَّتِي يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "أَنَيْتَ" وَهُوَ مَرْفُوعٌ أَبَدًا. حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْهِ نَاصِبٌ أَوْ جَازِمٌ.

''ماضی کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے امر ہمیشہ مجزوم ہوتا ہے مضارع جس کے شروع میں چار زائد چیزیں "اَنَیْتَ" میں سے کوئی ایک ہو (جب تک اس پر کوئی ناصب جازم داخل نہ ہو) تو وہ ہمیشہ مرفوع ہوگا''۔

وَأَقُولُ:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب افعال کی اقسام کو بیان کر چکے تو اب ہر قسم کو بیان کرنے کی ابتداء کرتے ہیں۔

فعل ماضی کا حکم یہ ہے کہ وہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور یہ فتحہ ظاہر ہوگا یا پوشیدہ ماضی صحیح الاخر جس کے ساتھ جمع کا واؤ یا ضمیر مرفوع متحرک نہ ملی ہو تو اس میں فتحہ ظاہر ہوگا۔ جس طرح اَكْرَمَ ، قَدَّمَ ، سَافَرَ۔ اور جس طرح:

﴿ سَافَرَتْ زَيْنَبُ ﴾ زینب نے سفر کیا۔

﴿ حَضَرَتْ سُعَادُ ﴾ سعاد حاضر ہوئی۔

اسی طرح وہ ماضی جس کا آخری حرف ''واؤ'' ہو یا ''یاء'' ہو تو اس میں بھی فتحہ ظاہر ہوگا جس طرح: ﴿ رَضِيَ ﴾ وہ راضی ہوا' ﴿ شَقِيَ ﴾ وہ بدبخت ہوا' ﴿ سَرُوَ ﴾ وہ سخاوت والا ہوا' ﴿ بَذُوَ ﴾ وہ فحش کلام ہوا۔

فتحہ مقدرہ کی تین اقسام ہیں' یا تو تعذر (مشکل ہونے) کی وجہ سے مقدر

ہوگا' یہ وہاں ہوگا جس جگہ ماضی کا آخر ''الف'' ہو' جس طرح ﴿ دَعَا ﴾، ﴿ سَعٰی ﴾ یہ دونوں فعل ماضی ہیں۔ ''الف'' پر فتح مقدر کے ساتھ مبنی ہے اس کے ظاہر ہونے سے مشکل ہونا رکاوٹ ہے۔ یا مناسبت کی وجہ سے فتح پوشیدہ ہوگا۔ یہ اس فعل ماضی میں ہوگا جس کے ساتھ واؤ جمع ملا ہو جس طرح ﴿ کَتَبُوْا ﴾، ﴿ وَسَعَوْا ﴾ دونوں فعل ماضی ہیں آخر پر فتح مقدر کے ساتھ مبنی ہے محل کا حرکتِ مناسبہ کے ساتھ مشغول ہونا اس کے ظاہر ہونے سے رکاوٹ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ واؤ جمع فاعل' مبنی علی السکون اور رفع کے محل میں ہے۔

یا چار متحرکات کے پے در پے آنے کی کرامت سے بچنے کے لئے فتحہ پوشیدہ ہوگا یہ اس فعل ماضی میں ہوگا جس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ''تاء'' فاعل اور نون نسوہ ملا ہوا ہو' جس طرح ﴿ کَتَبْتُ ﴾ میں نے لکھا، ﴿ کَتَبْتَ ﴾ تو نے لکھا' ﴿ کَتَبْنَا ﴾ ہم نے لکھا' ﴿ کَتَبْنَ ﴾ اُن عورتوں نے لکھا۔ ان میں سے ایک فعل ماضی ہے' آخر پر فتحہ مقدر کے ساتھ مبنی ہے جس کے ظاہر ہونے سے کلمہ واحدہ کی مثل جس طرح چار متحرکات کے پے در پے آنے کی کراہت سے بچنے کے لیے سکون عارض کے ساتھ محل کا مشغول ہونا رکاوٹ ہے' ''تاء'' یا ''نا'' یا نون فاعل ہے رفع کے محل میں مبنی علی الضم یا مبنی علی الفتحہ یا مبنی علی الکسر یا مبنی علی السکون ہے۔

فعل امر کا حکم:

فعل مضارع کے مجزوم ہونے کے انداز پر مبنی ہونا اگر اس کا مضارع صحیح الآخر ہو اور سکون کے ساتھ مجزوم ہوتا ہو تو امر مبنی علی السکون ہوگا۔ یہ سکون ظاہر ہوگا یا پوشیدہ۔

سکونِ ظاہر کے دو مقام ہیں: ایک یہ کہ مضارع صحیح الآخر ہو اور اس کے ساتھ کوئی شئے ملی ہوئی نہ ہو۔ جس طرح ﴿ اِضْرِبْ ﴾ تو مار' ﴿ اُكْتُبْ ﴾ (تو لکھ) دوسرا یہ کہ اس کے ساتھ نون نسوہ ملا ہوا ہو جس طرح ﴿ اِضْرِبْنَ ﴾ تم سب عورتیں مارو' ﴿ اُكْتُبْنَ ﴾ (تم سب عورتیں لکھو)۔ یہ دونوں نونِ نسوہ کی طرف مسند ہیں۔

سکونِ مقدر کا ایک مقام ہے وہ یہ ہے کہ مضارع کے ساتھ نون تاکید خفیفہ یا ثقیلہ ملا ہوا ہو جس طرح ﴿ اِضْرِبَنْ ﴾، ﴿ اُكْتُبَنْ ﴾۔

﴿ اِضْرِبَنَّ ﴾، ﴿ اُكْتُبَنَّ ﴾ اگر مضارع معتل الآخر ہو تو وہ حرفِ علت کے حذف کے ساتھ مجزوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے امر بھی حذفِ علت پر مبنی ہوگا جس طرح ﴿ اُدْعُ ﴾، ﴿ اِقْضِ ﴾، ﴿ اِسْعَ ﴾۔

اگر اس کا مضارع افعالِ خمسہ سے ہو تو وہ نون کے حذف ہونے کے ساتھ مجزوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے امر بھی نون کے حذف کے ساتھ مبنی ہوگا جس طرح: ﴿ اُكْتُبَا ﴾، ﴿ اُكْتُبُوْا ﴾، ﴿ اُكْتُبِيْ ﴾۔

فعل مضارع کی علامت یہ ہے کہ اس کے شروع میں چار حروف ﴿ أ، یاء، تاء، ن ﴾ میں سے کوئی ایک حرف زائد اس کے شروع میں ہو' ان چاروں کے مجموعہ کو آپ ﴿ أَنَيْتُ ﴾ یا ﴿ نَأَيْتُ ﴾ یا ﴿ أَتَيْنَ ﴾ یا ﴿ نَأْتِيْ ﴾ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ہمزہ مذکر و مؤنث متکلم کے لیے' جس طرح ﴿ أَفْهَمُ ﴾ اور نون اس متکلم (فرد واحد) کے لیے جو اپنے آپ کی تعظیم مراد رکھتا ہو یا اس متکلم کے لیے جس کے ساتھ کوئی اور بھی ہو جس طرح ﴿ نَفْهَمُ ﴾ ''یاء'' غائب کے لئے جس طرح ﴿ يَقُوْمُ ﴾ وہ کھڑا ہوتا ہے یا ہوگا۔ ''تاء'' مخاطب (مذکر) کے لئے جس طرح:

﴿ أَنْتَ تَفْهَمُ يَا مُحَمَّدُ وَاجِبَكَ ﴾ اے محمد تو اپنے فرض کو سمجھتا ہے۔

''تاء'' غائبہ (مؤنث) کے لئے جس طرح:

﴿ تَفْهَمُ زَيْنَبُ وَاجِبَهَا ﴾ زینب اپنے فرض کو سمجھتی ہے۔

اگر یہ حروف زائد نہ ہوں بلکہ اصل فعل (مادہ) سے ہوں جس طرح ﴿ أَكَلَ ﴾ اس نے کھایا' ﴿ نَقَلَ ﴾ اس نے نقل کیا' ﴿ تَفَلَ ﴾، ﴿ يَنَعَ ﴾ پھل پکا یا سرخی مائل ہوا۔ یا وہ حرف زائد تو ہو لیکن اس معنی پر دلالت نہ کرے جسے ہم نے ذکر کیا ہے جس طرح ﴿ أَكْرَمَ ﴾، ﴿ تَقَدَّمَ ﴾ تو وہ فعل ماضی ہوگا مضارع نہ ہوگا فعل مضارع کا حکم یہ ہے

کہ جب تک اس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ یا نون نسوہ نہ ملے وہ معرب ہوگا اگر اس کے ساتھ نون تاکید مل جائے تو وہ اس کے ساتھ مبنی علی الفتح ہوگا جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴾ [سورة يوسف : ۳۲]

''البتہ اسے قید کر دیا جائے گا اور وہ رسوا و ذلیل ہوگا''۔

اور اگر اس کے ساتھ نون نسوہ مل جائے تو وہ اس کے ساتھ مبنی علی السکون ہوگا جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ ﴾ [سورة البقرة : ۲۳۳]

''اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں''۔

اور جب مضارع معرب ہو تو مرفوع ہوگا جب تک اس پر ناصب یا جازم داخل نہ ہو جس طرح: ﴿ يَفْهَمُ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد سمجھتا ہے۔

﴿ يَفْهَمُ ﴾ فعل مضارع مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ فاعل مرفوع ہے ضمہ ظاہرہ کے ساتھ۔

اگر مضارع پر حرفِ ناصب داخل ہو جائے تو وہ اس کو نصب دے گا جس طرح: ﴿ لَنْ يَخِيْبَ مُجْتَهِدٌ ﴾ محنتی ہرگز ناکام نہ ہوگا۔ ﴿ لَنْ ﴾ حرف نفی و نصب و استقبال ہے ﴿ يَخِيْبَ ﴾ فعل مضارع حرف ﴿ لَنْ ﴾ کے ساتھ منصوب ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مُجْتَهِدٌ ﴾ فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

اور اگر مضارع پر جازم داخل ہو تو اس کو جزم دے گا جس طرح ﴿ لَمْ يَجْزَعْ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ ابراہیم غمزدہ نہیں۔ ﴿ لَمْ ﴾ حرف نفی و جزم و قلب ہے ﴿ يَجْزَعْ ﴾ فعل مضارع لَمْ کے ساتھ مجزوم کی علامت سکون ہے۔ ﴿ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

① فعل کی کتنی اقسام ہیں؟
② فعل ماضی کی تعریف کریں؟
③ فعل مضارع کی تعریف کریں؟
④ فعل امر کی تعریف کریں؟
⑤ افعال کی ہر قسم کی پانچ مثالیں بیان کریں۔
⑥ فعل فتحہ ظاہرہ پر مبنی کب ہوتا ہے؟
⑦ ہر اس جگہ کی جہاں فعل ماضی فتحہ ظاہرہ پر مبنی ہوتا ہے دو مثالیں بیان کریں۔
⑧ ان جگہوں میں فتحہ مقدر ہونے کی وجہ بیان کریں۔
⑨ ہر اس جگہ کی جہاں فعل ماضی فتحہ مقدرہ پر مبنی ہوتا ہے دو مثالیں بیان کریں۔
⑩ ان جگہوں میں فتحہ مقدر ہونے کی وجہ بیان کریں۔
⑪ فعل امر سکون ظاہرہ کے ساتھ کب مبنی ہوتا ہے؟
⑫ ہر اس جگہ کی جہاں فعل امر سکون ظاہرہ کے ساتھ مبنی ہوتا ہے دو مثالیں بیان کریں۔
⑬ فعل امر سکون مقدر پر کب مبنی ہوتا ہے؟
⑭ فعل امر کے سکونِ مقدر پر مبنی ہونے کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑮ فعل امر حرفِ علت کے حذف کرنے پر کب مبنی ہوتا ہے؟
⑯ فعل امر نون کے حذف کرنے پر کب مبنی ہوتا ہے؟ مثال بیان کریں۔
⑰ فعل مضارع کی علامات بیان کریں۔
⑱ مضارع پر آنے والا ہمزہ کون سے معانی لاتا ہے؟
⑲ مضارع پر آنے والا نون کونسے معانی لاتا ہے؟
⑳ فعل مضارع کا کیا حکم ہے؟
㉑ فعل مضارع فتحہ پر کب مبنی ہوتا ہے؟
㉒ فعل مضارع سکون پر کب مبنی ہوتا ہے؟
㉓ فعل مضارع مرفوع کب ہوتا ہے؟

مضارع کے ناصب

قَالَ:

فَالنَّوَاصِبُ عَشَرَةٌ وَهِيَ أَنْ، وَلَنْ، وَ اِذَنْ ، وَ كَيْ ، وَ لَامُ كَيْ ، وَ لَامُ الْجُحُوْدِ ، وَ حَتّٰى ، وَالْجَوَابُ بِالْفَاءِ وَالْوَاوِ ، وَ أَوْ .

''نصب دینے والے حروف دس ہیں اور وہ یہ ہیں: اَنْ ، لَنْ ، اِذَنْ ، کَیْ، لَامِ کَیْ ، لَامِ جُحُود ، حَتّٰی ، وہ ''فاء'' اور ''واؤ'' جو جواب میں ہو اور اَوْ''۔

وَ اَقُوْلُ:

جن حروف کے بعد فعل مضارع منصوب ہوتا ہے وہ دس ہیں اور ان کی تین اقسام ہیں۔

ایک قسم جو بذاتہ نصب دے ایک قسم جو اپنے مابعد ''اَنْ'' مضمرہ (پوشیدہ) کے ساتھ جوازاً نصب دیتی ہے اور ایک قسم وہ جو اپنے مابعد ''اَنْ'' مضمرہ (پوشیدہ) کے ساتھ وجوباً نصب دے۔

قسم اوّل:

جو بذات خود مضارع کو نصب دیتی ہے وہ چار حروف ہیں: ''اَنْ'' ، ''لَنْ'' ، ''اِذَنْ'' اور ''کَیْ''۔

اَنْ: یہ حرف مصدر و نصب واستقبال ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

﴿ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ ﴾ [سورۃ الشعراء: ۸۲]

''میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ مجھے معاف کر دے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ ﴾ [سورۃ یوسف: ۱۳]

''مجھے خطرہ ہے کہ اسے بھیڑیا نہ کھا جائے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ اِنِّی لَیَحْزُنُنِی اَنْ تَذْهَبُوا بِهٖ ﴾ [سورۃ یوسف : ۱۳]

''البتہ غمگین کرتا ہے مجھ کو یہ کہ تم اس کو لے جاؤ''۔

اور فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَ اَجْمَعُوْا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ﴾ [سورۃ یوسف : ۱۵]

''اور اس بات پر متفق ہوئے کہ اسے ایک تاریک کنویں میں ڈال دیں''۔

لَنْ: یہ حرف نفی، نصب اور استقبال ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ﴾ [سورۃ البقرہ : ۵۵]

''ہم آپ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ ﴾ [سورۃ طٰہ : ۹۱]

''ہمیشہ ہم اس کی پوجا کرتے رہیں گے''۔

اور اللہ عزوجل کا فرمان:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ﴾ [سورۃ آل عمران : ۹۲]

''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے''۔

اِذَنْ: حرف جواب، جزاء اور نصب ہے اس کے ساتھ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی تین شرطیں ہیں:

1. یہ کہ ﴿ اِذَنْ ﴾ جملہ جواب کے شروع میں ہو۔
2. اس کے بعد آنے والا مضارع زمانہ استقبال پر دلالت کرنے والا ہو۔
3. ﴿ اِذَنْ ﴾ اور مضارع کے درمیان قسم یا نداء یا نافیہ کے علاوہ کوئی فاصل نہ ہو۔

تمام شرطوں کی حامل مثال آپ سے کوئی بھائی کہے:

﴿ سَاَجْتَهِدُ فِي دُرُوسِي ﴾ میں اپنے اسباق میں محنت کروں گا۔

آپ جواب میں اسے کہیں:

﴿ إِذَنْ تَنْجَحَ ﴾ اب تو کامیاب ہو جائے گا۔

قسم کے ساتھ فاصلہ کی مثال:

﴿ إِذَنْ وَاللّٰهِ تَنْجَحَ ﴾ اب اللہ کی قسم تو کامیاب ہو جائے گا۔

نداء کے ساتھ فاصلہ کی مثال:

﴿ إِذَنْ يَا مُحَمَّدُ تَنْجَحَ ﴾ اب اے محمد تو کامیاب ہو جائے گا۔

لَا نافیہ کے ساتھ فاصلہ کی مثال:

﴿ إِذَنْ لَا يَخِيبَ سَعْيُكَ ﴾ اب تیری محنت ضائع نہیں جائے گی۔

یا تو کہے: ﴿ إِذَنْ وَاللّٰهِ لَا يَذْهَبَ عَمَلُكَ ضِيَاعًا ﴾

اب اللہ کی قسم تیرا کام ضائع نہیں ہوگا۔

كَيْ: یہ حرف مصدر و نصب ہے اس کے ساتھ نصب کی شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے لام تعلیل لفظاً موجود ہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لِكَيْلَا تَأْسَوْا ﴾ [سورۃ الحدید : ۲۳]

''تاکہ نہ غم کھاؤ تم''۔

یا تقدیراً جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً ﴾ [سورۃ الحشر : ۷]

''تاکہ یہ انہیں میں نہ گھومتا رہے''۔

جب اس سے پہلے ''لام'' لفظاً موجود نہ ہو تو نصب ﴿ أَنْ ﴾ مضمرہ کی وجہ سے ہوگا اور خود ﴿ كَيْ ﴾ حرف تعلیل ہوگا۔

قسم ثانی:

وہ ہے جو فعل مضارع کو اپنے بعد ﴿ أَنْ ﴾ مضمرہ کے واسطہ کے ساتھ جوازاً

نصب دے وہ ایک حرف ہے اور وہ ''لامِ'' تعلیل ہے جس کو مؤلف نے ''لَامِ کَیْ'' کے ساتھ تعبیر کیا ہے' کیونکہ یہ دونوں تعلیل پر دلالت کرنے میں مشترک ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ﴾ [سورۃ الفتح : ۲]

''تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا''۔

اور اللہ جل شانہ کا یہ فرمان:

﴿ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ ﴾ [سورۃ الاحزاب : ۷۳]

''تاکہ سزا دے اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو''۔

قسم ثالث:

وہ ہے جو فعل مضارع کو اپنے بعد ﴿ اَنْ ﴾ مضمرہ کے سبب وجوباً نصب دے وہ پانچ حروف ہیں:

(۱) **لام جحد**: اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ﴿ مَا كَانَ ﴾ موجود ہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ﴾ [آل عمران : ۱۷۹]

''یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایسی حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو''۔

اور اللہ سبحانہ کا فرمان:

﴿ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ﴾ [سورۃ الانفال : ۳۳]

''اور اللہ نہیں چاہتا کہ انہیں عذاب دے''۔

یا اس سے پہلے ﴿ لَمْ يَكُنْ ﴾ موجود ہو' جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴾

(۲) حَتّٰی: یہ غایت یا تعلیل کا فائدہ دیتا ہے غایت کا معنی یہ ہے کہ اس کا ماقبل اس کے بعد کے حصول کے ساتھ اختتام کو پہنچ جائے۔ جس طرح:

﴿ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی ﴾ [سورۃ طٰہٰ : ۹۱]

''یہاں تک کہ موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس لوٹیں''۔

تعلیل کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ماقبل اس کے مابعد کے حاصل ہونے کے لئے علت ہو جس طرح آپ کسی بھائی کو کہیں:

﴿ ذَاکِرْ حَتّٰی تَنْجَحَ ﴾ مذاکرہ کر یہاں تک کہ تو کامیاب ہو جائے۔

(۳،۴) فاء سببیہ اور **واؤ** بمعنی مع: اس کی شرط یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک نفی یا طلب کے جواب میں آئے۔ نفی کی مثال جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا ﴾ [سورۃ الفاطر : ۳۶]

''نہ تو ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں''۔

باقی رہی طلب تو وہ آٹھ اشیاء ہیں: (۱) اَمْر (۲) نَہی (۳) دُعا (۴) استفہام (۵) عرض (۶) تحضیض (۷) تمنی (۸) رَجاء۔

(۱) الْاَمر: کوئی اعلیٰ اپنے ادنیٰ سے کسی چیز کا مطالبہ کرے جس طرح استاذ اپنے شاگرد سے کہتا ہے:

﴿ ذَاکِرْ فَتَنْجَحَ ﴾ یا ﴿ وَ تَنْجَحَ ﴾

مذاکرہ کر کامیاب ہو جائے گا۔

(۲) نهی: جس طرح:

﴿ لَا تَلْعَبْ فَیَضِیْعَ اَمَلُكَ ﴾ یا ﴿ وَیَضِیْعَ اَمَلُكَ ﴾

(۳) دعا: ادنیٰ اپنے سے اعلیٰ کے سامنے کوئی مطالبہ پیش کرے۔ جس طرح:

﴿ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فَاَعْمَلَ الْخَیْرَ ﴾ یا ﴿ وَاَعْمَلَ الْخَیْرَ ﴾

اللہ مجھے ہدایت دے کہ میں اچھے عمل کروں۔

(٤) **استفهام** : جس طرح:

﴿ هَلْ حَفِظْتَ دُرُوْسَكَ فَاَسْمَعَهَا لَكَ ﴾ یا﴿ وَ اَسْمَعَهَا لَكَ ﴾

کیا تو نے اسباق یاد کر لیے ہیں کہ میں آپ سے سنوں۔

(٥) **عرض** : نرم انداز میں کسی چیز کی طلب۔ جس طرح:

﴿ اَلَا تَزُوْرُنَا فَنُكْرِمَكَ ﴾ یا﴿ وَ نُكْرِمَكَ ﴾

آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم آپ کی عزت کریں گے۔

(٦) **تحضیض** : بے قراری یا ترغیبی انداز کے ساتھ طلب۔ جس طرح:

﴿ هَلَّا اَدَّيْتَ وَاجِبَكَ فَيَشْكُرَكَ اَبُوْكَ ﴾ یا﴿ وَ يَشْكُرَكَ اَبُوْكَ ﴾

تو اپنے فرائض پورے کیوں نہیں کرتا کہ تیرا باپ تیرا شاکر ہو۔

(٧) **تمنی** : محال یا مشکل حاصل ہونے والی چیز کی طلب جس طرح شاعر کہتا ہے:

لَيْتَ الْكَوَاكِبَ تَدْنُوْ لِيْ فَاَنْظِمَهَا
عُقُوْدَ مَدْحٍ فَمَا اَرْضٰى لَكُمْ كَلِمِيْ

''کاش ستارے میرے قریب ہو جائیں تو میں انہیں مدح کی مالا میں پرو دوں کہ تمہارے لیے میں اپنے ان حقیر کلمات سے مدح کر کے راضی و خوش نہیں ہوں''۔

اسی طرح کوئی دوسرا شاعر کہتا ہے:

اَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا
فَاُخْبِرَهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ

''کاش جوانی کسی دن لوٹ آئے تو میں اسے بڑھاپے کے کرتوت سے باخبر کر دوں''۔

اسی طرح ایک دوسری مثال:

﴿ لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاَحُجَّ مِنْهُ ﴾

''کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں اس سے حج کرتا''۔

(۸) رجاء: قریب حاصل ہونے والے امر کی طلب۔ جس طرح:

﴿ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْنِيْ فَاَزُوْرَكَ ﴾

اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد شفا دے گا تو میں آپ سے ملوں گا۔

کسی عالم نے ''فاء'' اور ''واؤ'' سے پہلے آنے والی ان نو اشیاء کو ایک شعر میں اس طرح جمع کر دیا ہے:

مُرْ ، وَ ادْعُ ، وَ انْهَ ، وَسَلْ ، وَ اعْرِضْ لِحَضِّهِمْ
تَمَنَّ ، وَارْجُ ، كَذَاكَ النَّفْيُ ، قَدْ كَمُلَا

جو چیزیں مصنف نے ذکر کی ہیں وہ آٹھ ہیں کیونکہ انہوں نے ''رجاء'' کا اعتبار نہیں کیا۔

(۵) اَوْ: پانچواں حرف ان میں ﴿ اَوْ ﴾ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ اِلَّا کے معنی میں ہو۔ اس کا قانون یہ ہے کہ اس کا مابعد یکبارگی ختم ہو جانے والا ہو۔ جس طرح:

﴿ لَاَقْتُلَنَّ الْكَافِرَ اَوْ يُسْلِمَ ﴾

البتہ میں کافر کو ضرور قتل کر دوں گا یا وہ مسلمان ہو جائے۔

یا اِلٰی کے معنی میں ہو اس کا قانون یہ ہے کہ اس کا مابعد آہستہ آہستہ ختم ہونے والا ہو۔ جس طرح شاعر کا قول ہے:

لَأَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ اَوْ اُدْرِكَ الْمُنٰى
فَمَا انْقَادَتِ الْآمَالُ اِلَّا لِصَابِرٍ

''میں شکل کو آسان ہی سمجھوں گا یہاں تک کہ اپنی مرادیں پالوں امیدیں صبر کرنے والے ہی کے لئے زیر ہوتی ہیں''۔

مشق

① درج ذیل سوالات میں سے ہر ایک کے دو جواب دیں اور ہر ایک میں فعل مضارع کا استعمال کریں۔

(ا) مَا الَّذِیْ یُؤَخِّرُكَ عَنْ اِخْوَانِكَ ؟
''تجھے تیرے بھائیوں سے کس چیز نے پیچھے کر دیا''

(ب) اَیْنَ یَسْکُنُ خَلِیْلٌ ؟
''خلیل کہاں رہتا ہے''۔

(ج) کَیْفَ تَصْنَعُ اِذَا اَرَدْتَ الْمُذَاکِرَةَ ؟
''جب تو مذاکرہ کا ارادہ کرتا ہے تو کیا کرتا ہے؟''

(د) اَیَّ الْاَطْعِمَةِ تُحِبُّ ؟
''آپ کو کونسا کھانا پسند ہے؟''

(ہ) هَلْ تُسَافِرُ غَدًا ؟
''کیا آپ کل سفر کریں گے؟''

(و) فِیْ اَیِّ مُتَنَزَّہٍ تَقْضِیْ یَوْمَ الْعُطْلَةِ ؟
''چھٹی کا دِن تو کس سیرگاہ میں گزارتا ہے؟''

(ز) مَنِ الَّذِیْ یُنْفِقُ عَلَیْكَ ؟
''آپ پر کون خرچ کرتا ہے؟''

(ح) کَمْ سَاعَةٍ تَقْضِیْهَا فِی الْمُذَاکَرَةِ کُلَّ یَوْمٍ ؟
''روزانہ آپ مذاکرہ میں کتنے گھنٹے صرف کرتے ہیں؟''

② درج ذیل خالی جگہوں کو فعل مضارع کے ساتھ پُر کریں پھر اس کا محال اعراب اور اعراب کی علامت کی وضاحت کریں۔

(ا) جِئْتُ أَمْسِ .... فَلَمْ أَجِدْكَ.

(ب) يَسُرُّنِي أَنْ ....

(ج) أَحْبَبْتُ عَلِيًّا لِأَنَّهُ ....

(د) لَنْ .... عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى غَدٍ.

(ه) أَنْتُمَا .... خَالِدًا.

(و) زُرْتُكُمَا لِكَيْ .... مَعِيَ إِلَى الْمُتَنَزَّهِ.

(ز) هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ .... الْوَاجِبَ.

(ح) لَا تَكُونُونَ مُخْلِصِينَ حَتَّى .... أَعْمَالَكُمْ.

(ط) مَنْ أَرَادَ .... نَفْسَهُ فَلَا يُقَصِّرُ فِي وَاجِبِهٖ.

(ی) يَعِزُّ عَلَيَّ أَنْ ....

(ك) أَسْرِعِ السَّيْرَ كَيْ .... أَوَّلَ الْعَمَلِ.

(ل) لَنْ .... الْمُسِيءُ مِنَ الْعِقَابِ.

(م) ثَابِرِيْ عَلَى عَمَلِكِ كَيْ ....

(ن) أَدُّوْا وَاجِبَاتِكُمْ كَيْ .... عَلَى رِضَا اللّٰهِ.

(س) أُتْرُكُوا اللَّعِبَ ....

(ع) لَوْلَا أَنْ .... عَلَيْكُمْ لَكُلِّفْتُمْ إِدْمَانَ الْعَمَلِ.

سوالات

① مضارع کو بنفسہٖ نصب دینے والے حروف کون سے ہیں؟
② اَنْ، لَنْ، اِذَنْ اور کَیْ کا معنی بیان کریں۔
③ اِذَنْ اور کَیْ کے بعد مضارع کو نصب دینے کی کیا شرط ہے؟
④ وہ کون سی اشیاء ہیں جو مضارع اور اِذَنْ کے درمیان آ جائیں تو مضارع کے منصوب ہونے کو مضر نہیں۔
⑤ "اَنْ" مضمرہ جوازاً کب نصب دیتا ہے؟
⑥ "اَنْ" مضمرہ وجوباً کب نصب دیتا ہے؟
⑦ لَامِ جحد کا کیا قاعدہ ہے؟
⑧ "حَتّٰی" ناصبہ کا کیا معنی ہے؟
⑨ وہ کونسی اشیاء ہیں جن کا "فاء سببیہ" اور "واؤ معیہ" سے پہلے آنا واجب ہے؟
⑩ ان تمام الفاظ کی مثال بیان کریں جو آپ نے ذکر کیے۔

مضارع کے جازم

قَالَ:

وَالْجَوَزِمُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَهِيَ لَمْ، وَ لَمَّا، وَ أَلَمْ، وَ أَلَمَّا وَ لَامُ الْأَمْرِ وَالدُّعَاءِ، وَلَا فِي النَّهْيِ وَالدُّعَاءِ، وَ إِنْ وَ مَا وَ مَهْمَا، وَ إِذْمَا، وَ أَيٌّ، وَ مَتٰى، وَ أَيْنَ، وَ أَيَّانَ، وَ أَنّٰى، وَ حَيْثُمَا وَ كَيْفَمَا، وَ إِذَا فِي الشِّعْرِ خَاصَّةً.

''مضارع کے جوازم اٹھارہ ہیں اور وہ یہ ہیں: لَمْ، لَمَّا، اَلَمْ، اَلَمَّا، لَامِ امر و الدّعاء، لَا برائے نہی و دُعا، اِنْ، مَا، مَهْمَا، اِذْمَا، اَیٌّ، مَتٰی، اَیْنَ، اَیَّانَ، اَنّٰی، حَیْثُمَا، کَیْفَمَا اور اِذَا صرف شعر میں''۔

وَ اَقُوْلُ:

مضارع کو جزم دینے والے اٹھارہ کلمات ہیں اور ان کی دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم' جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔ دوسری قسم' جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

قسم اوّل:

وہ چھ حروف ہیں اور وہ یہ ہیں: لَمْ، لَمَّا، اَلَمْ، اَلَمَّا، لَامِ امر و دعا اور لَا نہی و دعا۔ نحویوں کا اتفاق ہے کہ یہ سب حروف ہیں۔

لَمْ: یہ حرف نفی' جزم اور قلب ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ [سورۃ البینہ : ۱]

﴿ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا ﴾ [سورۃ الحجرات]

لَمَّا : یہ ﴿ لَمْ ﴾ کی مثل حرف نفی و جزم اور قلب ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴾

اَلَمْ : یہ ﴿ لَمْ ﴾ ہی ہے اس پر ہمزہ تقریر (بات کو پکا کرنے کے لئے) زیادہ کیا گیا ہے۔جس طرح اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴾ [سورۃ الانشراح : ۱]

اَلَمَّا : یہ ﴿ لَمَّا ﴾ ہی ہے اس پر ہمزہ زیادہ کیا گیا ہے۔جس طرح:

﴿ اَلَمَّا اُحْسِنْ اِلَيْكَ ﴾

لَامُ : مؤلف نے ذکر کیا ہے کہ یہ امر اور دُعاء کے لئے ہوتا ہے۔اَمر اور دُعاء دونوں سے پختہ طور پر فعل کے حاصل ہونے کی طلب مقصود ہوتی ہے ان کے درمیان فرق یہ ہے کہ اَمر اعلیٰ سے ادنیٰ کے لئے ہوتا ہے جس طرح حدیث میں ہے:

﴿ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ﴾

''اچھی بات کہو یا خاموش رہو''۔

اور دُعا چھوٹے سے بڑے کے لئے ہوتی ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ [سورۃ الزخرف : ۷۷]

''تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے''۔

لَا : مؤلف نے ذکر کیا ہے کہ یہ نہی اور دعا کے لئے ہوتا ہے ان دونوں کے ساتھ کام سے رکنے اور اس کے ترک کی طلب مقصود ہوتی ہے ان کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ نہی بڑے سے چھوٹے کے لئے ہوتی ہے۔جس طرح: ﴿ لَا تَخَفْ ﴾

﴿ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ﴾ [سورۃ البقرہ : ۱۰۴]

''تم راعنا نہ کہو''۔

﴿ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ﴾ [سورۃ النساء : ۱۷۱]

''نہ مبالغہ کرو تم اپنے دین میں''۔

اور دُعا چھوٹے سے بڑے کے لئے ہوتی ہے۔ جس طرح:

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا ﴾ [سورة البقرہ : ۲۸۶]

''اے ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو''۔

﴿ وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا ﴾ [سورة البقرہ : ۲۸۶]

''ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ''۔

قسم ثانی:

جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں پہلے کا نام فعل شرط اور دوسرے کا نام جواب شرط اور جزا ہوتا ہے یہ (جوازم) چار اقسام پر ہیں:

① بالاتفاق حرف۔

② بالاتفاق اسم۔

③ صحیح ترین موقف کے مطابق حرف۔

④ صحیح ترین موقف کے مطابق اسم۔

پہلی قسم:

یہ صرف ﴿ اِنْ ﴾ ہے جس طرح: ﴿ اِنْ تُذَاكِرْ تَنْجَحْ ﴾

﴿ اِنْ ﴾ حرف شرط جازم بالاتفاق دو فعلوں کو جزم دیتا ہے پہلا فعل شرط اور دوسرا جواب شرط۔ ﴿ تُذَاكِرْ ﴾ فعل مضارع شرط ﴿ اِنْ ﴾ کے ساتھ مجزوم اس کے جزم کی علامت سکون اس کا فاعل اس میں ضمیر مستتر وجوباً اس کی تقدیری صورت ﴿ اَنْتَ ﴾ ہے۔

دوسری قسم:

یہ بالاتفاق اسم ہے۔ یہ نو اسماء ہیں اور وہ مَنْ ، مَا ، اَيٌّ ، مَتٰی ، اَيَّانَ ، اَيْنَ ، اَنّٰی ، حَيْثُمَا اور كَيْفَمَا ہیں۔

مَنْ کی مثال: ﴿ مَنْ يُكْرِمْ جَارَهُ يُحْمَدْ ﴾

جو پڑوسی کی عزت کرتا ہے تعریف کیا جاتا ہے۔

﴿ مَنْ يُذَاكِرْ يَنْجَحْ ﴾ جو مذاکرہ کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ﴾ [سورة الزلزال : ٧]

''پس جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لے گا''۔

مَا کی مثال: ﴿ مَا تَصْنَعْ تُجْزَبِهِ ﴾ جو کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

﴿ مَا تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ ﴾ جو تو پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔

﴿ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ ﴾

اَیٌّ کی مثال: ﴿ اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ ﴾

تو جو بھی کتاب پڑھے گا اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ [سورة بنی اسرائيل : ١١٠]

''جو کہہ کر پکارو گے پس اس کے سب نام اچھے ہیں''۔

مَتٰی کی مثال: ﴿ مَتٰى تَلْتَفِتْ اِلٰى وَاجِبِكَ تَنَلْ رِضَا رَبِّكَ ﴾

جب تو اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوگا اپنے ربّ کی رضا پائے گا۔

اور شاعر کہتا ہے:

اَنَا ابْنُ جَلَا وَ طَلَاعُ الثَّنَايَا
مَتٰى اَضَعِ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِى

''میں شفاف نسب والا اور بڑے بڑے معاملات کا تجربہ کار ہوں جب میں پگڑی اُتاروں گا تم مجھے پہچان لوگے''۔

ایّان کی مثال: ﴿ اَیَّانَ تَلْقَنِي اُكْرِمْكَ ﴾ تو مجھے کب ملے گا میں تیرا اکرام کروں۔

اور شاعر کا قول ہے:

فَاَیَّانَ مَا تَعْدِلْ بِهِ الرِّیْحُ تَنْزِلِ

''جب بھی ہوا اس کو برابر کرے گی (فضاء میں) تو اُتر پڑے گا''۔

اینما کی مثال: ﴿ اَیْنَمَا تَتَوَجَّهْ تَلْقَ صَدِیْقًا ﴾ تم جہاں بھی جاؤ گے دوست پاؤ گے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ﴾ [سورۃ النحل: ۷۶]

''جس طرف اسے بھیجے کوئی بھلائی نہیں لائے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ﴾ [سورۃ النساء: ۷۸]

''جہاں بھی تم ہوگے موت تمہیں آ پائے گی''۔

حیثما کی مثال: شاعر کہتا ہے:

حَیْثُمَا تَسْتَقِمْ یُقَدِّرْ لَكَ اللّٰ
ـهُ نَجَاحًا فِيْ غَابِرِ الْاَزْمَانِ

''جب بھی تو استقامت دکھائے گا اللہ تعالیٰ تیرے لیے آنے والے زمانہ میں کامیابی متعین فرمادے گا''۔

کیفما کی مثال: ﴿ كَیْفَمَا تَكُنِ الْاُمَّةُ یَكُنِ الْوُلَاةُ ﴾

جب تک اُمت باقی رہے گی امراء ہوتے رہیں گے۔

﴿ كَیْفَمَا تَكُنْ نِیَّتُكَ یَكُنْ ثَوَابُ اللّٰهِ لَكَ ﴾

جب تک تیری نیت درست ہوگی تو تیرے لیے اللہ کی طرف سے اجر ہوگا''۔

جس طرح مصنف نے کہا ہے کہ ضرورتِ شعری کے لیے ان اسماءِ تسعہ پر ﴿ اِذَا ﴾ زیادہ کردیا جاتا ہے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

اِسْتَغْنِ مَا اَغْنَاكَ رَبُّكَ بِالْغِنٰى
وَ اِذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فَتَجَمَّلِ

''جب تک تیرا پروردگار تجھے مال و دولت کے ساتھ غنی رکھے تو بے نیازی اختیار کر اور اگر تجھے فقر و حاجت پہنچ جائے تو خوبصورت بن (یعنی ذات ظاہر نہ ہونے دے)''۔

تیسری قسم:

جس کے اسم یا حرف ہونے میں اگرچہ اختلاف ہے اور زیادہ صحیح موقف کے مطابق حرف ہے وہ ایک ہی کلمہ ہے ﴿ اِذْمَا ﴾۔

اذما کی مثال:

وَ اِنَّكَ اِذْمَا تَأْتِ مَا اَنْتَ آمِرٌ
بِهٖ تُلْفِ مَنْ اِيَّاهُ تَأْمُرُ آتِيَا

''جب آپ اپنی کہی ہوئی بات پر خود عمل کریں گے تو جس کو آپ حکم دیتے ہیں اس کو بھی عمل کرنے والا پائیں گے''۔

چوتھی قسم:

جس کے اسم یا حرف ہونے میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ اسم ہے۔ وہ ایک کلمہ ﴿ مَهْمَا ﴾ ہے۔

مھما کی مثال: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [سورۃ الاعراف : ١٣٢]

''اور کہنے لگے جو بھی تو ہمارے پاس ہم پر جادو کرنے کے لئے نشانی لائے گا سو ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے''۔

اور شاعر کا قول ہے:

وَ اِنَّكَ مَهْمَا تُعْطِ بَطْنَكَ سُؤْلَهُ
وَ فَرْجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الذَّمِّ اَجْمَعَا

''جب بھی تو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہش کے مطابق دیتا رہے گا تو وہ دونوں برائی کی انتہائی حدود کو پہنچ جائیں گے''۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں موجود افعالِ مضارع کی تعیین کریں پھر ان میں سے مرفوع منصوب اور مجزوم کو علیحدہ کریں اور اس کے اعراب کی علامت بیان کریں۔

○ مَنْ يَزْرَعُ الْخَيْرَ يَحْصُدُ الْخَيْرَ.

''جو خیر بوئے گا وہ خیر کاٹے گا''۔

○ لَا تَتَوانَ فِيْ وَاجِبِكَ.

''اپنے فریضے میں سستی نہ کر''۔

○ اِيَّاكَ اَنْ تَشْرَبَ وَ اَنْتَ تَعِبٌ.

''تھکاوٹ کی حالت میں پانی پینے سے بچ''۔

○ كَثْرَةُ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

''زیادہ ہنسی دِل کو مردہ کر دیتی ہے''۔

○ مَنْ يُعْرِضْ عَنِ اللّٰهِ يُعْرِضُ اللّٰهُ عَنْهُ.

''جو اللہ تعالیٰ سے اعراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔

○ اِنْ تُثَابِرْ عَلَى الْعَمَلِ تَفُزْ.

''اگر تو ہمیشگی سے کام کرتا رہے گا تو کامیاب ہو جائے گا''۔

○ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ النَّاسِ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفِ النَّاسُ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ.

''جو اپنے اوپر لوگوں کے حق کو نہیں پہچانتا لوگ اس کے حق کو نہیں پہچانتے''۔

○ أَيْنَمَا تَسْعَ تَجِدْ رِزْقًا.

''جس جگہ تو کوشش کرے گا تو وہاں رزق پائے گا''۔

○ حَيْثُمَا يَذْهَبِ الْعَالِمُ يَحْتَرِمْهُ النَّاسُ.

''عالم جہاں کہیں بھی چلا جائے لوگ اس کا احترام کرتے ہیں''۔

○ لَا يَجْمُلُ بِذِي الْمُرُوءَةِ أَنْ يُكْثِرَ الْمُزَاحَ.

''اچھے اخلاق والے کے لیے درست نہیں کہ وہ زیادہ مذاق کرے''۔

○ كَيْفَمَا تَكُونُوا يُوَلَّ عَلَيْكُمْ.

○ إِنْ تَدَّخِرِ الْمَالَ يَنْفَعْكَ.

''اگر تو مال جمع کرے گا تو تجھے فائدہ دے گا''۔

○ إِنْ تَكُنْ مُهْمِلًا تَسُؤْ حَالُكَ.

''غیر معروف (مستعمل) کلام نہ کرو ورنہ تیرا حال برا ہو جائے گا''۔

○ مَهْمَا تُبْطِنْ تُظْهِرْهُ الْأَيَّامُ.

''حریص نہ ہو حالات تجھ پر غالب آ جائیں گے''۔

○ لَا تَكُنْ مِهْذَارًا فَتَشْقَى.

''بے ہودہ باتیں کرنے والا نہ ہو ورنہ بد بخت ہو جائے گا''۔

(۲) درج ذیل افعالِ مضارعہ کو تین تین جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں وہ (مضارع) مرفوع دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجزوم ہو۔

تَزْرَعُ	تو کھیتی باڑی کرتا ہے	تُسَافِرُ	تو سفر کرتا ہے
تَلْعَبُ	تو کھیلتا ہے	تَظْهَرُ	تو مدد کرتا ہے

تُحِبُّوْنَ	تم محبت کرتے ہو	تَشْرِبِيْنَ	تو پانی پیتی ہے
تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتے ہو	تَرْجُوْا	تو اُمید کرتا ہے
يَهْذِي	وہ بہکی باتیں کرتا ہے	تَرْضٰى	تو راضی ہوتا ہے

① درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب حروفِ شرط کے ساتھ پر کریں۔

(ا) .... تَحْضُرْ يَحْضُرْ أَخُوْكَ .

(ب) .... تُصَاحِبْ أُصَاحِبْهُ .

(ج) .... تَلْعَبْ تَنْدَمْ .

(د) .... تُخْفِ تُظْهِرْهُ أَفْعَالُكَ .

(ہ) .... تَذْهَبْ أَذْهَبْ مَعَكَ .

(و) .... تُذَاكِرْ فِيْهِ يَنْفَعْكَ .

② درج ذیل جملوں کو مناسب فعل مضارع کے ساتھ مکمل کریں اور اس کی آخری حرکت واضح کریں۔

(ا) اِنْ تُذْنِبْ ....

(ب) اِنْ يَسْقُطِ الزُّجَاجُ ....

(ج) مَهْمَا تَفْعَلُوْا ....

(د) اَيَّ اِنْسَانٍ تُصَاحِبْهُ ....

(ہ) اِنْ تَضَعِ الْمِلْحَ فِي الْمَاءِ ....

(و) اَيْنَمَا تَسِرْ ....

(ز) كَيْفَمَا يَكُنِ الْمَرْءُ ....

(ح) مَنْ يَزُرْنِيْ ....

(ط) اَيَّانَ يَكُنِ الْعَالِمُ ....

(ی) اَنّٰى يَذْهَبِ الْعَالِمُ ....

① درج ذیل جملوں کو دو دو بار اس طرح بنائیں کہ ان کے شروع میں مناسب حرف شرط لگا ہو۔

تَنْتَبِهْ إِلَى الدَّرْسِ .	سبق کی طرف غور کر۔
تُمْسِكُ سِلْكَ الْكَهْرِبَاءَ .	تو بجلی کی تار کو پکڑے گا۔
تَصِلُ بِسُرْعَةٍ .	تو مل جلدی سے۔
تَسْتَفِدْ مِنْهُ .	تو اس سے فائدہ حاصل کر۔
تَرْكَبُ سَيَّارَةً .	تو کار پر سوار ہوتا ہے۔
تُصْعَقُ .	تو بے ہوش ہوتا ہے۔
تُغْلِقُ نَوَافِذَ حُجْرَتِكَ .	اپنے کمرے کی کھڑکیاں بند کر دو۔
تُؤَدِّ وَاجِبَكَ .	اپنی ذمہ داری پوری کر۔
يَسْقُطُ الْمَطَرُ .	بارش برستی ہے۔
يَفْسُدُ الْهَوَاءُ .	فضاء خراب ہے۔
يَفُزْ بِرِضَاءِ النَّاسِ .	لوگوں کی رضا کے ساتھ کامیابی حاصل کر۔
اِفْتَحِ الْمِظَلَّةَ .	چھتری کو کھول۔

سوالات

① جوازم کی کتنی اقسام ہیں؟

② وہ کون سے جوازم ہیں جو فعل واحد کو جزم دیتے ہیں؟

③ وہ کون سے جوازم ہیں جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں؟

④ ان اسماء کی وضاحت کریں جن کے اسم ہونے پر اتفاق ہے اور وہ دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں اور ان حروفِ جوازم کی بھی وضاحت کریں جو دو فعلوں کو جزم

دیتے ہیں اور ان کے حرف ہونے پر اتفاق ہے۔

⑤ ہر جازم کی دو مثالیں بیان کریں جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔

⑥ ہر اس جازم کی ایک ایک مثال بیان کریں جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں ساتھ شرط اور جزاء کی وضاحت بھی کریں۔

مرفوعات کی تعداد اور ان کی مثالیں

قَالَ:

﴿ بابُ مرفوعات الاسماء ﴾ اَلْمَرْفُوْعَاتُ سَبْعَةٌ وَهِيَ: اَلْفَاعِلُ، وَالْمَفْعُوْلُ الَّذِیْ لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ، وَالْمُبْتَدَأُ وَ خَبَرُهُ وَ اِسْمُ كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا وَ خَبَرُ اِنَّ وَ اَخَوَاتِهَا، وَ التَّابِعُ لِلْمَرْفُوْعِ، وَ هُوَ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ: اَلنَّعْتُ، وَالْعَطْفُ، وَالتَّوْكِيْدُ، وَالْبَدْلُ.

﴿ اسماءِ مرفوعات کا بیان ﴾ مرفوعات سات ہیں اور وہ یہ ہیں: فاعل' مفعول مالم یسمی فاعلہ' مبتداء' اس کی خبر' کَانَ اور اس کے اخوات کا اسم' اِنّ اور ان کے اخوات کی خبر' مرفوع کا تابع یہ چار چیزیں ہیں نعت' عطف' تاکید اور بدل۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ صفحات میں آپ کو علم ہو چکا ہے کہ معرب کے تین مواقع ہیں:

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر۔

ان میں سے ہر ایک موقع کے عامل ہیں جو اس کا تقاضا کرتے ہیں مؤلف نے اس چیز کو بالتفصیل بیان کرنے کی ابتداء کی ہے سب سے پہلے مرفوعات کو ذکر کیا ہے کیونکہ یہ سب سے اعلیٰ ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ اسم سات جگہوں میں مرفوع ہوتا ہے۔

① جب فاعل ہو جس طرح ﴿ عَلِيٌّ ﴾ اور ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ ہیں۔ آپ کے کلام: ﴿ حَضَرَ عَلِيٌّ ﴾ علی حاضر ہوا' ﴿ سَافَرَ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد نے سفر کیا میں۔

② نائب فاعل ہو جس کا نام مؤلف نے "مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ" رکھا ہے۔
جس طرح: ﴿ اَلْغُصْنُ ﴾ اور ﴿ اَلْمَتَاعُ ﴾ ہیں۔ آپ کے کلام:
﴿ قُطِعَ الْغُصْنُ ﴾ ٹہنی کاٹی گئی، ﴿ سُرِقَ الْمَتَاعُ ﴾ مال چوری کیا گیا، میں۔

③، ④ مبتداء اور خبر جس طرح: ﴿ مُحَمَّدٌ مُسَافِرٌ ﴾ محمد مسافر ہے۔
﴿ عَلِيٌّ مُجْتَهِدٌ ﴾ علی محنتی ہے۔

⑤ ﴿ كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا ﴾ کا اسم۔ جس طرح: ﴿ اِبْرَاهِيْمُ ﴾ اور ﴿ اَلْبَرْدُ ﴾ ہیں۔
آپ کے کلام: ﴿ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُجْتَهِدًا ﴾ ابراہیم محنتی ہے۔
﴿ اَصْبَحَ الْبَرْدُ شَدِيْدًا ﴾ سردی سخت ہو گئی، میں۔

⑥ ﴿ اِنَّ وَ اَخَوَاتِهَا ﴾ کی خبر جس طرح ﴿ فَاضِلٌ ﴾ اور ﴿ قَدِيْرٌ ﴾ آپ کے کلام
﴿ اِنَّ مُحَمَّدًا فَاضِلٌ ﴾ بے شک محمد فاضل آدمی ہے۔ اور
﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [سورة البقرة : ۲۰]
"بے شک اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے" میں۔

⑦ **مرفوع کا تابع:** تابع کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) نعت: جس طرح ﴿ اَلْفَاضِلُ ﴾ اور ﴿ كَرِيْمٌ ﴾ ہے۔ آپ کے کلام ﴿ زَارَنِيْ مُحَمَّدٌ الْفَاضِلُ ﴾ میرے پاس وہ محمد آیا جو فاضل ہے، اور ﴿ قَابَلَنِيْ رَجُلٌ كَرِيْمٌ ﴾ میرا آمنا سامنا ہوا ایک عزت والے آدمی سے، میں۔

(۲) عطف: اس کی دو انواع ہیں، عطف بیان جس طرح ﴿ سَافَرَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ ﴾ "ابو حفص عمر نے سفر کیا" میں ﴿ عُمَرُ ﴾ ہے، اور عطف نسق جس طرح ﴿ تَشَارَكَ مُحَمَّدٌ وَ خَالِدٌ ﴾ میں ﴿ خَالِدٌ ﴾ ہے۔

(۳) تاکید: جس طرح ﴿ زَارَنِي الْاَمِيْرُ نَفْسُهٗ ﴾ میرے پاس امیر بنفسہ آیا، میں ﴿ نَفْسُهٗ ﴾ ہے۔

(۴) بدل: جس طرح ﴿ حَضَرَ عَلِيٌّ اَخُوْكَ ﴾ تیرا بھائی حاضر ہوا، میں ﴿ اَخُوْكَ ﴾ ہے۔

جب کبھی یہ توابع تمام یا ان میں سے کچھ کسی کلام میں جمع ہو جائیں تو آپ نعت کو مقدم رکھیں پھر عطف بیان' پھر تاکید' پھر بدل' پھر عطف نسق مثلاً:

﴿ جَاءَ الرَّجُلُ الْكَرِيمُ عَلِيٌّ نَفْسُهُ صَدِيقُكَ وَ أَخُوهُ ﴾

تیرا دوست عزت والا شخص علی آیا اور اس کا بھائی۔

تدریب (ترکیبی مشق)

① ﴿ اِبْرَاهِيمُ مُخْلِصٌ ﴾ ابراہیم مخلص ہے۔

﴿ اِبْرَاهِيمُ ﴾ مبتداء عامل معنوی ابتداء کے ساتھ مرفوع ہے اور اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مُخْلِصٌ ﴾ مبتداء کی خبر مبتداء کے ساتھ مرفوع ہے اور اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

② ﴿ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴾ [سورة الفرقان : ٥٤]

''اور تیرا ربّ قدرت والا ہے''۔

﴿ كَانَ ﴾ فعل ناقص ماضی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ ﴿ رَبُّ ﴾، كَانَ کا اسم مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور ﴿ رَبُّ ﴾ مضاف کاف ضمیر مخاطب مضاف الیہ مبنی بر فتحہ محلاً مجرور ہے۔ ﴿ قَدِيرًا ﴾ كَانَ کی خبر منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

③ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ دُعا کا سننے والا ہے''۔

﴿ اِنَّ ﴾ حرف تاکید ونصب' ﴿ اللّٰهَ ﴾ اِنَّ کا اسم اس کے ساتھ منصوب ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ سَمِيعٌ ﴾ اِنَّ کی خبر اس کے ساتھ مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ سَمِيعٌ ﴾ مضاف' ﴿ الدُّعَاءِ ﴾ مضاف الیہ اضافت کے ساتھ مجرور ہے اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

① اسم کتنی جگہوں میں مرفوع ہوتا ہے؟

② توابع کی کونسی اقسام ہیں؟

③ جب کسی کلام میں تاکید عطفِ بیان اور نعت جمع ہو جائیں تو ان کی ترتیب کیسے ہوگی؟

④ جب تمام توابع اکٹھے آ جائیں تو ان میں سے کس کو مقدم کریں گے؟

⑤ مبتداء اور خبر کی دو مثالیں بیان کریں۔

⑥ "کَانَ" کے اسم "اِنَّ" کی خبر' فاعل اور نائب فاعل میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کریں۔

فاعل کا بیان

قَالَ:

﴿ بَابُ الْفَاعِل ﴾ اَلْفَاعِلُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَرْفُوْعُ الْمَذْكُوْرُ قَبْلَهُ فِعْلُهُ.

﴿فاعل کا بیان﴾ فاعل ایسا اسم مرفوع ہے جس سے پہلے اس کا فعل مذکور ہو۔

وَ اَقُوْلُ:

فاعل کے دو معنی ہیں ایک لغوی ایک اصطلاحی۔

فاعل کا لغوی معنی:

جو فعل کو وجود میں لائے۔

اصطلاحی معنی:

ایسا اسمِ مرفوع جس سے پہلے اس کا فعل مذکور ہو جس طرح مؤلف نے فرمایا:

﴿ اَلْاِسْمُ ﴾ یہ لفظ فعل اور حرف کو شامل نہیں ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی ایک بھی فاعل نہیں بن سکتا۔ اور یہ لفظ اسمِ صریح اور اسمِ مؤوّل بالصریح دونوں کو شامل ہوگا جس طرح اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ قَالَ نُوْحٌ ﴾ [سورة نوح : ۲۱] ''نوح نے کہا'' میں لفظ نوح ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ ﴾ [سورة البقرة : ۱۲۷] ''اور جب ابراہیم اٹھانے لگا'' میں ابراہیم اور مؤوّل بالصریح جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا ﴾ [سورة العنكبوت : ۵۱] ''کیا انہیں کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر اتارا''۔

﴿ اَنَّ ﴾ حرف تاکید ونصب' ﴿ نَا ﴾ اَنَّ کا اسم نصب کے محل میں مبنی علی السکون' ﴿ اَنْزَلْنَا ﴾ فعل ماضی اور فاعل یہ جملہ محل رفع میں' اَنَّ کی خبر ہے۔ ﴿ اَنَّ ﴾ اور اس کا

مدخول بتاویل مصدر ﴿ يَكْفِي ﴾ کا فاعل ہے اس کی تقدیری صورت اس طرح ہوگی:

﴿ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اِنْزَالُنَا ﴾

دوسری مثال: ﴿ يَسُرُّنِي اَنْ تَتَمَسَّكَ بِالْفَضَائِلِ ﴾

تیسری مثال: ﴿ اَعْجَبَنِيْ مَا صَنَعْتَ ﴾

ان مثالوں میں تقدیری عبارت اس طرح ہوگی:

﴿ يَسُرُّنِي تَمَسُّكُكَ ﴾، ﴿ اَعْجَبَنِي صُنْعُكَ ﴾

اَلْمَرْفُوْعُ: یہ قید منصوب اور مجرور کو نکال دیتی ہے اس لیے یہ فاعل نہیں ہو سکتے۔

اَلْمَذْكُوْرُ قَبْلَهٗ فِعْلُهٗ: اس سے پہلے اس کا فعل مذکور ہے یہ قید مبتداء اور ﴿ اِنَّ ﴾ اور اس کے ﴿ اَخَوَات ﴾ کی خبر کو نکال دیتی ہے اس لیے کہ ان سے پہلے فعل بالکل نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ قید ﴿ كَانَ ﴾ اور اس کے اَخَوَات اور ﴿ كَادَ ﴾ اور اس کے اَخَوَات کے اسم کو بھی نکال دیتی ہے۔

اگرچہ ان دونوں سے پہلے فعل ہوتا ہے لیکن یہ فعل ان میں سے کسی کا نہیں ہوتا اور فعل سے مراد یہ ہے کہ وہ شبہ فعل کو بھی شامل ہو جس طرح اسم فعل مثلاً: ﴿ هَيْهَاتَ الْعَقِيْقُ ﴾، ﴿ شَتَّانَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو ﴾ اور اسم فاعل ﴿ اَقَادِمٌ اَبُوْكَ ﴾۔

ان جملوں میں ﴿ اَلْعَقِيْقُ ﴾ اور ﴿ زَيْدٌ ﴾ مع معطوف اور ﴿ اَبُوْكَ ﴾ فاعل ہیں۔

فاعل کی اقسام اور فاعل ظاہر کی قسمیں

قَالَ:

وَهُوَ عَلٰى قِسْمَيْنِ ظَاهِرٌ وَ مُضْمَرٌ فَالظَّاهِرُ نَحْوُ قَوْلِكَ قَامَ زَيْدٌ وَ يَقُوْمُ زَيْدٌ وَ قَامَ الزَّيْدَانِ وَ قَامَ الزَّيْدُوْنَ وَ يَقُوْمُ الزَّيْدُوْنَ وَ قَامَ الرِّجَالُ وَ يَقُوْمُ الرِّجَالُ وَ قَامَتْ هِنْدٌ وَ تَقُوْمُ هِنْدٌ وَ قَامَتِ

الْهِنْدَانِ وَ تَقُوْمُ الْهِنْدَانِ وَ قَامَتِ الْهِنْدَاتُ وَ تَقُوْمُ الْهِنْدَاتُ وَ تَقُوْمُ الْهُنُوْدُ وَ قَامَ اَخُوْكَ وَ يَقُوْمُ اَخُوْكَ وَ قَامَ غُلَامِيْ وَ يَقُوْمُ غُلَامِيْ وَ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ.

فاعل کی دو قسمیں ہیں ظاہر اور مضمر۔ ظاہر کی مثالیں: قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا)' وَ يَقُوْمُ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوتا ہے یا ہوگا)' وَ قَامَ الزَّيْدَانِ (دو زید کھڑے ہوئے)' وَ يَقُوْمُ الزَّيْدَانِ (دو زید کھڑے ہوتے ہیں یا ہوں گے)' وَ قَامَ الزَّيْدُوْنَ (بہت زید کھڑے ہوئے)' وَ يَقُوْمُ الزَّيْدُوْنَ (بہت زید کھڑے ہوئے ہیں یا کھڑے ہوں گے)' وَ قَامَ الرِّجَالُ، وَ يَقُوْمُ الرِّجَالُ، وَ قَامَتْ هِنْدٌ، وَ تَقُوْمُ هِنْدٌ، وَ قَامَتِ الْهِنْدَانِ، وَ تَقُوْمُ الْهِنْدَانِ، وَ قَامَتِ الْهِنْدَاتُ، وَ تَقُوْمُ الْهِنْدَاتُ، وَ تَقُوْمُ الْهُنُوْدُ وَ قَامَ اَخُوْكَ، وَ يَقُوْمُ اَخُوْكَ، وَ قَامَ غُلَامِيْ، وَ يَقُوْمُ غُلَامِيْ۔

وَ اَقُوْلُ:

فاعل دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے: (۱) ظاہر (۲) مضمر۔

ظاہر سے مراد وہ ہے جو اپنے معنی پر بغیر قرینہ کے احتیاج کی دلالت کرے۔
مضمر وہ ہے جو اپنے معنی پر کسی قرینہ' تکلم یا خطاب یا غیبت کے بغیر اپنے معنی و مراد پر دلالت نہ کر سکے۔

فاعل ظاہر کی کئی اقسام ہیں' اس لئے کہ یا تو وہ مفرد ہوگا یا تثنیٰ یا جمع سالم یا جمع مکسر اور پھر ان چاروں اقسام میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث پس یہ آٹھ قسمیں ہوئیں اسی طرح اس کا اعراب ضمہ ظاہرہ کے ساتھ ہوگا یا ضمہ مقدرہ کے ساتھ اور پھر یا اس کا اعراب ضمہ کی طرف سے نیابت کے طور پر حروف کے ساتھ ہوگا ان سب احوال کے ساتھ ساتھ فعل ماضی ہوگا یا مضارع۔

فاعل مفرد مذکر کی فعل ماضی کے ساتھ مثال: سَافَرَ مُحَمَّدٌ محمد نے سفر

کیا' ﴿ حَضَرَ خَالِدٌ ﴾ خالد حاضر ہوا۔

اور فعل مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ یُسَافِرُ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد سفر کرتا ہے یا کرے گا' ﴿ یَحْضُرُ خَالِدٌ ﴾ خالد حاضر ہوتا ہے یا ہوگا۔

فاعل مثنیٰ مذکر کی فعل ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَ الصَّدِیْقَانِ ﴾ دو دوست حاضر ہوئے' ﴿ سَافَرَ الْاَخَوَانِ ﴾ دو بھائیوں نے سفر کیا۔

اور فعل مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ یَحْضُرُ الصَّدِیْقَانِ ﴾ دو دوست حاضر ہوتے ہیں یا ہوں گے۔ ﴿ وَ یُسَافِرُ الْاَخَوَانِ ﴾ دو بھائی سفر کرتے ہیں یا کریں گے۔

فاعل جمع مذکر سالم کی فعل ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَ الْمُحَمَّدُوْنَ ﴾ بہت سے محمد حاضر ہوئے' ﴿ حَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ﴾ مسلمانوں نے حج کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ یَحْضُرُ الْمُحَمَّدُوْنَ ﴾ بہت سے محمد حاضر ہوتے ہیں یا ہوں گے' ﴿ یَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ ﴾ مسلمان حج کرتے ہیں یا کریں گے۔

فاعل جمع مکسر مذکر کی ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَ الْاَصْدِقَاءُ ﴾ بہت سے دوست حاضر ہوئے' ﴿ سَافَرَ الزُّعَمَاءُ ﴾ سرداروں نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ یَحْضُرُ الْاَصْدِقَاءُ ﴾ بہت سے دوست حاضر ہوتے ہیں یا ہوں گے' ﴿ یُسَافِرُ الزُّعَمَاءُ ﴾ سردار سفر کرتے ہیں یا کریں گے۔

فاعل مفرد مؤنث کی ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَتْ هِنْدٌ ﴾ ہند حاضر ہوئی' ﴿ سَافَرَتْ سُعَادُ ﴾ سعاد نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ اس کی مثال: ﴿ تَحْضُرُ هِنْدٌ ﴾ ہند حاضر ہوتی ہے یا ہوگی' ﴿ تُسَافِرُ سُعَادُ ﴾ سعاد سفر کرتی ہے یا کرے گی۔

فاعل مثنیٰ مؤنث کی ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَتِ الْهِنْدَانِ ﴾ دو ہند حاضر ہوئیں' ﴿ سَافَرَتِ الزَّیْنَبَانِ ﴾ دو زینب نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ تَحْضُرُ الْهِنْدَانِ ﴾ دو ہند حاضر ہوتی ہیں یا

ہوں گی'﴿ تُسَافِرُ الزَّیْنَبَانِ ﴾ دو زینب سفر کرتی ہیں یا کریں گی۔

فاعل جمع سالم مؤنث کی ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَتِ الْھِنْدَاتُ ﴾ بہت سی ہند حاضر ہوئیں'﴿ سَافَرَتِ الزَّیْنَبَاتُ ﴾ بہت سی زینب (نامی عورتوں) نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ تَحْضُرُ الْھِنْدَاتُ ﴾ بہت سی ہند حاضر ہوتی ہیں یا ہوں گی'﴿ تُسَافِرُ الزَّیْنَبَاتُ ﴾ بہت سی زینب (نامی عورتیں) سفر کرتی ہیں یا کریں گی۔

فاعل جمع مکسر مؤنث کی ماضی کے ساتھ مثال: ﴿ حَضَرَتِ الْھُنُوْدُ ﴾ بہت سی ہند (نامی عورتیں) حاضر ہوئیں'﴿ سَافَرَتِ الزَّیَانِبُ ﴾ بہت سی زینب (نامی عورتوں) نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ تَحْضُرُ الْھُنُوْدُ ﴾ بہت سی ہند (نامی عورتیں) حاضر ہوتی ہیں یا حاضر ہوں گی'﴿ وَ تُسَافِرُ الزَّیَانِبُ ﴾ بہت سی زینب (نامی عورتیں) سفر کرتی ہیں یا کریں گی۔

جس فاعل کا اعراب ضمہ ظاہرہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کی مثال مثنیٰ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام سابقہ مذکورہ جو پہلے گزر چکی ہیں مثالیں اسی کی ہیں۔

جس فاعل کا اعراب ضمہ مقدرہ کے ساتھ ہوتا ہے فعل ماضی کے ساتھ اس کی

مثال: ﴿ حَضَرَ الْفَتٰی ﴾ جوان حاضر ہوا۔

﴿ سَافَرَ الْقَاضِیْ ﴾ قاضی نے سفر کیا۔

﴿ اَقْبَلَ صَدِیْقِیْ ﴾ میرا دوست آیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال: ﴿ یَحْضُرُ الْفَتٰی ﴾ جوان حاضر ہوتا ہے یا ہوگا۔

﴿ یُسَافِرُ الْقَاضِیْ ﴾ قاضی سفر کرتا ہے یا کرے گا۔

﴿ یُقْبِلُ صَدِیْقِیْ ﴾ میرا دوست آتا ہے یا آئے گا۔

جس فاعل کا اعراب ضمہ کے نائب حروف کے ساتھ ہوتا ہے اس کی مثال فاعل تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع سالم مذکر کی تمام پہلے گزری ہوئی مثالیں اسی کی ہیں۔

ماضی کے ساتھ اس کی مثال:

﴿ حَضَرَ اَبُوْكَ ﴾ تیرا والد حاضر ہوا۔

﴿ سَافَرَ اَخُوْكَ ﴾ تیرے بھائی نے سفر کیا۔

اور مضارع کے ساتھ مثال:

﴿ یَحْضُرُ اَبُوْكَ ﴾ تیرا باپ حاضر ہوتا ہے یا ہوگا۔

﴿ یُسَافِرُ اَخُوْكَ ﴾ تیرا بھائی سفر کرتا ہے یا کرے گا۔

فاعل مضمر کی اقسام

قَالَ:

وَالْمُضْمَرُ اِثْنَا عَشَرَ، نَحْوُ قَوْلِكَ ضَرَبْتُ وَ ضَرَبْنَا وَ ضَرَبْتَ وَ ضَرَبْتِ وَ ضَرَبْتُمَا وَ ضَرَبْتُمْ وَ ضَرَبْتُنَّ وَ ضَرَبَ وَ ضَرَبَتْ وَ ضَرَبَا وَ ضَرَبُوْا وَ ضَرَبْنَ.

''فاعل مضمر بارہ ہیں: ضَرَبْتُ (میں نے مارا) مذکر و مؤنث' وَ ضَرَبْنَا (ہم نے مارا)' وَ ضَرَبْتَ (تو نے مارا) مذکر' وَ ضَرَبْتِ (تو نے مارا) مؤنث' وَ ضَرَبْتُمَا (تم دونوں نے مارا) مذکر و مؤنث' وَ ضَرَبْتُمْ (تم نے مارا) جمع مذکر' وَ ضَرَبْتُنَّ (تم نے مارا) جمع مؤنث' وَ ضَرَبَ (اس نے مارا) مذکر' ضَرَبَتْ (اس نے مارا) مؤنث' ضَرَبَا (ان دونوں نے مارا) مذکر' وَ ضَرَبُوْا (ان سب نے مارا) مذکر' وَ ضَرَبْنَ (ان سب نے مارا) مؤنث''۔

وَ اَقُوْلُ:

آپ مضمر کو گزشتہ اسباق میں پہچان چکے ہیں کہ وہ کیا ہے اور اب ہم آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ مضمر کی بارہ قسمیں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو وہ ضمیر متکلم پر دلالت کرے گی یا مخاطب پر یا غائب پر دلالت کرے گی' ان میں سے ہر ایک کی پانچ قسمیں بنتی ہیں کیونکہ یا تو وہ مفرد مذکر پر دلالت کرے گی یا مفرد مؤنث پر یا مثنی مطلق پر یا جمع مذکر پر تو یہ تمام بارہ قسمیں ہو جائیں گی۔

ضمیر متکلم واحد مذکر ومؤنث کی مثال: ﴿ضَرَبْتُ﴾ میں نے مارا، ﴿حَفِظْتُ﴾ میں نے یاد کیا' ﴿اِجْتَهَدْتُ﴾ میں نے محنت کی۔

ضمیر جمع متکلم یا واحد جو (بذاتِ خود) اپنی تعظیم مراد رکھے یا وہ اپنے آپ کو جماعت کے مرتبہ پر پیش کرے۔ مثال: ﴿ضَرَبْنَا﴾ ہم نے مارا، ﴿حَفِظْنَا﴾ ہم نے یاد کیا، ﴿اِجْتَهَدْنَا﴾ ہم نے محنت کی۔

ضمیر مخاطب واحد مذکر کی مثال: ﴿ضَرَبْتَ﴾، ﴿حَفِظْتَ﴾، ﴿اِجْتَهَدْتَ﴾۔

ضمیر مخاطب واحد مؤنث کی مثال: ﴿ضَرَبْتِ﴾، ﴿حَفِظْتِ﴾، ﴿اِجْتَهَدْتِ﴾۔

ضمیر مخاطب تثنیہ مذکر یا مؤنث کی مثال: ﴿ضَرَبْتُمَا﴾، ﴿حَفِظْتُمَا﴾، ﴿اِجْتَهَدْتُمَا﴾۔

ضمیر مخاطب جمع مذکر کی مثال: ﴿ضَرَبْتُمْ﴾، ﴿حَفِظْتُمْ﴾، ﴿اِجْتَهَدْتُمْ﴾۔

ضمیر مخاطب جمع مؤنث کی مثال: ﴿ضَرَبْتُنَّ﴾، ﴿حَفِظْتُنَّ﴾، ﴿اِجْتَهَدْتُنَّ﴾۔

ضمیر واحد مذکر غائب کی مثال ﴿ضَرَبَ﴾ آپ کے کلام:

﴿مُحَمَّدٌ ضَرَبَ اَخَاهُ﴾ محمد نے اپنے بھائی کو مارا۔

اور ﴿حَفِظَ﴾ آپ کے قول:

﴿اِبْرَاهِيْمُ حَفِظَ دَرْسَهٗ﴾ ابراہیم نے اپنا سبق یاد کیا۔

اور ﴿اِجْتَهَدَ﴾ آپ کے قول:

﴿خَالِدٌ اِجْتَهَدَ فِيْ عَمَلِهَا﴾ خالد نے اپنے کام میں محنت کی۔

ضمیر واحد مؤنث غائب کی مثال ﴿ ضَرَبَتْ ﴾ آپ کے کلام ﴿ هِنْدٌ ضَرَبَتْ أُخْتَهَا ﴾ ہند نے اپنی بہن کو مارا' میں اور ﴿ حَفِظَتْ ﴾ آپ کے قول:

﴿ سُعَادُ حَفِظَتْ دَرْسَهَا ﴾ سعاد نے اپنا سبق یاد کیا' میں اور ﴿ اِجْتَهَدَتْ ﴾ آپ کی بات:

﴿ زَيْنَبُ اِجْتَهَدَتْ فِيْ عَمَلِهَا ﴾ زینب نے اپنے کام میں محنت کی' میں۔

ضمیر تثنیہ مذکر یا مؤنث غائب کی مثال: ﴿ اَلْمُحَمَّدَانِ ضَرَبَا بَكْرًا ﴾ میں ضَرَبَا، ﴿ اَلْهِنْدَانِ ضَرَبَتَا عَامِرًا ﴾ میں ضَرَبَتَا، ﴿ اَلْمُحَمَّدَانِ حَفِظَا دَرْسَهُمَا ﴾ میں حَفِظَا، ﴿ اَلْهِنْدَانِ حَفِظَتَا دَرْسَهُمَا ﴾ میں حَفِظَتَا، ﴿ اَلْبَكْرَانِ اِجْتَهَدَا ﴾ میں اِجْتَهَدَا یا ﴿ اَلزَّيْنَبَانِ اِجْتَهَدَتَا ﴾ میں اِجْتَهَدَتَا، ﴿ اَلْمُحَمَّدَانِ قَامَا بِوَاجِبِهِمَا ﴾ میں قَامَا یا ﴿ اَلْهِنْدَانِ قَامَتَا بِوَاجِبِهِمَا ﴾۔

ضمیر جمع مذکر غائب کی مثال جس طرح ﴿ ضَرَبُوْا ﴾ ہے آپ کی بات ﴿ اَلرِّجَالُ ضَرَبُوْا أَعْدَائَهُمْ ﴾ آدمیوں نے اپنے دشمنوں کو مارا' میں اور آپ کی بات ﴿ اَلتَّلَامِيْذُ حَفِظُوْا دُرُوْسَهُمْ ﴾ شاگردوں نے اپنے اسباق یاد کیے میں حَفِظُوْا اور اسی طرح آپ کے قول ﴿ اَلتَّلَامِيْذُ اِجْتَهَدُوْا ﴾ شاگردوں نے محنت کی' میں اِجْتَهَدُوْا ہے۔

ضمیر جمع مؤنث غائب کی مثال جس طرح ﴿ ضَرَبْنَ ﴾ ہے' آپ کے قول: ﴿ اَلْفَتَيَاتُ اضَرَبْنَ عَدُوَّاتِهِنَّ ﴾ میں' اسی طرح ﴿ حَفِظْنَ ﴾ ہے آپ کے قول ﴿ اَلنِّسَاءُ حَفِظْنَ اَمَانَاتِهِنَّ ﴾ عورتوں نے اپنی امانتوں کی حفاظت کی میں اور اسی طرح ﴿ اِجْتَهَدْنَ ﴾ ہے آپ کے قول ﴿ اَلْبَنَاتُ اِجْتَهَدْنَ ﴾ میں۔

ان سابقہ ضمیر کے بارہ اقسام میں سے ہر ایک کو ضمیر متصل کہا جاتا ہے۔

ضمیر متصل کی تعریف:

جو نہ تو کلام کے شروع میں آسکے اور نہ ہی اِلَّا کے بعد واقع ہو۔

اس ضمیر کی ایک اور قسم ہے جسے ضمیر منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر منفصل کی تعریف:

جو کلام کے شروع میں بھی آ سکے اور اِلَّا کے بعد بھی واقع ہو سکے بلا کراہت۔

آپ کہتے ہیں: ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنَا ﴾ صرف میں نے مارا' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا نَحْنُ ﴾ نہیں مارا کسی نے مگر ہم نے' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنْتَ ﴾ صرف تو نے مارا (مذکر)' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنْتِ ﴾ (مؤنث)' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنْتُمَا ﴾، ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنْتُمْ ﴾ صرف تم نے مارا (جمع مذکر مخاطب)' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنْتُنَّ ﴾ مؤنث' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا هُوَ ﴾ مذکر' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا هِيَ ﴾ مؤنث ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا هُمَا ﴾' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا هُمْ ﴾ مذکر' ﴿ مَا ضَرَبَ اِلَّا هُنَّ ﴾ مؤنث صرف انہوں نے مارا (تثنیہ مؤنث غائب)۔

یہ سب قیاس کے مطابق ہے ضمیر منفصل کی اقسام کے متعلق اس اشارہ کے بعد مبتداء اور خبر کے باب میں مزید تفصیل کا بیان آ رہا ہے۔

مشق

① درج ذیل اسماء کو بطورِ فاعل دو دو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں فعل ماضی ہو اور دوسرے میں مضارع۔

اَبُوْكَ	تیرا باپ	صَدِيْقُكَ	تیرا دوست	اَلتُّجَّارُ	تاجر
اَلْمُخْلِصُوْنَ	اخلاص والے لوگ	اِبْنِيْ	میرا بیٹا	اَلْاُسْتَاذُ	استاد
اَلشَّجَرَةُ	درخت	اَلرَّبِيْعُ	موسم ربیع	اَلْحِصَانُ	نر گھوڑا

② درج ذیل افعال میں سے ہر ایک کے لیے دو دو اسماء لائیں اور ہر ایک کو مناسب جملہ میں بطورِ فاعل استعمال کریں۔

حَضَرَ	وہ حاضر ہوا	اِشْتَرَى	اس نے خریدا	يَرْبَحُ	وہ فائدہ دیتا ہے
يَنْجُوْ	وہ نجات پاتا ہے	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	اَدَّى	اس نے ادا کیا
اَثْمَرَتْ	وہ پھل لائی	اَقْبَلَ	وہ متوجہ ہوا	صَهَلَ	وہ ہنہنایا

③ درج ذیل سوالات میں سے ہر ایک کا ایسے مفید جملے کے ساتھ جواب دیں جو فعل اور فاعل پر مشتمل ہو۔

(ا) مَتَى تُسَافِرُ؟ (تو کب سفر کرے گا؟)

(ب) أَيْنَ يَذْهَبُ صَاحِبُكَ ؟ (تیرا ساتھی کہاں گیا ہے؟)

(ج) هَلْ حَضَرَ أَخُوْكَ ؟ (کیا تیرا بھائی آیا؟)

(د) كَيْفَ وَجَدْتَ الْكِتَابَ ؟ (تو نے کتاب کو کیسا پایا؟)

(ہ) مَاذَا تَصْنَعُ ؟ (تو کیا کرتا ہے؟)

(و) مَتَى أَلْقَاكَ ؟ (تجھے کب ملا؟)

(ز) أَيَّانَ تَقْضِيْ فَصْلَ الصَّيْفِ ؟ (آپ گرمیوں کی چھٹیاں کہاں گزاریں گے؟)

(ح) مَا الَّذِيْ تَدْرُسُهُ ؟ (تو کیا پڑھتا ہے؟)

④ درج ذیل کلمات کے ساتھ ایسے جملے بنائیں جو فعل اور فاعل پر مشتمل ہوں۔

نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	فَازَ	وہ کامیاب ہوا	أَيْنَعَ	پھل پکنا
اَلْمُجْتَهِدُ	محنتی	اَلْمُخْلِصُ	اخلاص والا	اَلزَّهْرُ	کلی
اَلنِّيْلُ	دریائے نیل	اَلتَّاجِرُ	تاجر		

اعراب کی مشق

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

① حَضَرَ مُحَمَّدٌ . محمد حاضر ہوا۔

② سَافَرَ الْمُرْتَضٰی . مرتضٰی نے سفر کیا۔

③ سَيَزُوْرُنَا الْقَاضِيْ . عنقریب قاضی ہم سے ملاقات کرے گا۔

④ أَقْبَلَ أَخِيْ . میرا بھائی آیا۔

الجواب

① حَضَرَ مُحَمَّدٌ:

﴿ حَضَرَ ﴾ فعل ماضی مبنی برفتحہ اعراب کے لحاظ سے اس کا کوئی محل نہیں۔

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ فاعل مرفوع' اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔

② سَافَرَ الْمُرْتَضٰی:

﴿ سَافَرَ ﴾ فعل ماضی مبنی برفتحہ اس کا بالحاظ اعراب کوئی محل نہیں۔ ﴿ اَلْمُرْتَضٰی ﴾ فاعل مرفوع' رفع کی علامت الف پر ضمہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے تعذر (مشکل ہونا) رکاوٹ ہے۔

③ سَیَزُوْرُنَا الْقَاضِیْ:

سین تنفیس (مہلت) پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔ ﴿ یَزُوْرُ ﴾ فعل مضارع مرفوع' کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ نَا ﴾ ضمیر مفعول بہ ہے نصب کے محل میں مبنی علی السکون ہے۔ ﴿ اَلْقَاضِیْ ﴾ فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت یاء پر ضمہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے ثقل (بوجھل ہونا) رکاوٹ ہے۔

④ اَقْبَلَ اَخِیْ:

﴿ اَقْبَلَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ' اعراب کے لحاظ سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ اَخٌ ﴾ فاعل مرفوع رفع کی علامت اس کے آخر پر ضمہ مقدرہ جس کے ظاہر ہونے سے محل کا حرکتِ مناسبہ کے ساتھ مشغول ہونا رکاوٹ ہے۔ نیز ﴿ اَخٌ ﴾ مضاف اور یا متکلم کی ضمیر مضاف الیہ مبنی علی السکون ہے اور جر کے محل میں ہے۔

سوالات

① فاعل کی لغوی واصلاحی تعریف بیان کریں۔
② فاعل صریح کی دو مثالیں بیان کریں۔
③ فاعل مؤوّل بالصریح کی دو مثالیں بیان کریں۔
④ اسم فعل کے ساتھ فاعل مرفوع کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑤ اسم فاعل کے ساتھ فاعل مرفوع کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑥ فاعل کتنی انواع میں تقسیم ہوتا ہے بیان کریں؟
⑦ فاعل ظاہر کسے کہتے ہیں؟
⑧ فاعل مضمر کسے کہتے ہیں؟
⑨ مضمر کی کتنی اقسام ہیں؟
⑩ ضمیر متصل کتنی انواع میں تقسیم ہوتی ہے؟
⑪ ضمیر متصل کی ہر نوع کی دو مثالیں بیان کریں۔
⑫ ضمیر متصل کی تعریف کریں۔
⑬ ضمیر منفصل کی تعریف کریں۔
⑭ ایسی ضمیر منفصل جو فاعل واقع ہو اس کے بارہ مختلف مثالیں بیان کریں' اور یہ بھی بیان کریں کہ ان میں سے ہر ایک پر ضمیر کس چیز پر دلالت کر رہی ہے؟
⑮ مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

(١) ﴿ كَتَبَ مَحْمُوْدٌ دَرْسَهٗ ﴾
"محمود نے اپنا سبق لکھا"۔

(٢) ﴿ اِشْتَرٰى عَلِيٌّ كِتَابًا ﴾
"علی نے کتاب خریدی"۔

(۳) ﴿ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ ﴾ [سورة الاحقاف : ۳۱]

''اے ہماری قوم! اللہ کے داعی کی پکار قبول کرو''۔

(۴) ﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ﴾ [سورة حٰمٓ السجدة : ٤٦]

''پس جس نے نیک عمل کیے وہ اسی کے لیے ہیں''۔

نائب فاعل

قَالَ:

﴿ بَابُ الْمَفْعُوْلِ الَّذِیْ لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ﴾ وَهُوَ الْإِسْمُ الْمَرْفُوْعُ الَّذِیْ لَمْ يُذْكَرْ مَعَهٗ فَاعِلُهٗ.

﴿ مفعول مالم يسم فاعله ﴾ کا بیان وہ اسم مرفوع جس کے ساتھ اس کا فاعل مذکور نہ ہو۔

وَ اَقُوْلُ:

اکثر کلام تین چیزوں فعل، فاعل، مفعول بہ سے مرکب ہوتی ہے۔ مثلاً:

﴿ قَطَعَ مَحْمُوْدٌ الْغُصْنَ ﴾ محمود نے ٹہنی کاٹی۔

﴿ حَفِظَ خَلِیْلٌ الدَّرْسَ ﴾ خلیل نے سبق یاد کیا۔

﴿ يَقْطَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْغُصْنَ ﴾ ابراہیم ٹہنی کاٹتا ہے یا کاٹے گا۔

﴿ يَحْفَظُ عَلِیٌّ الدَّرْسَ ﴾ علی سبق یاد کرتا ہے یا کرے گا۔

لیکن متکلم کبھی اس کلام سے فاعل کو حذف کر دیتا ہے اور فعل و مفعول کے ذکر پر اکتفاء کرتا ہے، اس وقت متکلم پر لازم آتا ہے کہ فعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی صورت میں بھی تبدیلی لائے۔ صورتِ فعل کی تبدیلی پر عنقریب بحث آ رہی ہے۔ رہی مفعول کی صورت کی تبدیلی، تو وہ پہلے چونکہ منصوب تھا اب اس کو مرفوع بنا دے اور اس کو فاعل کے احکام عطا کر دے، اس طرح کہ اس کو فعل سے ضرور مؤخر رکھے اور اگر وہ (نائب فاعل) مؤنث ہے تو اس کے لیے فعل بھی مؤنث لائے۔ اسی طرح دوسرے احکامات اس صورت میں اس (مفعول) کو نائب فاعل یا مفعول ما لم يسم فاعله کا نام دیا جاتا ہے۔

فاعل کے حذف کے بعد فعل میں تبدیلی

قَالَ:

فَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مَاضِيًا ضُمَّ أَوَّلُهُ وَ كُسِرَ مَا قَبْلَ آخِرِهِ، وَ إِنْ كَانَ مُضَارِعًا ضُمَّ أَوَّلُهُ وَ فُتِحَ مَا قَبْلَ آخِرِهِ.

''اگر فعل ماضی ہو تو اس کے پہلے حرف کو ضمہ اور آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دے دیا جائے گا' اور اگر فعل مضارع ہے تو اس کے پہلے حرف کو ضمہ اور آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دے دیا جائے گا''۔

وَ أَقُوْلُ:

مصنف ان عبارات میں ان تبدیلیوں کا ذکر کر رہے ہیں جو فاعل کے حذف ہونے کے بعد اور معنوں کی طرف (فعل کی) اسناد کے بعد فعل میں ظاہر ہوتی ہیں وہ اس طرح کہ جب فعل ماضی ہو تو اس کے اوّل کو ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دے دیا جائے جس طرح ﴿ قُطِعَ الغُصْنُ ﴾ ٹہنی کاٹی گئی' ﴿ حُفِظَ الدَّرْسُ ﴾ سبق یاد کیا گیا۔ اور اگر فعل مضارع ہو تو اس کے اوّل کو مضموم اور ما قبل آخر کو مفتوح کر دیا جائے جس طرح:

﴿ يُقْطَعُ الْغُصْنُ ﴾ ٹہنی کاٹی جائے گی۔

﴿ يُحْفَظُ الدَّرْسُ ﴾ سبق یاد کیا جائے گا۔

نائب فاعل کی اقسام

قَالَ:

وَهُوَ عَلٰى قِسْمَيْنِ ظَاهِرٌ وَ مُضْمَرٌ فَالظَّاهِرُ نَحْوُ قَوْلِكَ "ضُرِبَ زَيْدٌ" وَ "يُضْرَبُ زَيْدٌ" وَ "أُكْرِمَ عَمْرٌو" وَ "يُكْرَمُ عَمْرٌو" وَالْمُضْمَرُ اِثْنَا عَشَرَ نَحْوُ قَوْلِكَ، ضُرِبْتُ وَ ضُرِبْنَا وَ ضُرِبْتَ وَ

ضُرِبْتِ وَ ضُرِبْتُمَا وَ ضُرِبْتُمْ وَ ضُرِبْتُنَّ وَ ضُرِبَ وَ ضُرِبَتْ وَ ضُرِبَا وَ ضُرِبُوْا وَ ضُرِبْنَ.

''نائب فاعل کی دو قسمیں ہیں: ظاہر اور مضمر۔ ظاہر: جس طرح آپ کا قول ہے ﴿ ضُرِبَ زَيْدٌ ﴾ زید مارا گیا' اور ﴿ يُضْرَبُ زَيْدٌ ﴾ زید مارا جائے گا' اور ﴿ أُكْرِمَ عَمْرٌو ﴾ عمرو عزت کیا گیا' اور ﴿ يُكْرَمُ عَمْرٌو ﴾ عمرو عزت کیا جائے گا' اور مضمر بارہ ہیں۔ جس طرح آپ کا کہنا: ضُرِبْتُ وَ ضُرِبْنَا وَ ضُرِبْتَ وَ ضُرِبْتِ وَ ضُرِبْتُمَا وَ ضُرِبْتُمْ وَ ضُرِبْتُنَّ وَ ضُرِبَ وَ ضُرِبَتْ وَ ضُرِبَا وَ ضُرِبُوْا وَ ضُرِبْنَ''۔

وَ أَقُوْلُ:

فاعل کی طرح نائب فاعل کی بھی دو قسمیں ہیں: ظاہر اور مضمر' اور مضمر کی پھر دو قسمیں ہیں: متصل اور منفصل۔

ہر قسم کی ضمیر کی بارہ قسمیں ہیں دو متکلم کے لیے' پانچ مخاطب کے لیے' پانچ غائب کے لیے۔ اس کی مکمل تفصیل فاعل کے باب میں ہم بیان کر چکے ہیں لہٰذا اس کے تکرار کی یہاں کوئی ضرورت نہیں۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں سے ہر جملہ فعل' فاعل اور مفعول سے بنا ہوا ہے اس میں سے فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب فاعل بنا دیں اور فعل پر مکمل اعراب لگائیں۔

- قَطَعَ مَحْمُوْدٌ زَهْرَةً. (محمود نے کلی توڑی)
- اِشْتَرٰى أَخِيْ كِتَابًا. (میرے بھائی نے کتاب خریدی)
- قَرَأَ إِبْرَاهِيْمُ دَرْسَهٗ. (ابراہیم نے اپنا سبق پڑھا)

○ يُعْطِي أَبِي الْفُقَرَاءَ. (میرا والد فقیروں کو دیتا ہے)

○ يُكْرِمُ الْأُسْتَاذُ الْمُجْتَهِدَ. (استاد محنتی کی عزت کرتا ہے)

○ يَتَعَلَّمُ اِبْنِي الرِّمَايَةَ. (میرا بیٹا تیراندازی سیکھتا ہے)

○ يَسْتَغْفِرُ التَّائِبُ رَبَّنَا. (توبہ کرنے والا ہمارے رب سے معافی طلب کرتا ہے)

② درج ذیل اسماء کو مفید جملوں میں بطور نائب فاعل استعمال کریں۔

اَلطَّبِيْبُ	ڈاکٹر	اَلنَّمِرُ	چیتا	اَلنَّهْرُ	دریا
أَلْفَارُ	چوہا	اَلْحِصَانُ	نر گھوڑا	اَلْكِتَابُ	کتاب
اَلْقَلَمُ	قلم				

③ درج ذیل افعال سے فعل مجہول بنائیں، اعراب لگائیں اور نائب فاعل ان کے ساتھ ملا کر کلام مکمل کریں۔

يُكْرِمُ	وہ عزت کرتا ہے	يَقْطَعُ	وہ کاٹتا ہے	يَأْكُلُ	وہ کھاتا ہے
يَرْكَبُ	وہ سوار ہوتا ہے	يَقْرَأُ	وہ پڑھتا ہے	يَبْرِي	وہ تراشتا ہے

④ درج ذیل عبارات کے کلمات میں سے فاعل، نائب فاعل، فعل معلوم اور مجہول کو علیحدہ علیحدہ کریں۔

○ لَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ. (جس نے استخارہ کیا وہ رسوا نہیں ہوا)

○ لَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ. (جس نے مشورہ کیا وہ شرمندہ نہیں ہوا)

○ إِذَا عَزَّ أَخُوكَ فَهُنْ. (جب تیرا بھائی کمزور ہو جائے تو توڑو)

○ مَنْ لَمْ يَحْذَرِ الْعَوَاقِبَ لَمْ يَجِدْ لَهُ صَاحِبًا.

(جو انجام سے نہیں ڈرتا وہ اپنا ساتھی نہیں پاتا)

○ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَ يَقُوْلُ الْخَرَاجُ عَمُوْدُ الْمُلْكِ.

(جعفر بن یحییٰ نے کہا جزیہ ملک کا ستون ہے)

○ وَمَا اسْتَعَزَّ بِمِثْلِ الْعَدْلِ. (عدل جیسا طاقت دینے والا کوئی عمل نہیں)

○ وَلَا اسْتَنْزَرَ بِمِثْلِ الظُّلْمِ. (ظلم کی طرح کمزور کرنے والا کوئی نہیں)

○ كَلَّمَ النَّاسُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يُّكَلِّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَنْ يَّلِيْنَ لَهُمْ فَاِنَّهٗ قَدْ اَخَافَهُمْ حَتّٰى اِنَّهٗ اَخَافَ الْاَبْكَارَ فِيْ خُدُوْرِهِنَّ. فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَا اَجِدُ لَهُمْ اِلَّا ذَالِكَ، اِنَّهُمْ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا لَهُمْ عِنْدِيْ، اَخَذُوْا ثَوْبِيْ عَنْ عَاتِقِيْ، لَا يُلَامُ مَنِ احْتَاطَ لِنَفْسِهٖ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ يَسْلِمُ.

(لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے گزارش کریں کہ وہ ان پر نرمی کریں بے شک اس نے انہیں بہت خوف زدہ کیا ہے حتیٰ کہ پردہ نشین کنواری لڑکیوں کو بھی ان کے گھروں میں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میرے پاس ان کے لیے اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں' بے شک اگر انہیں معلوم ہو جائے جو میرے پاس ان کے لئے ہے' تو میرے کندھوں سے میرا کپڑا لے لیں' جو اپنے لیے احتیاط کرے وہ ملامت نہیں کیا جاتا' جو نفس کی بخلی سے بچا لیا گیا وہ سلامت رہا)۔

اعراب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

(۱) يُحْتَرَمُ الْعَالِمُ. عالم کا احترام کیا جاتا ہے۔

(۲) اُهِيْنَ الْجَاهِلُ. بے علم ذلیل ہوا۔

الجواب

(۱) ﴿يُحْتَرَمُ﴾ فعل مضارع مجہول کا صیغہ ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ﴿اَلْعَالِمُ﴾ نائب فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

۲ ﴿ أُهِينَ ﴾ فعل ماضی مجہول کا صیغہ مبنی علی الفتحہ اس کا اعراب کے لحاظ سے کوئی محل نہیں۔ ﴿ اَلْجَاهِلُ ﴾ نائب فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

۱ نائب فاعل کی تعریف بیان کریں۔

۲ کیا آپ نائب فاعل کا کوئی دوسرا نام جانتے ہیں؟

۳ نائب فاعل کی طرف اسناد کرتے ہوئے آپ فعل میں کونسی تبدیلی لاتے ہیں؟

۴ آپ مفعول کے ساتھ کیا کرتے ہیں جب اسے فاعل کے قائم مقام بناتے ہیں؟

۵ نائب فاعل ظاہر کی تین مثالیں بیان کریں۔

مبتداءاورخبر

قَالَ:

﴿ بَابُ الْمُبْتَدَإِ وَ الْخَبَرِ ﴾ اَلْمُبْتَدَأُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَرْفُوْعُ الْعَارِیْ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ وَالْخَبَرُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَرْفُوْعُ الْمُسْنَدُ اِلَيْهِ نَحْوُ قَوْلِكَ "زَيْدٌ قَائِمٌ" وَ "الزَّيْدَانِ قَائِمَانِ" وَ "الزَّيْدُوْنَ قَائِمُوْنَ".

﴿ مبتداءاورخبرکابیان ﴾ مبتداءوہ اسم مرفوع جوعوامل لفظیہ سے خالی ہو۔خبر وہ اسم مرفوع جومبتداء کی طرف مسند ہو جس طرح زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہوا)' اَلزَّيْدَانِ قَائِمَانِ (دوزید کھڑے ہوئے)' اَلزَّيْدُوْنَ قَائِمُوْنَ (بہت سے زید کھڑے ہوئے)۔

وَ اَقُوْلُ:

مبتداء تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ (**اوّل**) وہ اسم ہو۔اس قید سے فعل اور حرف خارج ہو گئے۔ (**ثانی**) وہ مرفوع ہو۔اس قید سے منصوب اور حرفِ جر اصلی کے ساتھ مجرور خارج ہوئے۔ (**ثالث**) وہ عوامل لفظیہ سے خالی ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فعل اور كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا جیسے عوامل لفظیہ سے خالی ہو کیوں کہ فعل کے بعد واقع ہونے والا اسم فاعل ہوتا ہے یا نائب فاعل جس طرح پہلے ذکر ہو چکا اسی طرح "كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا" کے بعد واقع ہونے والے اسم کا نام "كَانَ" کا اسم ہوتا ہے اس کا نام مبتداء نہیں ہوتا' ان تینوں امور کی جامع مثال ﴿ مُحَمَّدٌ حَاضِرٌ ﴾ میں ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ یہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے کوئی لفظی عامل نہیں ہے۔

خبر: وہ اسم مرفوع جو مبتداء کی طرف منسوب ہو اور اسی پر محمول ہو اس کے ساتھ مل کر کلام مکمل ہوتی ہے۔اس کی مثال ﴿ حَاضِرٌ ﴾ ہے۔آپ کے کلام ﴿ مُحَمَّدٌ

حَاضِرٌ ﴾ میں مبتداء اور خبر کا حکم' یہ مرفوع ہوتے ہیں جس طرح آپ نے ملاحظہ کیا اور یہ رفع یا تو ضمہ ظاہرہ کے ساتھ ہوتا ہے جس طرح ﴿ اَللّٰهُ رَبُّنَا ﴾ اللہ ہمارا رب ہے' ﴿ مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا ﴾ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے نبی ہیں' یا مشکل ہونے کی وجہ سے ضمہ مقدرہ کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں جس طرح ﴿ مُوْسٰی مُصْطَفٰی مِنَ اللّٰهِ ﴾ اور ﴿ لَيْلٰی فُضْلٰی الْبَنَاتِ ﴾ یا ضمہ مقدرہ کے ساتھ جس کے ظاہر ہونے سے بوجھل ہونا رکاوٹ ہوتا ہے جس طرح ﴿ اَلْقَاضِيْ هُوَ الْاٰتِيْ ﴾ یا ضمہ کے نائب حروف میں سے کسی حرف کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں جس طرح ﴿ اَلْمُجْتَهِدَانِ فَائِزَانِ ﴾ دونوں محنتی کامیاب ہونے والے ہیں۔

مبتداء اور خبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ باہم مطابق ہوں مفرد ہونے میں جس طرح ﴿ مُحَمَّدٌ قَائِمٌ ﴾ محمد کھڑا ہوا' تثنیہ ہونے میں جس طرح ﴿ اَلْمُحَمَّدَانِ قَائِمَانِ ﴾ اور جمع ہونے میں جس طرح ﴿ اَلْمُحَمَّدُوْنَ قَائِمُوْنَ ﴾ اور مذکر ہونے میں جس طرح مذکورہ بالا مثالیں ہیں اور تانیث میں جس طرح ﴿ هِنْدٌ قَائِمَةٌ ﴾ (واحد مونث)' ﴿ اَلْهِنْدَانِ قَائِمَتَانِ ﴾ (تثنیہ مونث)' ﴿ اَلْهِنْدَاتُ قَائِمَاتٌ ﴾ (جمع مونث)۔

مبتداء کی دو قسمیں ہیں: ظاہر مضمر

قَالَ:

وَالْمُبْتَدَأُ قِسْمَانِ ظَاهِرٌ وَ مُضْمَرٌ فَالظَّاهِرُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَالْمُضْمَرُ اِثْنَا عَشَرَ وَ هِيَ اَنَا، وَ نَحْنُ، وَ اَنْتَ وَ اَنْتِ وَ اَنْتُمَا وَ اَنْتُمْ وَ اَنْتُنَّ وَهُوَ وَ هِيَ وَهُمَا وَ هُمْ وَ هُنَّ نَحْوُ قَوْلِكَ "اَنَا قَائِمٌ" وَ نَحْنُ قَائِمُوْنَ وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

"مبتداء کی دو قسمیں ہیں: ظاہر اور مضمر۔ ظاہر وہ ہے جس کا ذکر پہلے گزر

چکا ہے۔ مضمر بارہ ہیں اور وہ یہ ہیں: اَنَا و نَحْنُ وَ اَنْتَ وَ اَنْتِ وَ اَنْتُمَا وَ اَنْتُم وَ اَنْتُنَّ وَ هُوَ وَهِيَ وَ هُمَا وَ هُمْ وَ هُنَّ۔ جس طرح آپ کا کہنا ہے: اَنَا قَائِمٌ (میں کھڑا ہوا)' نَحْنُ قَائِمُوْنَ (ہم کھڑے ہوئے) اس کے مشابہ دوسرے الفاظ کی مثالیں (اسی طرح سمجھ لیں)۔

وَ اَقُوْلُ:

مبتداء کی دو قسمیں بنتی ہیں۔ اوّل: ظاہر' ثانی: مضمر۔

ظاہر اور مضمر کی تعریف فاعل کے بیان میں گزر چکی ہے۔

مبتداء ظاہر کی مثال: ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' ﴿ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ عائشہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں ہیں۔

مبتداء مضمر بارہ ہیں:

(۱) **اَنَا:** واحد متکلم کے لیے جس طرح: ﴿ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ ﴾ میں عبداللہ ہوں۔

(۲) **نَحْنُ:** جمع متکلم کے لیے یا اس واحد کے لئے جو اپنی عظمت ظاہر کرے جس طرح: ﴿ نَحْنُ قَائِمُوْنَ ﴾۔

(۳) **اَنْتَ:** واحد مذکر مخاطب کے لئے جس طرح ﴿ اَنْتَ فَاهِمٌ ﴾۔

(۴) **اَنْتِ:** واحد مؤنث مخاطبہ کے لئے جس طرح ﴿ اَنْتِ مُطِيْعَةٌ ﴾ تو فرمانبردار ہے۔

(۵) **اَنْتُمَا:** تثنیہ مذکر یا مؤنث مخاطب کے لئے جس طرح ﴿ اَنْتُمَا قَائِمَانِ ﴾ اور ﴿ اَنْتُمَا قَائِمَتَانِ ﴾۔

(۶) **اَنْتُمْ:** جمع مذکر مخاطب کے لئے جس طرح ﴿ اَنْتُمْ قَائِمُوْنَ ﴾۔

(۷) **اَنْتُنَّ:** جمع مؤنث مخاطب کے لئے جس طرح ﴿ اَنْتُنَّ قَائِمَاتٌ ﴾۔

(۸) **هُوَ:** واحد مذکر غائب کے لئے جس طرح ﴿ هُوَ قَائِمٌ بِوَاجِبِهٖ ﴾۔

(۹) **هِيَ:** واحد مؤنث غائب کے لئے جس طرح ﴿ هِيَ مُسَافِرَةٌ ﴾۔

(۱۰) **هُمَا**: تثنیہ مذکر یا مؤنث غائب کے لئے جس طرح ﴿ هُمَا قَائِمَانِ ﴾ اور ﴿ هُمَا قَائِمَتَانِ ﴾۔

(۱۱) **هُمْ**: جمع مذکر غائب کے لئے جس طرح ﴿ هُمْ قَائِمُوْنَ ﴾۔

(۱۲) **هُنَّ**: جمع مؤنث غائب کے لئے جس طرح ﴿ هُنَّ قَائِمَاتٌ ﴾۔

جب مبتداء ضمیر ہوتو وہ صرف ضمیر بارز منفصل ہوگی جس طرح آپ نے ملاحظہ کیا۔

خبر کی اقسام

قَالَ:

وَالْخَبَرُ قِسْمَانِ مُفْرَدٌ وَ غَيْرُ مُفْرَدٍ فَالْمُفْرَدُ نَحْوُ "زَيْدٌ قَائِمٌ" وَ غَيْرُ الْمُفْرَدِ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ اَلْجَارُّ وَالْمَجْرُوْرُ وَالظَّرْفُ وَالْفِعْلُ مَعَ فَاعِلِهٖ ، وَالْمُبْتَدَاُ مَعَ خَبَرِهٖ نَحْوُ قَوْلِكَ زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَ زَيْدٌ عِنْدَكَ وَ زَيْدٌ قَامَ اَبُوْهُ، وَ زَيْدٌ جَارِيَتُهٗ ذَاهِبَةٌ.

''خبر کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور غیر مفرد۔ مفرد کی مثال "زَيْدٌ قَائِمٌ" غیر مفرد چار چیزیں ہیں جار و مجرور۔ ظرف فعل مع فاعل، مبتداء مع خبر جس طرح آپ کا قول ہے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)، وَ زَيْدٌ عِنْدَكَ (زید آپ کے پاس ہے)، وَ زَيْدٌ قَامَ اَبُوْهُ (زید اس کا باپ کھڑا ہوا)، وَ زَيْدٌ جَارِيَتُهٗ ذَاهِبَةٌ (زید اس کی لونڈی جانے والی ہے)''۔

وَ اَقُوْلُ:

خبر کی دو قسمیں بنتی ہیں، اوّل خبر مفرد، ثانی خبر غیر مفرد۔

یہاں مفرد سے مراد یہ ہے کہ وہ نہ جملہ ہو اور نہ جملہ کے مشابہ، جس طرح ﴿ قَائِمٌ ﴾ ہے، آپ کے قول ﴿ مُحَمَّدٌ قَائِمٌ ﴾ میں۔

غیر مفرد کی دو قسمیں ہیں: جملہ اور شبہ جملہ۔

جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ:

جو مبتداء اور خبر کے ساتھ مل کر بنا ہو جس طرح ﴿ مُحَمَّدٌ أَبُوْهُ کَرِیْمٌ ﴾ ''محمد اس کا باپ کریم ہے'' میں ﴿ أَبُوْهُ کَرِیْمٌ ﴾ ہے۔

جملہ فعلیہ:

جو فعل و فاعل یا نائب فاعل سے مرکب ہو جس طرح ﴿ مُحَمَّدٌ سَافَرَ أَبُوْهُ ﴾ ''محمد سفر کیا اس کے باپ نے'' میں ﴿ سَافَرَ أَبُوْهُ ﴾۔ اسی طرح ﴿ خَالِدٌ یُضْرَبُ غُلَامُهُ ﴾ ''خالد کا غلام مارا گیا'' میں ﴿ یُضْرَبُ غُلَامُهُ ﴾۔

اگر خبر جملہ ہو تو اس کے لئے رابطہ کا ہونا لازمی ہے جو اس کو مبتداء کے ساتھ مربوط رکھے یا اس میں مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو جس طرح آپ نے مثالوں میں دیکھ لیا یا اسم اشارہ ہو جس طرح ﴿ مُحَمَّدٌ هٰذَا رَجُلٌ کَرِیْمٌ ﴾ محمد یہ کریم آدمی ہے۔

شبہ جملہ کی بھی دو قسمیں ہیں' پہلا جار و مجرور جس طرح ﴿ اَلطَّائِرُ فَوْقَ الْغُصْنِ ﴾ پرندہ ٹہنی پر ہے' میں ﴿ فَوْقَ الْغُصْنِ ﴾ ہے۔

اس تفصیل سے آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ خبر کی پانچ قسمیں ہیں: مفرد' جملہ فعلیہ' جملہ اسمیہ' جار و مجرور اور ظرف۔

اعراب کی مشق

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

① مُحَمَّدٌ قَائِمٌ، ② مُحَمَّدٌ حَضَرَ أَبُوْهُ، ③ مُحَمَّدٌ أَبُوْهُ مُسَافِرٌ،

④ مُحَمَّدٌ فِي الدَّارِ، ⑤ مُحَمَّدٌ عِنْدَكَ۔

الجواب

① مُحَمَّدٌ قَائِمٌ:

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء (عامل معنوی) ابتداء کی وجہ سے مرفوع رفع کی علامت اس

کے آخر میں ضمہ ظاہر ﴿ قَائِمٌ ﴾ مبتداء کی خبر عامل مبتداء کی وجہ سے مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔

② مُحَمَّدٌ حَضَرَ أَبُوهُ:

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء ﴿ حَضَرَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ اعراب کے لحاظ سے اس کا کوئی محل نہیں ﴿ أَبُو ﴾ حَضَرَ کا فاعل ہے ضمہ کی نائب واؤ کے ساتھ مرفوع ہے کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہے نیز ﴿ أَبُو ﴾ مضاف ﴿ هَا ﴾ مضاف الیہ جر کے محل میں مبنی علی الضم فعل اور فاعل جملہ ہو کر رفع کے محل میں مبتداء کی خبر مبتداء اور خبر کے درمیان رابطہ ضمیر ﴿ هُ ﴾ جو ﴿ أَبُوهُ ﴾ میں مضاف الیہ واقع ہو رہی ہے۔

③ مُحَمَّدٌ أَبُوهُ مُسَافِرٌ:

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء اوّل ضمہ ظاہرہ کے ساتھ مرفوع ﴿ أَبُوهُ ﴾ مبتداء ثانی ضمہ سے نائب واؤ کے ساتھ مرفوع کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہے۔ ﴿ أَبُو ﴾ مضاف ﴿ هَا ﴾ مضاف الیہ ﴿ مُسَافِرٌ ﴾ مبتداء ثانی کی خبر مبتداء ثانی اور اس کی خبر جملہ ہو کر محل رفع میں مبتداء اوّل کی خبر مبتداء اوّل اور جملہ کے درمیان رابطہ ضمیر وہ جو ﴿ أَبُوهُ ﴾ میں ہے۔

④ مُحَمَّدٌ فِي الدَّارِ:

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء ﴿ فِي الدَّارِ ﴾ جار مجرور (فعل ثَبَتَ یا شبہ فعل ثَابِتٌ) محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر مبتداء کی خبر ہوئی۔

⑤ مُحَمَّدٌ عِنْدَكَ:

﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء ﴿ عِنْدَ ﴾ ظرف مکان محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر مبتداء کی خبر ﴿ عِنْدَ ﴾ مضاف ﴿ كاف ﴾ ضمیر مخاطب مضاف الیہ مبنی علی الفتحہ محل کے اعتبار سے مجرور ہے۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں موجود کلمات میں سے مبتداء خبر اور ہر ایک کی اقسام کو واضح کریں۔ جب خبر جملہ ہو تو اس کے اور مبتداء کے درمیان رابطہ کی بھی وضاحت کریں۔

○ اَلْمُجْتَهِدُ يَفُوزُ بِغَايَتِهِ.
"محنتی آخر کار کامیاب ہوتا ہے"۔

○ اَلسَّائِقَانِ يَشْتَدَّانِ فِي السَّيْرِ.
"دونوں ہانکنے والے چلنے میں سختی کرتے ہیں"۔

○ اَلنَّخْلَةُ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ عَامٍ مَرَّةً.
"کھجور سال میں ایک مرتبہ پھل دیتی ہے"۔

○ اَلْمُؤْمِنَاتُ يُسَبِّحْنَ اللّٰهَ.
"مومنہ عورتیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں"۔

○ كِتَابُكَ نَظِيفٌ.
"تیری کتاب صاف ہے"۔

○ هٰذَا الْقَلَمُ مِنْ خَشَبٍ.
"یہ لکڑی کا قلم ہے"۔

○ اَلصُّوفُ يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ.
"صوف بکریوں سے حاصل کی جاتی ہے"۔

○ وَالْوَبَرُ مِنَ الْجِمَالِ.
"اور وبر (اونٹ کے بال) اونٹ سے حاصل کی جاتی ہے"۔

○ اَلْأَحْذِيَةُ تُصْنَعُ مِنْ جِلْدِ الْمَاعِزِ وَغَيْرِهِ.
"جوتے بھیڑ وغیرہ کے چمڑے سے بنائے جاتے ہیں"۔

○ اَلْقِدْرُ عَلَى النَّارِ.

''ہانڈی آگ پر ہے''۔

○ اَلنِّيْلُ يَسْقِيْ أَرْضَ مِصْرَ.

''نیل مصر کی زمین کو سیراب کرتا ہے''۔

○ أَنْتَ أَعْرَفُ بِمَا يَنْفَعُكَ.

''تو اپنے نفع کی چیز کو زیادہ جانتا ہے''۔

○ أَبُوْكَ الَّذِيْ يُنْفِقُ عَلَيْكَ.

''تیرا باپ تجھ پر خرچ کرتا ہے''۔

○ أُمُّكَ أَحَقُّ النَّاسِ بِبِرِّكَ.

''تیری ماں لوگوں میں سب سے زیادہ تیرے احسان کی حقدار ہے''۔

○ اَلْعُصْفُوْرُ يُغَرِّدُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ.

''چڑیا درخت کے اوپر گاتی ہے''۔

○ اَلْبَرْقُ يَعْقُبُ الْمَطَرَ.

''بجلی بارش کے پیچھے آتی ہے''۔

○ اَلْمِسْكِيْنُ مَنْ حَرَمَ نَفْسَهٗ وَهُوَ وَاجِدٌ.

''چیز ہونے کے باوجود نفس کو اس سے روکنے والا مسکین ہے''۔

○ صَدِيْقِيْ أَبُوْهُ عِنْدَهٗ.

''میرے دوست کے پاس اس کا باپ ہے''۔

○ وَالَّذِيْ عِنْدَهٗ حِصَانٌ.

''وہ جس کے پاس گھوڑے ہیں''۔

○ أَخِيْ لَهٗ سَيَّارَةٌ.

''میرے بھائی کے لیے کار ہے''۔

② درج ذیل اسماء کو بطورِ مبتداء دو دو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں اس کی خبر واحد اور دوسرے میں جملہ ہو۔

اَلتِّلْمِيْذَانِ	دو شاگرد	مُحَمَّدٌ	تعریف کیا گیا	اَلثَّمَرَةُ	پھل
اَلْبِطِّيْخُ	خربوزہ	اَلْقَلَمُ	قلم	اَلْكِتَابُ	کتاب
اَلْمَعْهَدُ	وعدہ کی جگہ	عَائِشَةُ	عائشہ	اَلْفَتَيَاتُ	نوجوان لڑکیاں

③ درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کی خبر شبہ جملہ سے لائیں۔

اَلْعُصْفُوْرُ	چڑیا	اَلْجُوْخُ	اونی کپڑا	اَلْإِسْكَنْدَرِيَّةُ	شہر کا نام
اَلْقَاهِرَةُ	شہر کا نام	اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلْكُرْسِيُّ	کرسی
نَهْرُ النِّيْلِ	دریائے نیل				

④ ہر جار مجرور کے لئے مناسب مبتداء کا انتخاب کریں جس سے کلام مکمل ہو جائے۔

فِي الْقَفَصِ	پنجرے میں	عِنْدَ جَبَلِ المقطم	مقطم پہاڑ کے پاس
مِنَ الْخَشَبِ	لکڑی سے	عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ	سمندر کے کنارے پر
مِنَ الصُّوْفِ	صوف سے	فِي الْقِمَطْرِ	جزدان کتابیں ڈالنے والا تھیلا
فِي الْجِهَةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنَ الْقَاهِرَةِ		قاہرہ سے مغرب کی طرف	

سوالات

① مبتداء کی تعریف کریں۔
② خبر کی تعریف کریں۔
③ مبتداء کی کتنی اقسام ہیں؟
④ مبتداء ظاہر کی مثال بیان کریں۔

⑤ مبتداء مضمر کی مثال بیان کریں۔

⑥ جو مضمر مبتداء واقع ہوتا ہے اس کی کتنی اقسام ہیں؟

⑦ جو جملہ خبر واقع ہوتا ہے اس کی کتنی اقسام ہیں؟

⑧ جو شبہ جملہ خبر واقع ہوتا ہے اس کی کتنی اقسام ہیں؟

⑨ وہ جملہ جو خبر واقع ہوتا ہے اس کا مبتداء کے ساتھ ربط کیسے ہوتا ہے؟

⑩ خبر کی مبتداء کے ساتھ مطابقت کتنی چیزوں میں واجب ہے؟

⑪ خبر کی تمام اقسام کی دو دو مثالیں بیان کریں۔

مبتداء اور خبر کے نواسخ

قَالَ:

﴿ بَابُ الْعَوَامِلِ الدَّاخِلَةِ عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ ﴾ وَ هِيَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا وَ إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا وَ ظَنَنْتُ وَ أَخَوَاتُهَا.

﴿مبتداء اور خبر پر داخل ہونے والے عوامل کا بیان﴾ یہ تین اشیاء ہیں: کَانَ اور اس کے اَخَوَات، اَنَّ اور اس کے اَخَوَات، اور ظَنَنْتُ اور اس کے اَخَوَات''۔

وَ أَقُوْلُ:

آپ نے یہ بات پہچان لی ہے کہ مبتداء اور خبر مرفوع ہوتے ہیں۔ اب یہ بات بھی یاد رہے کہ ان دونوں پر بعض اوقات عوامل لفظیہ میں سے کوئی ایک عامل داخل ہو جاتا ہے اور وہ ان کے اعراب کو تبدیل کر دیتا ہے۔ کلامِ عرب میں باوثوق تلاش (تتبع) کے بعد معلوم ہوا ہے کہ مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر ان کے اعراب میں تبدیلی لانے والے عوامل تین قسم پر ہیں۔

قسم اوّل:

جو مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں وہ ﴿ کان ﴾ اور اس کے نظائر ہیں۔ یہ قسم سب افعال ہیں جس طرح ﴿ كَانَ الْجَوُّ صَافِيًا ﴾ فضا صاف ہے۔

قسم ثانی:

جو مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ پہلی قسم کے برعکس (اُلٹ) وہ

﴿ إِنَّ ﴾ اور اس کے امثال ہیں، یہ قسم سب حروف ہیں، جس طرح:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ [سورة البقرة : ۲۲۰]

"بے شک اللہ غالب حکمتوں والا ہے"۔

قسم ثالث:

جو مبتداء اور خبر دونوں کو نصب دیتے ہیں یہ ﴿ ظَنَنْتُ ﴾ اور اس کے مشابہات ہیں جس طرح ﴿ ظَنَنْتُ الصَّدِيقَ أَخًا ﴾۔

ان عوامل کو نواسخ کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ یہ عوامل مبتداء اور خبر کے حکم رفع کو منسوخ (تبدیل) کر دیتے ہیں یعنی اس حکم کو بدل کر ان کے لیے پہلے حکم کے بدلے نیا حکم دیتے ہیں۔

كَانَ اور اس کے مشابہات

قَالَ:

فَأَمَّا كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا فَإِنَّهَا تَرْفَعُ الْإِسْمَ وَ تَنْصِبُ الْخَبَرَ وَهِيَ كَانَ، وَ أَمْسٰى وَ أَصْبَحَ وَ أَضْحٰى وَ ظَلَّ وَ بَاتَ وَ صَارَ وَ لَيْسَ وَ مَا زَالَ وَ مَا انْفَكَّ وَ مَا فَتِئَ وَ مَا بَرِحَ وَ مَا دَامَ وَ مَا تَصَرَّفَ مِنْهَا نَحْوُ كَانَ وَ يَكُوْنُ وَ كُنْ وَ أَصْبَحَ وَ يُصْبِحُ، وَ أَصْبِحْ تَقُوْلُ "كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا" وَ "لَيْسَ عَمْرٌو شَاخِصًا" وَ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ.

كَانَ اور اس کے مشابہ دوسرے الفاظ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں: كَانَ، أَمْسٰى، أَصْبَحَ، وَ ظَلَّ، بَاتَ، صَارَ، لَيْسَ، مَا زَالَ، مَا انْفَكَّ، مَا فَتِئَ، مَا بَرِحَ، مَادَامَ اور ان کے مشتقات کا بھی یہی عمل ہے جس طرح كَانَ، يَكُوْنُ، كُنْ، أَصْبَحَ، يُصْبِحُ، أَصْبِحْ۔ آپ کہتے ہیں: "كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا" اور "لَيْسَ عَمْرٌو شَاخِصًا"۔ اور

ان کے نظائر کی بھی اسی طرح مثالیں ہیں۔

وَ اَقُولُ:

مبتداء اور خبر کے نواسخ کی پہلی قسم ﴿ كَانَ ﴾ اور اس کے اَخَوات یعنی جو عمل میں کان کے مشابہ ہیں۔

یہ قسم مبتداء پر داخل ہو کر اس کے پہلے رفع کو ختم کر کے اس کے لیے نیا رفع پیدا کر دیتی ہے۔ مبتداء کو اس کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتی ہے اور اس کا نام خبر رکھا جاتا ہے۔ یہ قسم تیرہ فعل ہیں:

(۱) **كَانَ**: یہ اسم کے زمانہ ماضی میں خبر کے ساتھ متصف ہونے کا فائدہ دیتا ہے یا مع الانقطاع (یعنی اب خبر ساتھ نہیں ہے) جس طرح ﴿ كَانَ مُحَمَّدٌ مُجْتَهِدًا ﴾ محمد محنتی تھا۔ یا بطورِ استمرار جس طرح:

﴿ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴾ [سورة الفرقان : ٥٤]

''اور تیرا رب سب پر قادر ہے''۔

(۲) **اَمسٰی**: یہ شام کے وقت اسم کے خبر کے ساتھ متصف ہونے کا فائدہ دیتا ہے' جس طرح ﴿ اَمْسٰى الْجَوُّ بَارِدًا ﴾ شام کو فضا ٹھنڈی ہو گئی۔

(۳) **اَصْبَحَ**: چاشت کے وقت مبتداء کی خبر کے ساتھ موصوف ہونے کا فائدہ دیتا ہے۔ جس طرح ﴿ اَصْبَحَ الْجَوُّ مُكْفَهِرًّا ﴾ صبح کے وقت فضا مٹیالے رنگ والی ہو گئی۔

(۴) **اَضْحٰی**: چاشت کے وقت مبتداء کے خبر کے ساتھ موصوف ہونے کی خبر دیتا ہے' جس طرح ﴿ اَضْحَى الطَّالِبُ نَشِيطًا ﴾ طالب علم چاشت کے وقت ہشاش بشاش ہو گیا۔

(۵) **ظَلَّ**: اسم کے سارا دِن خبر کے ساتھ متصف رہنے کی خبر دیتا ہے' جس طرح:

﴿ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا ﴾ [سورة النحل : ٥٨]

''اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا''۔

(۶) **بَاتَ**: رات کے وقت اسم کے خبر کے ساتھ متصف ہونے کی خبر دیتا ہے جس طرح ﴿ بَاتَ مُحَمَّدٌ مَسْرُوْرًا ﴾ محمد نے خوشی کے ساتھ رات گزاری۔

(۷) **صَارَ**: فائدہ دیتا ہے کہ اسم اپنی حالت سے دوسری اس حالت میں منتقل ہو گیا ہے جس پر خبر دلالت کرتی ہے، جس طرح ﴿ صَارَ الطِّيْنُ اِبْرِيْقًا ﴾ ٹھیکرا مٹی جگ بن گئی۔

(۸) **لَيْسَ**: زمانہ حال میں اسم سے خبر کی نفی کا بتاتا ہے، جس طرح ﴿ لَيْسَ مُحَمَّدٌ فَاهِمًا ﴾۔

(۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲) **مَا زَالَ، مَا انْفَكَّ، مَا فَتِئَ، مَا بَرِحَ**: یہ چاروں افعال موقع مناسبت کے تقاضا کے مطابق اسم کے لیے خبر کے لازم ہونے پر دلالت کرتے ہیں، جس طرح ﴿ مَا زَالَ اِبْرَاهِيْمُ مُنْكِرًا ﴾، ﴿ مَا بَرِحَ عَلِيٌّ صَدِيْقًا مُخْلِصًا ﴾۔

(۱۳) **مَا دَامَ**: یہ بھی خبر کے اسم کے ساتھ لازم ہونے کا فائدہ دیتا ہے جس طرح ﴿ لَا اَعْذِلُ خَالِدًا مَا دُمْتُ حَيًّا ﴾ میں جب تک زندہ رہا خالد کو ملامت نہیں کروں گا۔

یہ افعال عمل کے اعتبار سے تین قسموں کی طرف منقسم ہوتے ہیں۔

<u>پہلی قسم</u>: وہ ہے جو اس شرط کے ساتھ یہ عمل (اسم کو رفع اور خبر کو نصب) کرتے ہیں کہ ان پر ما مصدریہ ظرفیہ مقدم ہو اور وہ ایک فعل ﴿ مَا دَامَ ﴾ ہے۔

<u>دوسری قسم</u>: وہ ہے جو اس شرط کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ ان پر نفی، یا استفہام یا نہی مقدم ہو وہ چار افعال ہیں: زَالَ، اِنْفَكَّ، فَتِئَ، بَرِحَ ہیں۔

<u>تیسری قسم</u>: وہ ہے جو یہ عمل کسی شرط کے بغیر کرتے ہیں اور وہ باقی آٹھ افعال ہیں۔

یہ افعال گردان کے اعتبار سے تین اقسام کی طرف منقسم ہوتی ہیں۔

<u>پہلی قسم</u>: جن کے فعل میں مکمل گردان ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ ان سے ماضی، مضارع اور امر آتا ہے اور وہ سات افعال ہیں: كَانَ، اَمْسٰى، اَصْبَحَ، اَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، صَارَ۔

دوسری قسم: وہ جو فعل ہونے میں نامکمل گردان رکھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان سے ماضی اور مضارع کے علاوہ کچھ نہیں آتا اور وہ چار افعال ہیں: فَتِئَ، اِنْفَكَّ، بَرِحَ اور زَالَ۔

تیسری قسم: وہ افعال ہیں جن کی گردان بالکل نہیں ہوتی اور وہ دو فعل ہیں' ایک ان میں سے بالاتفاق "لَيْسَ" ہے اور دوسرا صحیح ترین موقف کے مطابق "دَامَ" ہے۔

ان افعال میں سے جو ماضی کے علاوہ ہیں وہ بھی ماضی والا عمل کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴾ [سورۃ ھود : ۱۱۸]

"ہمیشہ رہتے ہیں اختلاف میں"۔

﴿ لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ ﴾ [سورۃ طٰہٰ : ۹۱]

"ہم ہمیشہ اسی پر لگے رہیں گے"۔

﴿ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ ﴾ [سورۃ یوسف : ۸۵]

"اللہ کی قسم تو یوسف کی یاد کو نہیں چھوڑے گا"۔

اِنَّ اور اس کے نظائر

قَالَ:

وَ اَمَّا اِنَّ وَ اَخَوَاتُهَا تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَ تَرْفَعُ الْخَبَرَ وَ هِيَ اِنَّ وَ اَنَّ وَ لٰكِنَّ وَ كَاَنَّ وَ لَيْتَ وَ لَعَلَّ تَقُوْلُ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَ لَيْتَ عَمْرًا شَاخِصٌ وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ وَ مَعْنٰى اِنَّ وَ اَنَّ التَّوْكِيْدَ وَ لٰكِنَّ لِلْاِسْتِدْرَاكِ وَ كَاَنَّ لِلتَّشْبِيْهِ وَ لَيْتَ لِلتَّمَنِّيْ وَ لَعَلَّ لِلتَّرَجِّيْ وَالتَّوَقُّعِ.

"اِنَّ اور اس کے نظائر یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں اِنَّ وَ اَنَّ وَ لٰكِنَّ وَ كَاَنَّ وَ لَيْتَ وَ لَعَلَّ۔ آپ کہتے ہیں اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ اور لَيْتَ عَمْرًا شَاخِصٌ۔ اسی طرح دوسروں کی مثالیں ہیں۔ اِنَّ اور اَنَّ کا

معنی تاکید ہے لٰکِنَّ استدراک کے لئے ہے۔ کَاَنَّ تشبیہ کے لیے ہیں لَیْتَ تمنی کے لیے لَعَلَّ ترجّی اور توقع کے لئے ہے"۔

وَ اَقُوْلُ:

مبتداء اور خبر کے نواسخ میں سے دوسری چیز اِنَّ اور اس کے نظائر کی ہے یعنی وہ عمل میں اس کے مشابہ ہیں یہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور اس کا نام ان کا اسم رکھا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ خبر کو اس کے پہلے رفع کے بدلے نیا رفع دیتے ہیں اور اس کا نام اِنَّ کی خبر رکھا جاتا ہے۔ یہ تمام الفاظ حروف ہیں اور وہ یہ ہیں پہلا ﴿ اِنَّ ﴾ ہمزہ مکسورہ کے ساتھ' دوسرا ﴿ اَنَّ ﴾ ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ۔

یہ دونوں تاکید پر دلالت کرتے ہیں' تاکید کا مطلب مبتداء کے لیے خبر کی نسبت کو مضبوط کرنا ہے جس طرح ﴿ اِنَّ اَبَاکَ حَاضِرٌ ﴾ بے شک تیرا باپ حاضر ہے' ﴿ عَلِمْتُ اَنَّ اَبَاکَ مُسَافِرٌ ﴾ میں نے جان لیا کہ بے شک تیرا باپ مسافر ہے۔

تیسرا ﴿ لٰکِنَّ ﴾ اس کا معنی استدراک ہے استدراک یہ ہے کہ (پہلے والی کلام سے) جس چیز کے ثابت ہونے کا وہم پڑتا تھا اس کی نفی کے لئے یا جس چیز کی نفی کا وہم پڑتا تھا اس کے اثبات کے لئے بعد میں نیا کلام لانا جس طرح ﴿ مُحَمَّدٌ شُجَاعٌ لٰکِنْ صَدِیْقُهٗ جَبَانٌ ﴾ محمد بہادر ہے لیکن اس کا دوست بزدل ہے۔

چوتھا ﴿ کَاَنَّ ﴾ یہ مبتداء کی خبر کے ساتھ مشابہت پر دلالت کرتا ہے جس طرح ﴿ کَاَنَّ الْجَارِیَةَ بَدْرٌ ﴾ گویا کہ لڑکی چودھویں کا چاند ہے۔

پانچواں ﴿ لَیْتَ ﴾ اس کا معنی تمنی ہے محال یا دشوار چیز کی آرزو کو تمنی کہتے ہیں' جس طرح ﴿ لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ ﴾ کاش جوانی لوٹ آتی۔ ﴿ لَیْتَ الْبَلِیْدَ یَنْجَحُ ﴾ کاش کند ذہن کامیاب ہو۔

چھٹا ﴿ لَعَلَّ ﴾ یہ ترجّی یا توقع پر دلالت کرتا ہے ترجّی کا معنی محبوب چیز کی

خواہش کرنا' یہ ممکن ہوتا ہے جس طرح ﴿ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْحَمُنِيْ ﴾ شاید اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ توقع کا معنی بذاتہٖ مکروہ معاملہ کے واقع ہونے کا انتظار جس طرح ﴿ لَعَلَّ الْعَدُوَّ قَرِيْبٌ مِنَّا ﴾ شاید دشمن ہمارے قریب ہو۔

ظَنَّ اور اس کے مشابہات

قَالَ:

وَاَمَّا ظَنَنْتُ وَ اَخَوَاتُهَا تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ وَالْخَبَرَ عَلٰى اَنَّهُمَا مَفْعُوْلَانِ لَهَا وَهِيَ ظَنَنْتُ وَ حَسِبْتُ وَ خِلْتُ وَ زَعَمْتُ وَ رَأَيْتُ وَ عَلِمْتُ وَ وَجَدْتُ وَاتَّخَذْتُ وَ جَعَلْتُ وَ سَمِعْتُ تَقُوْلُ ظَنَنْتُ زَيْدًا قَائِمًا ، وَ رَأَيْتُ عَمْرًا شَاخِصًا وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

''ظَنَنْتُ اور اس کے مشابہات یہ مبتداء اور خبر کو اس وجہ سے نصب دیتے ہیں کہ وہ دونوں ان کے مفعول ہوتے ہیں اور وہ ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَأَيْتُ، عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، اِتَّخَذْتُ، جَعَلْتُ اور سَمِعْتُ ہیں۔ آپ کہتے ہیں: ظَنَنْتُ زَيْدًا قَائِمًا ، رَأَيْتُ عَمْرًا شَاخِصًا۔ اسی طرح باقی مثالیں ہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

مبتداء اور خبر کے نواسخ کی تیسری قسم ﴿ ظَنَنْتُ ﴾ اور اس کے مشابہات یعنی جو عمل میں اس کے ہم مثل ہیں یہ مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر دونوں کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو مفعولِ اوّل اور خبر کو مفعول ثانی کہا جاتا ہے اور یہ قسم دس افعال ہیں۔

پہلا ﴿ ظَنَنْتُ ﴾ جس طرح ﴿ ظَنَنْتُ مُحَمَّدًا صَادِقًا ﴾۔

دوسرا ﴿ حَسِبْتُ ﴾ جس طرح ﴿ حَسِبْتُ الْمَالَ نَافِعًا ﴾۔

تیسرا ﴿ خِلْتُ ﴾ جس طرح ﴿ خِلْتُ الْحَدِيْقَةَ مُثْمِرَةً ﴾۔

چوتھا ﴿ زَعَمْتُ ﴾ جس طرح ﴿ زَعَمْتُ بَكْرًا جَرِيْئًا ﴾۔

پانچواں ﴿ رَأَيْتُ ﴾ جس طرح ﴿ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ مُفْلِحًا ﴾۔

چھٹا ﴿ عَلِمْتُ ﴾ جس طرح ﴿ عَلِمْتُ الصِّدْقَ مُنْجِيًا ﴾۔

ساتواں ﴿ وَجَدْتُ ﴾ جس طرح ﴿ وَجَدْتُ الصَّلَاحَ بَابَ الْخَيْرِ ﴾۔

آٹھواں ﴿ اِتَّخَذْتُ ﴾ جس طرح ﴿ اِتَّخَذْتُ مُحَمَّدًا صَدِيقًا ﴾۔

نواں ﴿ جَعَلْتُ ﴾ جس طرح ﴿ جَعَلْتُ الذَّهَبَ خَاتَمًا ﴾۔

دسواں ﴿ سَمِعْتُ ﴾ جس طرح ﴿ سَمِعْتُ خَلِيْلًا يَقْرَأُ ﴾۔

ان دس افعال کی چار قسمیں بنتی ہیں:

پہلی قسم: وہ ہے جو خبر کے وقوع کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ چار افعال ہیں اور وہ یہ ہیں: ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ۔

دوسری قسم: جو یقین اور خبر کے واقع ہونے کا فائدہ دیتے ہیں وہ تین افعال ہیں اور وہ یہ ہیں: رَأَيْتُ، عَلِمْتُ، وَجَدْتُ۔

تیسری قسم: وہ جو تصییر و انتقال کا فائدہ دیتے ہیں وہ دو فعل ہیں اور وہ یہ ہیں: اِتَّخَذْتُ، جَعَلْتُ۔

چوتھی قسم: جو سننے میں نسبت کا فائدہ دے وہ ایک فعل ہے اور وہ یہ ہے: سَمِعْتُ۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک پر "كَانَ" یا اس کے نظائر میں سے کوئی ایک داخل کریں اور ہر کلمہ کے آخری حرکت کو ظاہر کریں۔

○ اَلْجَوُّ صَحْوٌ. (فضاء صاف ہے)

○ اَلْحَارِسُ مُسْتَيْقِظٌ. (پہرہ دار بیدار کرنے والا ہے)

- اَلْهَوَاءُ طَلْقٌ. (ہوا خوشگوار ہے)
- اَلْحَدِيقَةُ مُثْمِرَةٌ. (باغ پھل دار ہے)
- اَلْبُسْتَانِيُّ مُنْتَبِهٌ. (باغبان جاگتا ہے)
- اَلْقِرَأَةُ مُفِيدَةٌ. (پڑھائی فائدہ مند ہے)
- اَلصِّدْقُ نَافِعٌ. (سچائی نفع مند ہے)
- اَلزَّكَاةُ وَاجِبَةٌ. (زکوٰۃ فرض ہے)
- اَلشَّمْسُ حَارَّةٌ. (سورج گرم ہے)
- اَلْبَرْدُ قَارِسٌ. (سردی شدید ہے)

۲ درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک پر "اِنَّ" یا اس کے مشابہات میں سے کوئی ایک داخل کریں اور ہر کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کریں۔

- أَبِيْ حَاضِرٌ. (میرا باپ حاضر ہے)
- كِتَابُكَ جَدِيدٌ. (تیری کتاب نئی ہے)
- مِحْبَرَتُكَ قَذِرَةٌ. (آپ کی دوات گندی ہے)
- قَلَمُكَ مَكْسُورٌ. (تیرا قلم ٹوٹا ہوا ہے)
- يَدُكَ نَظِيفَةٌ. (تیرا ہاتھ صاف ستھرا ہے)
- اَلْكِتَابُ خَيْرُ رَفِيقٍ. (کتاب بہترین ساتھی ہے)
- اَلْاَدَبُ حَمِيدٌ. (ادب تعریف والا ہے)
- اَلْبِطِّيخُ يَظْهَرُ فِي الصَّيْفِ. (خربوزہ گرمیوں میں ہوتا ہے)
- اَلْبُرْتُقَالُ مِنْ فَوَاكِهِ الشِّتَاءِ. (کنوں سردیوں کے پھل سے ہے)
- اَلْقُطْنُ سَبَبُ ثَرْوَةِ مِصْرَ. (کپاس مصر کے مالدار ہونے کا سبب ہے)
- اَلنِّيلُ عَذْبُ الْمَاءِ. (نیل میٹھے پانی والا ہے)
- مِصْرُ تُرْبَتُهَا صَالِحَةٌ لِلزِّرَاعَةِ. (مصر کی زمین کاشت کے لیے اچھی ہے)

③ درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک پر "ظَنَّ" اور اس کے نظائر میں سے کوئی ایک داخل کریں اور ہر کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کریں۔

○ مُحَمَّدٌ صَدِيقُكَ . (محمد تیرا دوست ہے)

○ اَبُوكَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ . (تیرا باپ لوگوں میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے)

○ اُمُّكَ اَرْأَفُ النَّاسِ اِلَيْكَ . (ماں تیرے لیے سب سے مہربان ہے)

○ اَلْحَقْلُ نَاضِرٌ . (کھیتی سرسبز و شاداب ہے)

○ اَلْبُسْتَانُ مُثْمِرٌ . (باغ پھل دار ہے)

○ اَلصَّيْفُ قَائِظٌ . (گرمی سخت ہے)

○ اَلْاَصْدِقَاءُ اَعْوَانُكَ عِنْدَ الشِّدَّةِ . (سختی میں تیرے دوست تیرے مددگار ہیں)

○ اَلصَّمْتُ زَيْنٌ . (خاموشی زینت ہے)

○ اَلثِّيَابُ الْبَيْضَاءُ لُبُوسُ الصَّيْفِ . (سفید کپڑے گرمیوں کے ملبوسات میں شامل ہیں)۔

○ عَثْرَةُ اللِّسَانِ اَشَدُّ مِنْ عَثْرَةِ الرِّجْلِ . (زبان کی پھسلن پاؤں پھسلنے سے سخت ہے)۔

④ درج ذیل مثالوں میں خالی جگہوں کو مناسب کلمہ کے ساتھ پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) اِنَّ الْحَارِسَ ....

(ب) صَارَتِ الزَّكَاةُ ....

(ج) اَضْحَتِ الشَّمْسُ ....

(د) رَأَيْتُ الْاَصْدِقَاءَ ....

(ہ) اِنَّ عَثْرَةَ اللِّسَانِ ....

(و) عَلِمْتُ اَنَّ الْكِتَابَ ....

(ز) مُحَمَّدٌ صَدِيقُكَ لٰكِنْ اَخَاهُ ....

(ح) حَسِبْتُ أَبَاكَ ....

(ط) ظَلَّ الْجَوُّ ....

(ی) كَأَنَّ الْحَقْلَ ....

(لا) رَأَيْتُ عَمَّكَ ....

(م) أَمْسَى الْهَوَاءُ ....

(ك) أَعْتَقِدُ أَنَّ الْقُطْنَ ....

(ن) سَمِعْتُ أَخَاكَ ....

(س) مَا فَتِئَ إِبْرَاهِيمُ ....

(ع) لَأَصْحَبُكَ مَا دُمْتَ ....

(ف) حُسْنُ الْمَنْطِقِ مِنْ دَلَائِلِ النَّجَاحِ ....

(ـ) لٰكِنَّ الصَّمْتَ ....

⑤ درج ذیل مثالوں میں خالی جگہیں مقام کی مناسبت رکھنے والے حروف ناسخہ سے پُر کریں۔

(ا) .... اَلْكِتَابَ خَيْرُ سَمِيرٍ.

(ب) .... اَلْجَوُّ مُلَبَّدًا بِالْغُيُومِ.

(ج) .... اَلصِّدْقُ مُنْجِيًا.

(د) .... أَخَاكَ صَدِيقًا لِي.

(ہ) .... أَخُوكَ زَمِيلِي فِي الْمَدْرَسَةِ.

(و) .... اَلْحَارِسُ مُسْتَيْقِظًا.

(ز) .... اَلْمُعَلِّمُ مُرْشِدًا.

(ح) .... اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمِّكَ.

(ط) .... البِنْتَ مُدَرِّسَةٌ.

(ی) .... اَلْكِتَابَ سَمِيْرِيْ.

(ك) .... اَلْاَصْدِقَاءُ عَوْنَكَ فِي الشِّدَّةِ.

⑥ درج ذیل مثالوں کی خالی جگہوں کو اسماء کے ساتھ پر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) كَانَ .... جَبَّارًا.

(ب) يَبِيْتُ .... كَئِيبًا.

(ج) رَأَيْتُ .... مُكْفَهِرًّا.

(د) عَلِمْتُ اَنَّ الْعَدْلَ ....

(ہ) صَارَ .... خُبْزًا.

(و) لَيْسَ .... عَارًا.

(ز) اَمْسَى .... فَرِحًا.

(ح) اِنَّ .... نَاضِرَةٌ.

(ط) لَيْتَ .... طَالِعٌ.

(ی) كَاَنَّ .... مُعَلِّمٌ.

(ك) مَا زَالَ .... صَدِيْقِيْ.

(ل) اِنَّ .... وَاجِبَهٗ.

⑦ کتاب کی صفت سے متعلق تین ایسے جملے بنائیں کہ وہ مبتداء خبر پر مشتمل ہوں پھر ان میں سے ہر ایک پر "كَانَ" داخل کریں اور ان کے کلمات پر اعراب لگائیں۔

⑧ بارش کی صفات سے متعلق تین ایسے جملے بنائیں کہ ہر ایک ان میں سے مبتداء اور خبر پر مشتمل ہو پھر ان میں سے ہر ایک پر "اِنَّ" داخل کریں اور ان کے کلمات پر اعراب لگائیں۔

⑨ دریا کی صفات سے متعلق تین ایسے جملے بنائیں جو مبتداء خبر پر مشتمل ہوں پھر ان میں سے ہر ایک پر "رَأَيْتُ" داخل کریں اور ان کے کلمات پر اعراب لگائیں۔

اعراب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

① ﴿ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً ﴾ [سورة النحل : ۱۲۰]

② كَاَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ.

③ حَسِبْتُ الْمَالَ نَافِعًا.

④ مَا زَالَ الْكِتَابُ رَفِيْقِيْ.

الجواب

① ﴿ اِنَّ ﴾ حرف تاکید اور نصب، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ ﴿ اِبْرَاهِيْمَ ﴾ اِنَّ کا اسم منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ كَانَ ﴾ فعل ناقص ماضی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، اس کا اسم ضمیر مستتر "هُوَ" جو اِبْرَاهِيْم کی طرف راجع ہے۔ ﴿ اُمَّةً ﴾ كَانَ کی خبر منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے کَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ محل رفع میں اِنَّ کی خبر ہے۔

② ﴿ كَاَنَّ ﴾ حرف تشبیہ ونصب اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ ﴿ اَلْقَمَرَ ﴾ كَاَنَّ کا اسم منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ۔ ﴿ مِصْبَاحٌ ﴾ كَاَنَّ کی خبر مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔

③ ﴿ حَسِبْتُ ﴾ فعل ماضی آخر فتحہ مقدر پر مبنی جس کے ظاہر ہونے سے محل کا عارضی سکون کے ساتھ مشغول ہونا رکاوٹ ہے وہ سکون کلمہ واحدہ کی ہم مثل میں پے در پے چار حرکات کی کراہت کو دور کرنے کے لئے ہے۔ ﴿ تاء ﴾ متکلم کی ضمیر ﴿ حَسِبَ ﴾ کا فاعل محل رفع میں مبنی علی الضم، ﴿ اَلْمَالَ ﴾ حَسِبَ کا مفعول اوّل منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ نَافِعًا ﴾ حَسِبَ کا مفعول ثانی منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

④ ﴿ مَا ﴾ حرف نفی مبنی علی السکون اس کا اعراب کے اعتبار سے کوئی محل نہیں۔
﴿ زَالَ ﴾ فعل ناقص ماضی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ ﴿ اَلْكِتَابُ ﴾ زَالَ کا اسم مرفوع، رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ رَفِيق ﴾ زَالَ کی خبر منصوب اس کے نصب کی علامت آخر میں فتحہ مقدرہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے محل کا ''یاء'' متکلم کی مناسب حرکت کے ساتھ مشغول ہونا رکاوٹ ہے۔
رَفِيق مضاف اور یاء متکلم مضاف الیہ جر کے محل میں مبنی علی السکون ہے۔

نواسخ کی اقسام پر سوالات

① نواسخ کی کتنی اقسام ہیں؟
② کَانَ اور اس کے اخوات کیا عمل کرتے ہیں؟
③ عمل کے اعتبار سے کَانَ اور اس کے اخوات کتنی اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں؟
④ گردان کے اعتبار سے کَانَ اور اس کے اخوات کی کتنی اقسام ہیں؟
⑤ اِنَّ اور اس کے اخوات کیا عمل کرتے ہیں؟
⑥ کَاَنَّ اور لَيْتَ کس چیز پر دلالت کرتے ہیں؟
⑦ استدراک کا کیا معنی ہے؟
⑧ تَرَجّی کی تعریف کریں۔
⑨ توقع کا کیا معنی ہے؟
⑩ ظَنَنْتُ اور اس کے اَخوات کیا عمل کرتے ہیں؟
⑪ ظَنَنْتُ کے اخوات کی کتنی اقسام ہیں؟
⑫ تین ایسے جملے بنائیں جو مبتداء اور خبر سے مل کر اس طرح بنے ہوں کہ پہلا جملہ ان میں سے مبتداء ظاہر اور خبر جملہ فعلیہ ہو دوسرے میں مبتداء جمع مذکر ہو اور خبر مفرد تیسرے میں مبتداء ظاہر اور خبر جملہ اسمیہ ہو۔ پھر ان میں سے ہر ایک پر کَانَ، لَعَلَّ اور زَعَمْتُ داخل کریں۔

⑬ مندرجہ ذیل کی ترکیب کریں:

(١)﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ [سورة النساء : ١٢٥]

"اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا"۔

(٢)﴿ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا ﴾ [سورة مريم : ٢٣]

"کاش میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی"۔

(٣)﴿ لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴾ [سورة المؤمن : ٣٦]

"شاید میں پہنچوں راستوں کو"۔

نعت

قَالَ:

﴿ **بَابُ النَّعْتِ** ﴾ اَلنَّعْتُ تَابِعٌ لِلْمَنْعُوْتِ فِيْ رَفْعِهٖ وَ نَصْبِهٖ وَ خَفْضِهٖ وَ تَعْرِيْفِهٖ وَ تَنْكِيْرِهٖ "قَامَ زَيْدٌ الْعَاقِلُ" وَ "رَأَيْتُ زَيْدًا الْعَاقِلَ" وَ "مَرَرْتُ بِزَيْدٍ الْعَاقِلِ".

﴿نعت کا بیان﴾ نعت وہ ہے جو رفع' نصب' جر معرفہ اور نکرہ ہونے میں منعوت (موصوف) کے تابع ہوتا ہے۔ جس طرح قَامَ زَيْدٌ الْعَاقِلُ (کھڑا ہوا زید جو عقل مند ہے)' رَأَيْتُ زَيْدًا الْعَاقِلَ (میں نے زید کو دیکھا جو عقل مند ہے)' مَرَرْتُ بِزَيْدٍ الْعَاقِلِ (میں زید کے قریب سے گزرا جو عاقل ہے)۔

وَ اَقُوْلُ:

لغت میں نعت کا معنی وصف ہے اور اہل نحو کی اصطلاح میں اس تابع کو کہتے ہیں جو مشتق ہو یا مشتق کی تاویل میں ہو معرفات میں اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور نکرات میں اپنے متبوع کی تخصیص کرتا ہے۔ نعت کی دو اقسام ہیں:

اوّل حقیقی نعت' ثانی نعت سببی۔

نعت حقیقی:

وہ یہ ہے جو منعوت کی طرف راجع ضمیر مستتر کو رفع دے جس طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ الْعَاقِلُ ﴾ محمد آیا جو عقل مند ہے' ﴿ اَلْعَاقِلُ ﴾ مُحَمَّدٌ کی نعت ہے اور مُحَمَّدٌ کی طرف راجع اپنی ضمیر مستتر کو رفع دینے والی ہے۔

نعت سببی:

وہ ہے جو منعوت کی طرف راجع ضمیر کے ساتھ متصل اسم ظاہر کو رفع دے

جس طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ الْفَاضِلُ اَبُوْهُ ﴾ محمد آیا جس کا باپ فاضل ہے۔

﴿ اَلْفَاضِلُ ﴾ مُحَمَّدٌ کی نعت ہے۔﴿ اَبُوْهُ ﴾ فَاضِلٌ کا فاعل ضمہ کی نائب واؤ کے ساتھ مرفوع ہے کیونکہ یہ اسماءِ خمسہ سے ہے اور یہ ہٗ ضمیر غائب کی طرف مضاف ہے جو مُحَمَّدٌ کی طرف راجع ہے۔

نعت کا حکم:

نعت حقیقی ہو یا سببی وہ اپنے اعراب' تعریف اور تنکیر میں منعوت کے تابع ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر منعوت مرفوع ہو تو نعت بھی مرفوع ہوگی۔ جس طرح: ﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ الْفَاضِلُ ﴾، ﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ الْفَاضِلُ اَبُوْهُ ﴾۔

اگر منعوت منصوب ہو تو نعت بھی منصوب ہوگی۔ جس طرح ﴿ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا الْفَاضِلَ ﴾، ﴿ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا الْفَاضِلَ اَبُوْهُ ﴾۔

اور اگر منعوت مجرور ہو تو نعت بھی مجرور ہوگی جس طرح ﴿ نَظَرْتُ اِلٰى مُحَمَّدٍ الْفَاضِلِ ﴾، ﴿ نَظَرْتُ اِلٰى مُحَمَّدٍ الْفَاضِلِ اَبُوْهُ ﴾۔

اگر منعوت معرفہ ہو تو نعت بھی معرفہ ہوگی جس طرح گزشتہ مثالوں میں (آپ نے دیکھ لیا) اور اگر منعوت نکرہ ہو تو نعت بھی نکرہ ہوگی جس طرح ﴿ رَأَيْتُ رَجُلًا عَاقِلًا ﴾ میں نے عقل مند آدمی دیکھا' ﴿ رَأَيْتُ رَجُلًا عَاقِلًا اَبُوْهُ ﴾ میں نے آدمی دیکھا جس کا باپ عقل مند ہے۔

نعت حقیقی کے متعلق ایک زائد بات یہ ہے کہ وہ اپنے منعوت کے مذکر ہونے میں مؤنث' مفرد' تثنیہ اور جمع ہونے میں بھی تابع ہوگی۔

اگر منعوت مذکر ہو تو نعت بھی مذکر ہوگی جس طرح ﴿ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا الْعَاقِلَ ﴾

اگر منعوت مؤنث ہو تو نعت بھی مؤنث ہوگی جس طرح ﴿ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ الْمُهَذَّبَةَ ﴾۔

اگر منعوت مفرد ہو تو نعت بھی مفرد ہوگی جس طرح آپ نے ان دو مثالوں میں دیکھا

اور اگر منعوت جمع ہو تو نعت بھی جمع ہو گی جس طرح ﴿ رَأَیْتُ الرِّجَالَ الْعُقَلَاءَ ﴾۔

نعت سببی ہمیشہ مفرد ہو گی اگر چہ اس کا منعوت تثنیہ ہو یا جمع جس طرح ﴿ رَأَیْتُ الوَلَدَیْنِ الْعَاقِلَ أَبُوْهُمَا ﴾ میں نے دو بچے دیکھے ان دونوں کا باپ عاقل ہے' ﴿ رَأَیْتُ الْأَوْلَادَ الْعَاقِلَ أَبُوْهُمْ ﴾ میں نے بچے دیکھے جن کا باپ عقل مند ہے۔

نعت سببی مذکر و مؤنث ہونے میں اپنے مابعد کے تابع ہوتی ہے جس طرح ﴿ رَأَیْتُ الْبَنَاتِ الْعَاقِلَ أَبُوْهُنَّ ﴾، ﴿ رَأَیْتُ الْأَوْلَادَ الْعَاقِلَةَ أُمُّهُمْ ﴾۔

اس وضاحت کا خلاصہ یہ ہے کہ نعت حقیقی دس میں سے چار چیزوں میں اپنے منعوت کی تابع ہوتی ہے افراد' تثنیہ اور جمع میں سے ایک رفع' نصب اور جر میں سے ایک' تذکیر و تانیث میں سے ایک اور تعریف و تنکیر میں سے ایک۔

نعت سببی پانچ اشیاء میں سے دو میں اپنے منعوت کے تابع ہو گی رفع' نصب اور جر میں سے ایک' تعریف و تنکیر میں سے ایک اور نعت سببی اپنے بعد والے مرفوع (معمول) کی دو "تذکیر و تانیث" میں سے ایک میں موافق ہو گی اور افراد تثنیہ' جمع میں سے کسی چیز کے موافق نہ ہو گی بلکہ یہ ہمیشہ مفرد ہی رہے گی۔ (واللہ اعلم)

معرفہ اور اس کی اقسام

قَالَ:

وَالْمَعْرِفَةُ خَمْسَةُ أَشْيَاءَ اَلْإِسْمُ الْمُضْمَرُ نَحْوُ أَنَا، وَ أَنْتَ وَالْإِسْمُ الْعَلَمُ نَحْوُ زَيْدٌ وَ مَكَّةُ وَالْإِسْمُ الْمُبْهَمُ نَحْوُ هَذَا وَ هَذِهٖ وَ هٰؤُلَاءِ وَالْإِسْمُ الَّذِیْ فِیْهِ الْأَلَفُ وَاللَّامُ نَحْوُ اَلرَّجُلُ وَالْغُلَامُ وَ مَا أُضِيْفَ اِلٰى وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ.

"معرفہ پانچ چیزیں ہیں اسم مضمر جس طرح أَنَا، أَنْتَ ہیں۔ اسم علم جس طرح زَيْدٌ اور مَكَّةُ ہے' اسم مبہم جس طرح هٰذَا، هٰذِهٖ اور هٰؤُلَاءِ ہے۔

وہ اسم جس میں ''الف'' و ''لام'' ہو جس طرح اَلرَّجُلُ اور اَلْغُلَامُ ہے اور جو ان چاروں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو''۔

وَ اَقُوْلُ:

اسم کی دو اقسام ہیں؛ اوّل نکرہ جس کا بیان جلد آ رہا ہے' ثانی معرفہ وہ لفظ جو معین چیز پر دلالت کرے۔اس کی پانچ اقسام ہیں۔

پہلی قسم:

مضمر یا ضمیر وہ جو متکلم پر دلالت کرتی ہے جس طرح ﴿ اَنَا ﴾ یا مخاطب پر جس طرح ﴿ اَنْتَ ﴾ یا غائب پر جس طرح ﴿ هُوَ ﴾ اس سے آپ نے جان لیا کہ ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی نوع: جو متکلم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے اور وہ دو کلمات ہیں' ایک ﴿ اَنَا ﴾ جو واحد متکلم کے لئے ہے دوسرا ﴿ نَحْنُ ﴾ جو اس متکلم کے لئے ہے جو اپنے آپ کی تعظیم مراد رکھے یا اس کے لیے جس کے ساتھ کوئی اور بھی ہو۔

دوسری نوع: مخاطب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے اور وہ پانچ الفاظ ہیں اور وہ یہ ہیں ﴿ اَنْتَ ﴾ تاء مفتوحہ کے ساتھ واحد مذکر مخاطب کے لئے ﴿ اَنْتِ ﴾ تاء مکسورہ کے ساتھ واحد مؤنث مخاطبہ کے لئے ﴿ اَنْتُنَّ ﴾ جمع مؤنث مخاطب کے لئے۔

تیسری نوع: جو غائب پر دلالت کرنے کے لئے بنائی گئی ہو وہ بھی پانچ الفاظ ہیں؛ ﴿ هُوَ ﴾ واحد مذکر غائب کے لئے' ﴿ هِيَ ﴾ واحد مؤنث غائب کے لئے' ﴿ هُمَا ﴾ مطلق طور پر تثنیہ کے لیے وہ مذکر ہو یا مؤنث' ﴿ هُمْ ﴾ جمع مذکر غائب کے لئے' ﴿ هُنَّ ﴾ جمع مؤنث غائب کے لئے' فاعل اور مبتداء وخبر کی بحث میں اس (ضمیر) کا بیان گزر چکا ہے۔

دوسری قسم:

معرفہ کی دوسری قسم علم ہے جو تکلم، خطاب یا قرینہ وغیرہ کی ضرورت کے بغیر معین چیز پر دلالت کرے۔ اس کی دو نوعین ہیں؛ (۱) مذکر، جس طرح مُحَمَّدٌ، اِبْرَاهِيْمُ، جَبَلٌ اور (۲) مؤنث جس طرح فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ اور مَكَّةُ ہے۔

تیسری قسم:

اسم مبہم ہے اور اس کی دو انواع ہیں؛ (۱) اسم اشارہ اور (۲) اسم موصول۔

اسم اشارہ: وہ جو حسی یا معنوی اشارہ کے ساتھ کسی معین شئے پر دلالت کرنے کے لئے بنایا گیا ہو اس کے لیے معین الفاظ ہیں اور وہ یہ ہیں ﴿ هٰذَا ﴾ مفرد مذکر کے لئے، ﴿ هٰذِهٖ ﴾ مفرد مؤنث کے لئے، ﴿ هٰذَانِ ﴾ (رفعی حالت) یا ﴿ هٰذَيْنِ ﴾ (نصبی وجری حالت) تثنیہ مذکر کے لئے اور ﴿ هَاتَانِ ﴾ یا ﴿ هَاتَيْنِ ﴾ تثنیہ مؤنث کے لئے، ﴿ هٰؤُلَاءِ ﴾ مطلق طور پر جمع کے لئے۔

اسم موصول: جو اپنے بعد لازمی طور پر مذکور جملہ، شبہ جملہ۔ یعنی صلہ کے واسطہ کے ساتھ معین چیز پر دلالت کرے اور صلہ ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو موصول کے مطابق ہو اس ضمیر کو عائد کا نام دیا جاتا ہے اسم موصول کے لئے بھی معین الفاظ ہیں اور وہ یہ ہیں ﴿ اَلَّذِيْ ﴾ مفرد مذکر کے لئے، ﴿ اَلَّتِيْ ﴾ مفرد مؤنث کے لئے، ﴿ اَللَّذَانِ ﴾ (رفعی حالت) ﴿ اَللَّذَيْنِ ﴾ نصبی اور جری حالت تثنیہ مذکر کے لئے، ﴿ اَللَّتَانِ ﴾ یا ﴿ اَللَّتَيْنِ ﴾ تثنیہ مؤنث کے لئے، ﴿ اَلَّذِيْنَ ﴾ جمع مذکر کے لئے، ﴿ اَللَّائِيْ ﴾ جمع مؤنث کے لئے۔

چوتھی قسم:

جو الف ولام کے ساتھ آراستہ ہو، وہ اسم جس کے ساتھ ﴿ اَلْ ﴾ ملا ہوا ہو اور وہ اس کو تعریف کا فائدہ دے جس طرح ﴿ اَلرَّجُلُ ﴾، ﴿ اَلْكِتَابُ ﴾، ﴿ اَلْغُلَامُ ﴾ اور

﴿ اَلْجَارِيَةُ ﴾ ہے۔

پانچویں قسم:

وہ اسم جو ان مذکورہ چاروں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو کر مضاف الیہ سے تعریف حاصل کرے جس طرح غُلَامُكَ، غُلَامُ مُحَمَّدٍ، غُلَامُ هٰذَا الرَّجُلِ، غُلَامُ الَّذِیْ زَارَنَا اَمْسِ اور اسی طرح غُلَامُ الْاُسْتَاذِ۔

لفظ ﴿ اللّٰه ﴾ کے بعد سب سے بڑا معرفہ ''ضمیر'' ہے' پھر علم پھر اسمِ اشارہ پھر اسمِ موصول' پھر معرّف باللام پھر جو اِنْ کی طرف مضاف ہو۔

اور مضاف' مضاف الیہ کے رتبہ میں ہوتا ہے' سوائے اس کے جو ضمیر کی طرف مضاف ہو کہ وہ علم کے رتبہ میں ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

نکرہ

قَالَ:

وَالنَّكِرَةُ كُلُّ اسْمٍ شَائِعٍ فِیْ جِنْسِهٖ لَا يَخْتَصُّ بِهٖ وَاحِدٌ دُوْنَ آخَرَ، وَ تَقْرِيْبُهٗ : كُلُّ مَا صَلَحَ دُخُوْلُ الْاَلِفِ وَاللَّامِ عَلَيْهِ نَحْوُ الرَّجُلِ، وَالْفَرَسِ.

''نکرہ ہر وہ اسم جو اپنے ہم جنسوں میں عام ہو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ مختص نہ ہو اس کی تقریبی تعریف (یعنی جس کے ساتھ اس کا مفہوم ذہن کے قریب ہو) ہر وہ لفظ جس پر الف ولام کا داخل ہونا درست ہو جس طرح اَلرَّجُلُ، اَلْفَرَسُ''۔

وَ اَقُوْلُ:

نکرہ وہ اسم ہے جو اپنی جنس کے افراد میں سے کسی خاص معین کے لیے نہ بنا

گیا ہو بلکہ علی سبیل البدلیت اس کا اطلاق ہر ایک پر درست ہو جس طرح ﴿ رَجُلٌ ﴾ اور ﴿ اِمْرَأَةٌ ﴾ پہلے لفظ کا اطلاق آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر بالغ مذکر پر درست ہے اور دوسرے لفظ کا اطلاق آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر مؤنث بالغہ پر درست ہے۔

نکرہ کی علامت یہ ہے کہ اس میں ﴿ أَلْ ﴾ داخل ہو کر اس میں تعریف کا اثر پیدا کرے جس طرح رَجُلٌ اس پر ﴿ أَلْ ﴾ کا داخل ہونا درست ہے اور وہ اس میں تعریف کا اثر بھی پیدا کر رہا ہے اسی طرح غُلَامٌ ، جَارِيَةٌ ، صَبِيٌّ ، فَتَاةٌ اور مُعَلِّمٌ ہے۔آپ کہہ سکتے ہیں اَلْغُلَامُ ، اَلْجَارِيَةُ ، الصَّبِيُّ ، اَلْفَتَاةُ اور اَلْمُعَلِّمُ۔

مشق

① درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک سے تین مفید جملے اس طرح بنائیں کہ (یہ اسم) ایک میں مرفوع دوسرے میں منصوب تیسرے میں مجرور ہو اور ہر ایک جملہ میں اس اسم کی مناسب صفت حقیقی بیان کریں۔

اَلرَّجُلَانِ	دو آدمی	مُحَمَّدٌ	تعریف کیا گیا	اَلْعُصْفُوْرُ	چڑیا
اَلْأُسْتَاذُ	استاد	فَتَاةٌ	نوجوان لڑکی	زَهْرَةٌ	کلی
اَلْمُسْلِمُوْنَ	مسلمان لوگ	اَبُوْكَ	تیرا باپ		

② درج ذیل مثالوں میں خالی جگہوں کو مناسب صفت کے ساتھ پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) اَلطَّالِبُ .... يُحِبُّهُ أُسْتَاذُهُ .

(ب) اَلْفَتَاةُ .... تُرْضِي وَالِدَيْهَا .

(ج) اَلنِّيْلُ .... يُخْصِبُ الْأَرْضَ .

(د) اَنَا اُحِبُّ الْكُتُبَ ....

(ہ) وَطَنِيْ مِصْرُ ....

(و) اَلطُّلَّابُ .... يَخْدِمُوْنَ بِلَادَهُمْ.

(ز) اَلْحَدَائِقُ .... لِلتَّنَزُّهِ.

(ح) لَقِيْتُ رَجُلًا .... فَتَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ.

(ط) سَكَنْتُ فِيْ بَيْت ....

(ی) مَا اَحْسَنَ الْغُرَف ....

(ک) عِنْدَ اَخِيْ عَصًا ....

(ل) اَهْدَيْتُ اِلٰى اَخِيْ كِتَابًا ....

(م) اَلثِّيَابُ .... لُبُوْسُ الصَّيْفِ.

③ درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب موصوف کا انتخاب کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) .... اَلْمُجْتَهِدُ يُحِبُّهُ اُسْتَاذُهُ.

(ب) .... اَلْعَالِمُوْنَ يَخْدِمُوْنَ اُمَّتَهُمْ.

(ج) اَنَا اُحِبُّ .... النَّافِعَةَ.

(د) .... الْاَمِيْنُ يَنْجَحُ نَجَاحًا بَاهِرًا.

(ہ) .... الشَّدِيْدَةُ تَقْتَلِعُ الْاَشْجَارَ.

(و) قَطَفْتُ .... نَاضِرَةٌ.

(ز) رَأَيْتُ .... بَائِسَةً فَتَصَدَّقْتُ عَلَيْهَا.

(ح) .... اَلْقَارِسُ لَا يَحْتَمِلُهُ الْجِسْمُ.

(ط) .... اَلْمُجْتَهِدُوْنَ خَدَمُوا الشَّرِيْعَةَ الْاِسْلَامِيَّةَ.

(ی) اَفَدْتُ مِنْ آثَارِ .... الْمُتَقَدِّمِيْنَ.

(ک) .... اَلْعَزِيْزَةُ وَطَنِيْ.

④ درج ذیل صفات کے لئے مناسب موصوف تلاش کریں پھر اس صفت اور موصوف کو مفید جملوں میں استعمال کریں اور اعراب لگائیں۔

اَلضَّخْمُ	موٹا	اَلْمُوَدَّبَاتُ	با اخلاق لڑکیاں	اَلشَّاهِقَةُ	اونچی
اَلْعَذْبَةُ	میٹھی	اَلنَّاضِرَةُ	سرسبز	اَلْعُقَلَاءُ	عقل والے
اَلْبَعِيْدَةُ	دور	اَلْكَرِيْمُ	عزت والا	اَلْاَمِيْنُ	امانت دار
اَلْعَاقِلَاتُ	عقل مند عورتیں	اَلْمُهَذَّبِيْنَ	اچھے اخلاق والے دو مرد	شَاسِعٌ	دور ہونا
وَاسِعَةٌ	وسعت والی				

اعراب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں؛

① اَلْكِتَابُ جَلِيْسٌ مُمْتِعٌ. کتاب مفید ہمنشین ہے۔

② اَلطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ يُحِبُّهُ اُسْتَاذُهُ. محنتی طالب علم سے اس کا استاد محبت کرتا ہے۔

③ اَلْفَتَيَاتُ الْمُهَذَّبَاتُ يَخْدُمْنَ بِلَادَهُنَّ. مہذب لڑکیاں اپنے ملک کی خدمت کرتی ہیں۔

④ شَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ. میں نے میٹھا پانی پیا۔

الجواب

① ﴿ اَلْكِتَابُ ﴾ مبتداء عامل معنوی ابتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ جَلِيْسٌ ﴾ مبتداء کی خبر مبتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مُمْتِعٌ جَلِيْسٌ ﴾ کی نعت (صفت) مرفوع کی صفت مرفوع ہوتی ہے اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔

② ﴿ اَلطَّالِبُ ﴾ مبتداء عامل ابتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ اَلْمُجْتَهِدُ ﴾ طَالِبٌ کی صفت مرفوع ہوتی ہے اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ يُحِبُّ ﴾ فعل مضارع ناصب اور جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ هَا ﴾ غائب کی ضمیر مفعول بہ مبنی علی الضم نصب کے محل میں ہے۔ ﴿ أُسْتَاذُ ﴾ يُحِبُّ کا فاعل ہے مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ أُسْتَاذُ مضاف ''ھاء'' مضاف الیہ جر کے محل میں مبنی علی الضم ہے فعل اور فاعل مل کر رفع کے محل میں مبتداء ﴿ اَلطَّالِبُ ﴾ کی خبر۔ مبتداء اور جملہ خبر کے درمیان رابطہ ﴿ يُحِبُّهُ ﴾ میں ضمیر منصوب ہے۔

③ ﴿ اَلْفَتَيَاتُ ﴾ مبتداء عامل ابتداء کی وجہ سے مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ اَلْمُهَذَّبَاتُ ﴾ فَتَيَاتُ کی صفت مرفوع کی صفت مرفوع ہوتی ہے اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ يَخْدُمْ ﴾ فعل مضارع مبنی علی السکون کیونکہ نون نسوہ کے ساتھ ملا ہوا ہے نونِ نسوہ فاعل مبنی علی الفتح رفع کے محل میں ہے۔ ﴿ بِلَادَ ﴾ يَخْدُمْ کا مفعول بہ اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ کے محل میں ہے فعل اور فاعل سے مل کر جملہ رفع کے محل میں اَلْفَتَيَاتُ مبتداء کی خبر ہے۔ مبتداء اور جملہ خبر کے درمیان رابطہ ﴿ يَخْدُمْنَ ﴾ میں نون نسوہ ہے۔

④ ﴿ شَرِبَ ﴾ فعل ماضی ''تاء'' ضمیر متکلم فاعل مبنی علی الضم رفع کے محل میں ہے۔ ﴿ مِنْ ﴾ حرف جر مبنی علی السکون' اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ اَلْمَاءِ ﴾ مِنْ کے ساتھ مجرور اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے جار اور مجرور مل کر ﴿ شَرِبَ ﴾ کے متعلق ہیں۔ ﴿ اَلْعَذْبِ ﴾ اَلْمَاءِ کی صفت ہے مجرور کی صفت مجرور ہوتی ہے اس کے جر کی علامت آخر میں کسرہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

① نعت کی تعریف کریں؟
② نعت کی کتنی اقسام ہیں؟
③ نعتِ حقیقی کی تعریف کریں۔
④ نعتِ سببی کی تعریف کریں۔
⑤ وہ کونسی اشیاء ہیں جن میں نعتِ حقیقی اپنے منعوت کی تابع ہوتی ہے؟
⑥ وہ کونسی اشیاء ہیں جن میں نعتِ سببی اپنے منعوت کی تابع ہوتی ہے؟
⑦ نعتِ سببی تذکیر وتانیث میں کس کی تابع ہوتی ہے؟
⑧ معرفہ کی تعریف کریں۔
⑨ ضمیر کی تعریف کریں۔
⑩ علم کی تعریف کریں۔
⑪ اسمِ اشارہ کی تعریف کریں۔
⑫ اسم موصول کی تعریف کریں۔
⑬ ضمیر، علم، اسمِ اشارہ اور اسمِ موصول کی جملہ مفیدہ سے تین مثالیں پیش کریں۔

حرف عطف

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْعَطْفِ** ﴾ وَ حُرُوْفُ الْعَطْفِ عَشَرَةٌ وَ هِيَ: الْوَاوُ وَالْفَاءُ وَ ثُمَّ وَ اَوْ وَ اَمْ وَ اِمَّا وَ بَلْ وَلَا وَ لٰكِنْ وَ حَتّٰى فِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ۔

﴿ عطف کا بیان ﴾ حروفِ عطف دس ہیں اور وہ یہ ہیں: "واؤ، فاء، ثُمَّ، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، بَلْ، لَا، لٰكِنْ اور بعض مقام پر حَتّٰى"۔

وَ اَقُوْلُ:

عطف کا لغوی معنی مائل ہونا ہے۔ مثلاً آپ کہتے ہیں: ﴿ عَطَفَ فُلَانٌ عَلٰى فُلَانٍ ﴾ فلاں فلاں کی طرف مائل ہوا۔ ﴿ يَعْطِفُ عَطْفًا ﴾ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کی طرف مائل ہوا' اس پر مشفق اور مہربان ہوا۔

اصطلاح میں عطف کی دو قسمیں ہیں: (۱) عطف بیان (۲) عطف نسق۔

عطف بیان:

وہ جامد تابع جو معارف میں اپنے متبوع کی وضاحت کرنے والا اور نکرات میں اپنے متبوع کی تخصیص کرنے والا ہوتا ہے معارف میں عطفِ بیان کی مثال:

﴿ جَاءَنِيْ مُحَمَّدٌ اَبُوْكَ ﴾ آیا محمد تیرا باپ۔

﴿ اَبُوْكَ ﴾ مُحَمَّدٌ کا عطف بیان ہے اور دونوں معرفہ ہیں۔ مثال میں دوسرا پہلے کی وضاحت کرنے والا ہے۔

نکرات میں عطفِ بیان کی مثال: ﴿ مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ ﴾

﴿ صَدِيْدٍ ﴾، ﴿ مَاءٍ ﴾ کا عطف بیان ہے دونوں نکرہ ہیں' مثال میں دوسرا

پہلے کی تخصیص کرنے والا ہے۔

عطف نسق:

وہ تابع ہے کہ اس کے اور اس کے متبوع کے درمیان حروفِ عشرہ میں سے کوئی حرف عطف ہو وہ حروف یہ ہیں۔

(۱) واؤ: یہ مطلق (دو چیزوں کو ایک حکم میں) جمع کرنے کے لئے ہے اس کے ساتھ متقاربان (وصف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب ہونا) کا عطف جائز ہے' جس طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ ﴾ محمد آیا اور علی آیا۔

جب دونوں اکٹھے آئے ہوں اس کے ساتھ پہلے کو پچھلے پر معطوف کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح ﴿ جَاءَ عَلِيٌّ وَ مَحْمُودٌ ﴾ جب محمود کا آنا علی کے آنے سے پہلے ہو۔ ﴿ جَاءَنِيْ عَلِيٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﴾ میرے پاس علی آیا اور محمد آیا۔ جب محمد کا آنا علی کے آنے سے متاخر ہو۔

(۲) فاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لئے ہے' ترتیب کا یہ مطلب ہے کہ دوسرا پہلے کے بعد ہے تعقیب کا معنی یہ ہے کہ دوسرا بغیر وقفہ پہلے کے پیچھے ہے جس طرح جب گھوڑ سوار پہلے ہوں اور دونوں (فریقین) کے آنے کے درمیان کوئی تاخیر نہ ہو۔

(۳) ثُمَّ: یہ ترتیب مع التراخی کے لیے ہے ترتیب کا معنی بیان ہو چکا ہے تراخی کا معنی یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے کے درمیان وقفہ ہے جس طرح ﴿ اَرْسَلَ اللّٰهُ مُوْسٰی ثُمَّ عِيْسٰی ثُمَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ﴾۔

(۴) أوْ: تخییر یا اباحت کے لئے ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ تخییر کے ساتھ اکٹھا ہونا ناجائز ہے اور اباحت کے ساتھ اکٹھا ہونا جائز ہے۔ تخییر کی مثال: ﴿ تَزَوَّجْ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا ﴾ ہند سے نکاح کر یا اس کی بہن سے۔ اباحت کی مثال: ﴿ اُدْرُسِ الْفِقْهَ اَوِ النَّحْوَ ﴾ فقہ پڑھ یا نحو۔

آپ کے پاس شرعی لحاظ سے اس بات کی دلیل موجود ہے کہ ہند اور اس کی

بہن کا ایک آدمی کی زوجیت میں جمع ہونا ناجائز ہے اور اس بارے بھی آپ کو شک نہیں کہ فقہ اور نحو تعلیم میں جمع ہو سکتے ہیں۔

(۵) اَمْ: یہ ہمزہ استفہام کے بعد تعیین کی طلب کے لئے آتا ہے جس طرح ﴿ اَدَرَسْتَ الْفِقْهَ اَمِ النَّحْوَ ﴾ تو نے فقہ پڑھی ہے یا نحو۔

(۶) اِمَّا: اس شرط کے ساتھ کہ اس سے پہلے اسی طرح کا ایک اور اِمَّا موجود ہو' یہ دونوں معنوں میں اَوْ کی طرح ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَاءً ﴾ [سورة محمد : ٤]

''پس مضبوطی سے باندھو پس اس کے بعد یا احسان کرو یا فدیہ لے لو''۔

اور جس طرح:

﴿ تَزَوَّجْ اِمَّا هِنْدًا وَ اِمَّا اُخْتَهَا ﴾

''یا ہند سے نکاح کر یا اس کی بہن سے''۔

(۷) بَلْ: یہ اِضْراب کے لئے ہے' مطلب یہ ہے کہ ماقبل (معطوف علیہ) کو مسکوت عنہ کے حکم میں کر دیتا ہے جس طرح ﴿ مَا جَاءَ مُحَمَّدٌ بَلْ بَكْرٌ ﴾۔ اس کے ساتھ عطف کے لئے دو شرطیں ہیں پہلی یہ کہ اس کے ساتھ جو معطوف ہو وہ مفرد ہو جملہ نہ ہو' دوسری یہ کہ اس کے پہلے استفہام نہ ہو۔

(۸) لَا: یہ مابعد (معطوف) سے اس نفس حکم کی نفی کر دیتا ہے جو ماقبل کے لئے ثابت ہے جس طرح ﴿ جَاءَ بَكْرٌ لَا خَالِدٌ ﴾ بکر آیا نہ کہ خالد۔

(۹) لٰكِنْ: یہ حرف عطف ماقبل کے حکم کی تثبیت پر دلالت کرتا ہے اور اس حکم کی ضد کو مابعد (معطوف) کے لیے ثابت کرتا ہے جس طرح ﴿ لَا اُحِبُّ الْكُسَالٰى لٰكِنِ الْمُجْتَهِدِيْنَ ﴾ میں سست لوگوں سے محبت نہیں کرتا لیکن محنتیوں سے (محبت کرتا ہوں)۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے نفی یا نہی ضرور آئے اور یہ کہ اس کے ساتھ معطوف مفرد ہو اور یہ کہ اس سے پہلے واؤ نہ ہو۔

(۱۰) **حَتّٰی:** یہ تدریج اور غایت کے لئے ہے تدریج کا معنی ہے آہستہ آہستہ حکم کے پورا ہونے پر دلالت کرنا جس طرح ﴿ یَمُوْتُ النَّاسُ حَتّٰی الْاَنْبِیَاءُ ﴾ لوگ فوت ہو گئے یہاں تک کہ انبیاء (بھی فوت ہو گئے)۔

﴿ حَتّٰی ﴾ کبھی ابتدائیہ غیر عاطفہ ہوتا ہے یہ اس وقت جب اس کے بعد جملہ ہو جس طرح ﴿ جَاءَ اَصْحَابُنَا حَتّٰی خَالِدٌ حَاضِرٌ ﴾۔ اور کبھی ﴿ حَتّٰی ﴾ جارہ ہوتا ہے جس طرح:

﴿ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ [سورة القدر : ٥]

''فجر طلوع ہونے تک''۔

اسی لیے مؤلف نے کہا ہے ﴿ وَ حَتّٰی فِیْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ ﴾ کہ حتیٰ بعض مقامات پر۔

حروفِ عطف کا حکم

قَالَ:

فَاِنْ عَطَفْتَ عَلٰی مَرْفُوْعٍ رَفَعْتَ، اَوْ عَلٰی مَنْصُوْبٍ نَصَبْتَ اَوْ عَلٰی مَخْفُوْضٍ خَفَضْتَ اَوْ عَلٰی مَجْزُوْمٍ جَزَمْتَ تَقُوْلُ قَامَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو، وَ رَاَیْتُ زَیْدًا وَ عَمْرًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ عَمْرٍو، وَ زَیْدٌ لَمْ یَقُمْ وَ لَمْ یَقْعُدْ.

''اگر آپ مرفوع پر عطف ڈالیں گے تو (معطوف) کو رفع دیں گے یا منصوب پر تو نصب دیں گے یا مجرور پر تو کسرہ دیں گے یا مجزوم پر تو جزم دیں گے جس طرح ﴿ قَامَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو ﴾ کھڑا ہوا زید اور عمرو' ﴿ رَاَیْتُ زَیْدًا وَ عَمْرًا ﴾ میں نے زید کو دیکھا اور عمرو کو' ﴿ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ عَمْرٍو ﴾ میں زید کے پاس سے گزرا اور عمرو کے' اور ﴿ زَیْدٌ لَمْ یَقُمْ وَ لَمْ یَقْعُدْ ﴾ زید نہ کھڑا ہوا اور نہ بیٹھا''۔

وَ اَقُوْلُ:

یہ دس حروف عاطفہ اپنے مابعد کو اپنے ماقبل کے اعرابی حکم کا تابع بنا دیتے ہیں لہٰذا اگر متبوع مرفوع ہو تو تابع بھی مرفوع ہوگا جس طرح ﴿ قَابَلَنِي مُحَمَّدٌ وَ خَالِدٌ ﴾۔ خَالِدٌ ، مُحَمَّدٌ پر معطوف ہے مرفوع پر معطوف مرفوع ہوتا ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اور اگر متبوع منصوب ہو تو تابع بھی منصوب ہوگا جس طرح ﴿ قَابَلْتُ مُحَمَّدًا وَ خَالِدًا ﴾ ، خَالِدًا ، مُحَمَّدًا پر معطوف ہے اور منصوب پر معطوف بھی منصوب ہوتا ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ اگر متبوع مجرور ہو تو تابع بھی مجرور ہوگا جس طرح ﴿ مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ وَ خَالِدٍ ﴾۔ خَالِدٍ ، مُحَمَّدٍ پر معطوف ہے، مجرور پر معطوف بھی مجرور ہوتا ہے اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے اور اگر متبوع مجزوم ہو تو تابع بھی مجزوم ہوگا جس طرح ﴿ لَمْ يَحْضُرْ خَالِدٌ اَوْ يُرْسِلْ رَسُوْلًا ﴾ نہ خالد حاضر ہوا اور نہ ہی اس نے کوئی قاصد بھیجا۔

يُرْسِلْ ، يَحْضُرْ پر معطوف ہے، مجزوم پر معطوف بھی مجزوم ہوتا ہے اس کے جزم کی علامت سکون ہے۔ ان مثالوں سے آپ پہچان گئے ہوں گے کہ اسم، اسم پر معطوف ہوتا ہے اور فعل، فعل پر معطوف ہوتا ہے۔

مشق

① درج ذیل مثالوں میں حروفِ عطف کے بعد مناسب معطوف لگائیں۔

(ا) مَا اشْتَرَيْتُ كِتَابًا بَلْ ....

(ب) مَا اَكَلْتُ تُفَّاحًا لٰكِنْ ....

(ج) بَنَى اَخِيْ بَيْتًا وَ ....

(د) حَضَرَ الطُّلَّابُ وَ ....

(ہ) سَافَرْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ ....

(و) خَرَجَ مَنْ بِالْمَعْهَدِ حَتَّى ....

(ز) صَاحِبِ الْاَخْيَارَ لَا ....

(ح) مَا زُرْتُ اَخِيْ لٰكِنْ ....

④ درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب معطوف علیہ کے ساتھ پُر کریں۔

(ا) كُلْ مِنَ الْفَاكِهَةِ .... لَا الْفِجَّ.

(ب) بَقِيَ عِنْدَكَ اَبُوْكَ .... اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

(ج) مَا قَرَأْتُ الْكِتَابَ .... بَلْ بَعْضَهُ.

(د) مَا رَأَيْتُ .... بَلْ وَكِيْلَهُ.

(ہ) نَظِّمْ .... وَ اَدَوَاتِكَ.

(و) رَحَلْتُ اِلٰى .... فَالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ.

(ز) يُعْجِبُنِيْ .... لَا قَوْلُهُ.

(ح) اَيُّهُمَا تُفَضِّلُ .... اَمِ الشِّتَاءَ.

③ درج ذیل کلمات میں سے ہر ایک کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک میں وہ کلمہ معطوف اور دوسرے میں معطوف علیہ ہو۔

اَلْعُلَمَاءُ	علماء	اَلْعِنَبُ	انگور	اَلْقَصْرُ	محل
اَلْقَاهِرَةُ	نام شہر	يُسَافِرُ	وہ سفر کرتا ہے	يَأْكُلُ	وہ کھاتا ہے
اَلْمُجْتَهِدُوْنَ	محنتی	اَلْاَتْقِيَاءُ	تقویٰ والے	اَحْمَدُ	احمد
عُمَرُ	عمر	اَبُوْبَكْرٍ	ابوبکر	اِقْرَأْ	تو پڑھ
كَتَبَ	اس نے لکھا				

ترکیب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

① مَا رَأَيْتُ مُحَمَّدًا لٰكِنْ وَكِيْلَهٗ.

② زَارَنَا أَخُوْكَ وَصَدِيْقُهٗ.

③ أَخِيْ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ كَثِيْرًا.

الجواب

① ﴿ مَا ﴾ حرف نفی علی السکون اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ رَأَيْتُ ﴾ سے رأی فعل ماضی مبنی علی الفتحہ مقدر جس کے ظاہر ہونے سے محل کا کون کے ساتھ مشغول ہونا مانع ہے۔ ﴿ اَلتَّاء ﴾ متکلم کی ضمیر فاعل ضمہ پر مبنی رفع کے محل میں ہے۔ ﴿ مُحَمَّدًا ﴾ مفعول بہ منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ لٰكِنْ ﴾ حرف عطف' ﴿ وَكِيْل ﴾ مُحَمَّدًا پر معطوف ہے منصوب پر معطوف منصوب ہوتا ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے' ﴿ وَكِيْلَ ﴾ مضاف ''ھاء'' ضمیر غائب مضاف الیہ ضمہ پر مبنی جر کے محل میں ہے۔

② ﴿ زَارَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ۔ اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی محل نہیں' ﴿ نَا ﴾ مفعول بہ مبنی علی السکون محلاً منصوب ہے۔ ﴿ أَخُوْ ﴾ فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ سے نائب واوَ ہے' کیونکہ یہ اسماء خمسہ میں سے ہے۔ أَخُوْ مضاف ''کاف'' ضمیر مخاطب مضاف الیہ مبنی علی الفتحہ محلاً مجرور ہے واوَ حرف عطف۔ ﴿ صَدِيْقُ ﴾ أَخُوْ پر معطوف مرفوع پر معطوف مرفوع ہوتا ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ صَدِيْقُ مضاف۔ ﴿ هَا ﴾ ضمیر غائب مضاف الیہ ضمہ پر مبنی ہے محلاً مجرور ہے۔

③ ﴿ أَخٌ ﴾ مبتداء ابتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ مقدرہ اس کے ظاہر ہونے سے محل کا حرکتِ مناسبہ کے ساتھ مشغول ہونا رکاوٹ ہے۔ أَخٌ

مضاف۔ ''یاء'' ضمیر متکلم مضاف الیہ مبنی بر سکون محلاً مجرور۔ ﴿ يَأْكُلُ ﴾ فعل مضارع ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے اس میں ضمیر مستتر۔ هُوَ جو أَخِيْ کی طرف عائد ہے فعل اور فاعل سے مل کر جملہ محل رفع میں مبتداء کی خبر ہے۔ جملہ خبر اور مبتداء میں رابطہ يَأْكُلُ میں هُوَ ضمیر مستتر ہے' واوَ حرف عطف ہے۔ ﴿ يَشْرَبُ ﴾ فعل مضارع ﴿ يَأْكُلُ ﴾ پر معطوف مرفوع پر معطوف مرفوع ہوتا ہے' اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔
﴿ كَثِيْرًا ﴾ يَأْكُلُ کا مفعول بہ منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

۱. عطف کی تعریف کریں۔
۲. عطف کی کتنی اقسام ہیں؟
۳. عطف بیان کی تعریف کریں۔
۴. عطف بیان کی دو مثالیں بیان کریں۔
۵. عطفِ نسق کی تعریف کریں۔
۶. واوَ کا معنی بیان کریں۔
۷. اَمْ کا معنی بیان کریں۔
۸. اِمَّا کا معنی بیان کریں۔
۹. بَلْ کے ساتھ عطف لانے کی کیا شرط ہے؟
۱۰. لٰكِنْ کے ساتھ عطف لانے کی کیا شرط ہے؟
۱۱. معطوف اور معطوف علیہ کن چیزوں میں مشترک ہوتے ہیں؟
۱۲. دی گئی مثالوں کی ترکیب کریں ساتھ معطوف معطوف علیہ اور حروف عاطفہ کی وضاحت کریں۔

(۱) ﴿ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ ﴾

[سورة يونس : ۹۰]

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو پار اتارا دریا سے پھر فرعون اور اس کے لشکروں نے اس کا پیچھا کیا''۔

(۲) ﴿ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ﴾

[سورة بني اسرائيل : ۲٦]

''اور رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسافر کو''۔

(۳) ﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

[سورة الحديد : ۱]

''جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہی ہے زبردست حکم والا''۔

(۴) ﴿ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ ﴾ [سورة ال عمران : ۱۹۹]

''اور بے شک اہل کتاب میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس چیز پر جو آپ پر نازل ہوئی اور جو ان پر نازل ہوئی''۔

(۵) ﴿ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ ﴾

[سورة الضُّحى : ۵ تا

''اور عنقریب تیرا ربّ تجھے دے گا پھر تو راضی ہوگا' کیا آپ کو یتیم نہیں پایا پھر آپ کو جگہ دی' اور آپ کو بھٹکا ہوا پایا پھر راہ دکھلائی' اور آپ کو مفلس پایا پھر غنی کر دیا''۔

(٦) ﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ ﴾

تاکید اس کی اقسام اور اس کا حکم

قَالَ:

﴿ **بَابُ التَّوْكِيد** ﴾ اَلتَّوْكِيْدُ :تَابِعٌ لِلْمُؤَكَّدِ فِيْ رَفْعِهٖ وَ نَصْبِهٖ وَ خَفْضِهٖ وَ تَعْرِيْفِهٖ.

﴿ تاکید کا بیان ﴾ تاکید ایسا تابع ہے جو رفع' نصب' جر اور تعریف (معرفہ ہونے) میں اپنے مؤکد کا تابع ہو۔

وَ اَقُوْلُ:

تاکید یا **توکید**: لغت میں اس کا معنی مضبوط کرنا ہے آپ کہتے ہیں: ﴿ اَكَّدْتُ الشَّيْءَ ﴾ یا ﴿ وَ كَّدْتُهٗ ﴾ اسی طرح ﴿ اِذَا قَوَّيْتَهٗ ﴾ یعنی کسی چیز کو تقویت اور مضبوطی کے لیے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے کبھی مہموز اور کبھی مثال واوی۔ نحویوں کی اصطلاح میں اس کی دو اقسام ہیں: (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

تاکید لفظی:

وہ ہے جو لفظ کے تکرار اور بعینہٖ اس لفظ یا اس کے مترادف لفظ کے ساتھ ہو۔ برابر ہے کہ وہ اسم ہو جس طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد آیا محمد۔ یا فعل ہو جس طرح ﴿ جَاءَ جَاءَ مُحَمَّدٌ ﴾ آیا آیا محمد۔ یا حرف ہو جس طرح ﴿ نَعَمْ نَعَمْ جَاءَ مُحَمَّدٌ ﴾ ہاں ہاں محمد آیا۔ ﴿ جَاءَ حَضَرَ اَبُوْبَكْرٍ ﴾ آیا حاضر ہوا ابوبکر۔ ﴿ نَعَمْ جَيْرِ جَاءَ مُحَمَّدٌ ﴾ ہاں آیا آیا محمد۔

تاکید معنوی:

وہ تابع ہے جو سہو یا متبوع میں وسعت کے احتمال کو دور کرے اس کی وضاحت

یہ ہے کہ اگر آپ نے کہا ﴿ جَاءَ الْاَمِیْرُ ﴾ احتمال ہے کہ آپ سے سہو ہوگیا ہو یا آپ نے کلام میں وسعت سے کام لیا ہو اور آپ کا مقصد یہ ہو کہ امیر کا قاصد آیا۔ لیکن جب آپ اس طرح کہیں گے: ﴿ جَاءَ الْاَمِیْرُ نَفْسُهٗ ﴾ امیر بنفسہٖ آیا۔ یا یوں کہیں: ﴿ جَاءَ الْاَمِیْرُ عَیْنُهٗ ﴾ امیر خود ہی آیا۔ تو احتمال ختم ہوگیا اور سننے والے کو پختہ یقین ہوگیا کہ آپ کی مراد واقعی خود امیر کا آنا ہی تھا۔ اس تابع تاکید کا حکم یہ ہے کہ اعراب میں اپنے متبوع کی موافقت کرے گا اس طرح کہ اگر متبوع مرفوع ہوگا تو تابع بھی مرفوع ہوگا جس طرح ﴿ حَضَرَ خَالِدٌ نَفْسُهٗ ﴾ خالد بذاتِ خود حاضر ہوا۔ اگر متبوع منصوب ہوگا تو تابع بھی منصوب ہوگا جس طرح ﴿ حَفِظْتُ الْقُرْآنَ کُلَّهٗ ﴾ میں نے تمام قرآن مجید یاد کیا۔ اور اگر متبوع مجرور ہوگا تو تابع بھی مجرور ہوگا جس طرح ﴿ تَدَبَّرْتُ فِي الْکِتَابِ کُلِّهٖ ﴾ میں نے پوری کتاب میں غور وفکر کیا۔

اسی طرح یہ تابع (تاکید) متبوع کے معرفہ ہونے میں بھی اس کی پیروی کرے گا جس طرح آپ نے ان تمام مثالوں میں ملاحظہ کیا۔

تاکید معنوی کے الفاظ

قَالَ:

وَ یَکُوْنُ بِاَلْفَاظٍ مَّعْلُوْمَةٍ ، هِيَ النَّفْسُ وَالْعَیْنُ وَ کُلٌّ وَ اَجْمَعُ وَ تَوَابِعُ اَجْمَعَ وَ هِيَ اَکْتَعُ وَ اَبْتَعُ وَ اَبْصَعُ تَقُوْلُ قَامَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ وَ رَأَیْتُ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ وَ مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ اَجْمَعِیْنَ.

''تاکید معلوم ومتعین الفاظ کے ساتھ ہوتی ہے وہ یہ ہیں: نَفْسٌ ، عَیْنٌ ، کُلٌّ ، اَجْمَعُ اور اَجْمَعُ کے توابع وہ یہ ہیں اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ آپ کہتے ہیں: قَامَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ (زید بذاتِ خود کھڑا ہوا)' رَأَیْتُ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ (میں نے تمام قوم کو دیکھا)' مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ اَجْمَعِیْنَ (میں تمام قوم کے

پاس سے گزرا)"۔

أَقُولُ:

تاکید معنوی کے لئے معین الفاظ ہیں جن کو نحویوں نے کلامِ عرب میں تتبع (تلاش) کے ذریعے معلوم کیا ہے ان الفاظ میں سے ﴿ نَفْسٌ ﴾ اور ﴿ عَيْنٌ ﴾ ان دونوں میں سے ہر ایک کا مؤکد کی جانب راجع ضمیر کی طرف مضاف ہونا واجب ہے اگر مؤکد مفرد ہو تو ضمیر بھی مفرد ہوگی اور لفظ تاکید بھی مفرد ہوگا جس طرح ﴿ جَاءَ عَلِيٌّ نَفْسُهُ ﴾ علی بذات خود آیا' ﴿ حَضَرَ بَكْرٌ عَيْنُهُ ﴾ بکر بعینہٖ حاضر ہوا' اگر مؤکد جمع ہو تو وہ ضمیر بھی جمع ہوگی اور لفظ تاکید بھی جمع ہوگا جس طرح ﴿ جَاءَ الرِّجَالُ أَنْفُسُهُمْ ﴾، ﴿ حَضَرَ الْكُتَّابُ أَعْيُنُهُمْ ﴾۔

اور اگر مؤکد مثنیٰ ہو تو افصح یہ ہے کہ ضمیر مثنیٰ ہو اور لفظ تاکید جمع ہو جس طرح ﴿ حَضَرَ الرَّجُلَانِ أَنْفُسُهُمَا ﴾، ﴿ جَاءَ الْكَاتِبَانِ أَعْيُنُهُمَا ﴾۔ الفاظِ تاکید میں سے ﴿ كُلٌّ ﴾ ہے اور اس کے ہم مثل ﴿ جَمِيعٌ ﴾ ہے' ان دونوں کے ساتھ تاکید لانے میں شرط یہ ہے کہ ان کے ساتھ مؤکد کے مطابق ضمیر کا اضافہ کیا جائے جس طرح ﴿ جَاءَ الْجَيْشُ كُلُّهُ ﴾ تمام لشکر آیا' اور ﴿ حَضَرَ الرِّجَالُ جَمِيعُهُمْ ﴾ تمام مرد حاضر ہوئے۔ الفاظِ تاکید میں سے ﴿ أَجْمَعُ ﴾ غالب (اکثر) اس لفظ کے ساتھ ﴿ كُلٌّ ﴾ کے بعد تاکید لائی جاتی ہے۔ غالب کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴾ [سورة ص : ۷۳]

"پس تمام سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا"۔

اور غیر غالب کی مثال رجز پڑھنے والے کا قول ہے:

إِذَا ظَلِلْتُ الدَّهْرَ أَبْكِي أَجْمَعَا

"جس وقت کہ میں ہوں زمانہ بھر رونے والا"

بعض اوقات زیادہ تاکید و تقویت کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت ﴿ أَجْمَعُ ﴾

کے بعد دوسرے الفاظ کو لایا جاتا ہے وہ یہ ہیں اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ. یہ الفاظ بالاستقلال تاکید کے لیے مستعمل نہیں ہوتے جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ۔ واللہ اعلم۔

ترکیب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

① قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّهٗ. میں نے تمام تر کتاب پڑھی۔

② زَارَنَا الْوَزِیْرُ نَفْسُهٗ. وزیر نے بنفسہٖ ہم سے ملاقات کی۔

③ سَلَّمْتُ عَلٰی اَخِیْكَ عَیْنِهٖ. میں نے بعینہٖ آپ کے بھائی کو سلام کہی۔

④ جَاءَ رِجَالُ الْجَیْشِ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ. لشکر کے لوگ آئے سارے تمام کے تمام۔

الجواب

① ﴿ قَرَاَ ﴾ فعل ماضی آخر میں فتحہ تقدیری پر مبنی ہے جس کے ظاہر ہونے سے کلمہ واحدہ کی طرح کلمہ میں پے در پے چار حرکات کی کراہت کو دور کرنے کے لئے عارضی سکون کے ساتھ محل کا مشغول ہونا رکاوٹ ہے۔ ''التاء'' متکلم کی ضمیر فاعل ہے' مبنی علی الضم اور محلاً مرفوع ہے۔ ﴿ وَالْکِتَابَ ﴾ مفعول بہ منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ کُلَّ ﴾ کِتَابَ کی تاکید ہے منصوب کی تاکید بھی منصوب ہوتی ہے اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ کُلَّ ﴾ مضاف ''ھاء'' غائب کی ضمیر مضاف الیہ ہے۔ مبنی بر ضم ہے اور محلاً مجرور ہے۔

② ﴿ زَارَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ اعراب کے لحاظ سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ نَا ﴾ مفعول بہ مبنی علی السکون نصب کے محل میں ہے۔ ﴿ اَلْوَزِیْرُ ﴾ زَارَ کا فاعل مرفوع ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ نَفْسُ ﴾ وَزِیْرٌ کی تاکید ہے' مرفوع کی تاکید بھی مرفوع ہوتی ہے اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ نَفْسٌ مضاف ''ھاء'' غائب کی ضمیر مضاف الیہ مبنی برضمہ ہے اور محل کے اعتبار

سے مجرور ہے۔

③ ﴿ سَلِّمْتُ ﴾ فعل با فاعل، علیٰ حرف جر مبنی علی السکون اعراب کے لحاظ سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ اَخِي ﴾ علی کے ساتھ مجرور اس کے جر کی علامت ''یاء'' ہے جو کسرہ سے نائب ہے کیونکہ یہ اسماء خمسہ سے ہے۔ اَخِيْ مضاف کاف ضمیر مخاطب مضاف الیہ مبنی برفتحہ محل کے اعتبار سے مجرور۔ ﴿ عَيْن ﴾ اَخِيْ کی تاکید مجرور کی تاکید مجرور ہوتی ہے اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے۔ عَيْنٌ مضاف ''ھاء'' ضمیر غائب مضاف الیہ مبنی علی الکسر محلا مجرور ہے۔

④ ﴿ جَاءَ ﴾ فعل ماضی مبنی علی الفتحہ اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ﴿ رِجَالٌ ﴾ فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت آخر میں ضمہ ظاہرہ ہے۔ رِجَالُ مضاف ''اَلْجَيشِ'' مضاف الیہ مجرور اس کے جر کی علامت کسرہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ كُلٌّ ﴾ ظاہرہ ہے، كُلٌّ مضاف هُمْ ضمیر جمع غائب مضاف الیہ مبنی برسکون محلا مجرور اَجْمَعُوْنَ تاکید ثانی مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ کی نائب واؤ ہے کیوں کہ یہ جمع مذکر سالم ہے۔

سوالات

① تاکید کی تعریف کریں۔

② تاکید کتنی اقسام میں تقسیم ہوتی ہے؟

③ تاکید لفظی کی تین مختلف مثالیں بیان کریں۔

④ تاکید معنوی میں استعمال ہونے والے الفاظ بیان کریں۔

⑤ نَفْس اور عَيْن کے ساتھ تاکید لانے کی کیا شرط ہے؟

⑥ جَمِيْع اور كُلّ کے ساتھ تاکید لانے کی کیا شرط ہے؟

⑦ کیا اَجْمَعُوْن بغیر كُلّ کے پہلے آنے کے تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے؟

بدل اور اس کا حکم

قَالَ:

إِذَا أُبْدِلَ اِسْمٌ مِنْ اِسْمٍ اَوْ فِعْلٌ مِنْ فِعْلٍ تَبِعَهٗ فِيْ جَمِيْعِ اِعْرَابِهٖ.

''جب کوئی اسم کسی اسم کا یا فعل کسی فعل کا بدل ہو تو وہ بدل اپنے تمام اعراب (کی حالتوں) میں اس (مبدل منہ) کا تابع ہوگا''۔

وَ اَقُوْلُ:

بدل کا لغوی معنی عوض ہے مثلاً آپ کہتے ہیں: ﴿ اِسْتَبْدَلْتُ كَذَا بِكَذَا ﴾ اور ﴿ اَبْدَلْتُ كَذَا مِنْ كَذَا ﴾ میں نے فلاں چیز اس کے بدلے میں لی ''یا'' میں نے فلاں چیز اس کے بدلے میں دی آپ کی مراد اس سے یہی ہے کہ وہ چیز آپ نے اس سے کسی چیز کے عوض لی۔

اصطلاحی تعریف:

نحویوں کی اصطلاح میں بدل وہ تابع ہے جو بغیر واسطہ حکم کے ساتھ مقصود ہوتا ہے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے اعراب میں مبدل منہ کا تابع ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ مبدل منہ اگر مرفوع ہے تو بدل بھی مرفوع ہوگا جس طرح ﴿ حَضَرَ اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْكَ ﴾ تیرا باپ ابراہیم حاضر ہوا۔

اگر مبدل منہ منصوب ہوگا تو بدل بھی منصوب ہوگا جس طرح ﴿ قَابَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ اَخَاكَ ﴾ اگر مبدل منہ مجرور ہوگا تو بدل بھی مجرور ہوگا جس طرح ﴿ اَعْجَبَنِيْ اَخْلَاقُ مُحَمَّدٍ خَالِكَ ﴾ مجھے آپ کے ماموں محمد کا اخلاق بہت اچھا لگا۔

اور اگر مبدل منہ مجزوم ہوگا تو بدل بھی مجزوم ہوگا۔ جس طرح:

﴿ مَنْ يَّشْكُرْ رَبَّهٗ يَسْجُدْ لَهٗ يَفُزْ ﴾

''جو کوئی اپنے ربّ کا شکر ادا کرے گا اس کو سجدہ کرے گا وہ کامیاب ہوگا''۔

بدل کی اقسام

قَالَ:

وَهُوَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ بَدَلُ الشَّيْءِ مِنَ الشَّيْءِ وَ بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْكُلِّ وَ بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ وَ بَدَلُ الْغَلَطِ نَحْوُ قَوْلِكَ "قَامَ زَيْدٌ اَخُوْكَ" وَ "اَكَلْتُ الرَّغِيْفَ ثُلُثَهٗ" وَ "نَفَعَنِيْ زَيْدٌ عِلْمُهٗ" وَ "رَاَيْتُ زَيْدًا الْفَرَسَ" اَرَدْتَ اَنْ تَقُوْلَ الْفَرَسَ فَغَلِطْتَّ فَاَبْدَلْتَ زَيْدًا مِنْهُ.

"بدل کی چار قسمیں ہیں؛ کسی چیز کا دوسری سے بدل ہونا' بدل البعض' بدل الاشتمال' بدل الغلط جس طرح:

قَامَ زَيْدٌ اَخُوْكَ (بدل الکل کی مثال) اور

اَكَلْتُ الرَّغِيْفَ ثُلُثَهٗ (بدل البعض کی مثال)

وَ نَفَعَنِيْ زَيْدٌ عِلْمُهٗ (بدل الاشتمال کی مثال) اور

رَاَيْتُ زَيْدًا الْفَرَسَ (بدل الغلط کی مثال)

آپ کا ارادہ اَلْفَرَسَ کہنے کا تھا مگر آپ نے غلطی سے اس کے بدلے زَيْدًا کہہ دیا"۔

وَ اَقُوْلُ:

بدل کی چار قسمیں ہیں؛

ا۔ بدل الکل:

اس کا نام بدل المطابق بھی رکھا جاتا ہے اس کا قانون یہ ہے کہ بدل مبدل منہ کا عین ہو جس طرح ﴿ زَارَنِيْ مُحَمَّدٌ عَمُّكَ ﴾ میرے ساتھ محمد نے ملاقات کی تیرے چچا نے۔

۲۔ بدل البعض:

اس کا قانون یہ ہے کہ بدل مبدل منہ کا جزء ہو خواہ وہ باقی سے کم ہو یا برابر یا اس سے زیادہ ہو جس طرح ﴿ حَفِظْتُ الْقُرْآنَ ثُلُثَهُ ﴾ میں نے قرآن کا تیسرا حصہ یاد کیا' یا نصف یا دو حصے۔

اس نوع میں واجب ہے کہ بدل مبدل منہ کی طرف عائد ضمیر کی طرف مضاف ہو جس طرح آپ نے دیکھا۔

۳۔ بدل الاشتمال:

اس کا قانون یہ ہے کہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان رابطہ وتعلق ہو جو کل اور جزء ہونے کا نہ ہو۔ اس قسم میں بھی واجب ہے کہ بدل کی اضافت ایسی ضمیر کی طرف ہو جو مبدل منہ کی طرف عائد ہو جس طرح ﴿ أَعْجَبَتْنِي الْجَارِيَةُ حَدِيثُهَا ﴾ اور ﴿ نَفَعَنِي الْأُسْتَاذُ حُسْنُ أَخْلَاقِهِ ﴾ مجھے استاد نے فائدہ دیا اس کے اچھے اخلاق نے۔

۴۔ بدل الغلط:

اس نوع کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بدل البداء: اس کا قانون یہ ہے کہ آپ نے اپنے مقصد کے مطابق کسی چیز کے متعلق کچھ کہہ دیا پھر آپ کے سامنے یہ ظاہر ہوا کہ دوسری (صفت) اس سے افضل ہے تو آپ اس کی طرف مائل ہو کر وہ کہہ دیں مثلاً آپ نے کہا ﴿ هَذِهِ الْجَارِيَةُ بَدْرٌ ﴾ یہ لڑکی چودھویں کا چاند ہے۔ پھر آپ نے یہ کہہ دیا ﴿ شَمْسٌ ﴾ سورج ہے۔

(۲) بدل النسیان: اس کا قانون یہ ہے کہ پہلے آپ اپنی کلام کی بنیاد گمان پر رکھتے ہیں پھر آپ کو اس کی غلطی کا علم ہو جاتا ہے تو آپ اس سے اعراض کر جاتے ہیں مثلاً آپ نے دور سے کسی چیز کا وجود دیکھا تو آپ نے اسے انسان گمان کیا اور آپ نے کہا: ﴿ رَأَيْتُ إِنْسَانًا ﴾ میں نے انسان دیکھا' پھر وہ چیز آپ کے قریب ہوئی تو آپ نے اسے گھوڑا پایا تو آپ نے کہہ دیا ﴿ فَرَسًا ﴾ گھوڑا۔

(۳) بدل الغلط: اس کا قانون یہ ہے کہ آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں سبقت

لسانی سے آپ کچھ اور ہی کہہ گئے اس کے بولنے کے بعد آپ اس بات کی طرف مائل ہو گئے جو آپ پہلے کہنا چاہتے تھے جس طرح ﴿ رَأَیْتُ مُحَمَّدًا الْفَرَسَ ﴾ میں نے محمد کو دیکھا، گھوڑے کو۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں وارد شدہ بدل کی اقسام کو علیحدہ علیحدہ کریں۔

○ سَرَّتْنِی اَخْلَاقُ مُحَمَّدٍ جَارُنَا .

"مجھے محمد کا اخلاق اچھا لگا جو کہ ہمارا ہمسایہ ہے"۔

○ رَأَیْتُ السَّفِیْنَةَ شِرَاءَھَا .

"میں نے کشتی دیکھی اس کی خرید و فروخت"۔

○ بَشَّرَتْنِی اُخْتِی فَاطِمَةُ بِمَجِیْءِ اَبِی .

"مجھے میری بہن فاطمہ نے خوشخبری دی میرے باپ کے آنے کی"۔

○ اَعْجَبَتْنِی الْحَدِیْقَةُ اَزْھَارُھَا .

"مجھے باغ نے خوش کر دیا اس کے پھلوں نے"۔

○ ھَالَنِی الْاَسَدُ زَئِیْرُہٗ .

"مجھے خوفزدہ کر دیا شیر نے اس کے دھاڑنے نے"۔

○ شَرِبْتُ مَاءً عَسَلًا .

"میں نے پانی پیا شہد"۔

○ ذَھَبْتُ اِلَی الْبَیْتِ الْمَسْجِدِ .

"میں گیا گھر کی طرف مسجد کی طرف"۔

○ رَکِبْتُ الْقِطَارَ الْفَرَسَ .

"میں ریل گاڑی پر سوار ہوا گھوڑے پر"۔

② درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب بدل سے پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) اَکْرَمْتُ اِخْوَتَكَ ………… وَكَبِيْرَهُمْ۔

(ب) جَاءَ الْحُجَّاجُ ………… وَمُشَاتُهُمْ۔

(ج) اِحْتَرِمْ جَمِيْعَ اَهْلِكَ ………… وَنِسَائَهُمْ۔

(د) اِجْتَمَعَتْ كَلِمَةُ الْاُمَّةِ ………… وَشِيْبُهَا۔

③ درج ذیل خالی جگہوں کو ان کے مطابق مناسب بدل سے پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ………… مِثَالًا لِلْعَدْلِ۔

(ب) اِشْتَهَرَ خَلِيْفَةُ النَّبِيِّ ………… بِرِقَّةِ الْقَلْبِ۔

(ج) يَسُرُّ الْحَاكِمَ ………… اَنْ تَرْضٰى اُمَّتُهُ۔

(د) سَافَرَ اَخِيْ ………… اِلَى الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ۔

④ درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب بدل اشتمال سے پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) رَاقَتْنِيْ حَدِيْقَةُ دَارِكَ …………

(ب) اَعْجَبَنِي الْاُسْتَاذُ …………

(ج) وَثِقْتُ بِصَدِيْقِكَ …………

(د) فَرِحْتُ بِهٰذَا الطَّالِبِ …………

(ه) اَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا …………

(و) رَضِيْتُ خَالِدًا …………

⑤ درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب مبدل منہ سے پُر کریں اور اعراب لگائیں۔

(ا) نَفَعَنِيْ ………… عِلْمُهُ۔

(ب) اِشْتَرَيْتُ ………… نِصْفَهَا۔

(ج) زَارَنِيْ ………… مُحَمَّدٌ۔

(د) إِنْ .... أَبَاكَ تُكْرِمْهُ تُفْلِحْ.

(ہ) شَاقَتْنِي .... أَزْهَارُهَا.

(و) رَحَلْتُ رِحْلَةً طَوِيْلَةً رَكِبْتُ فِيهَا .... سَيَّارَةً.

سوالات

① بدل کی تعریف کریں۔

② بدل مبدل منہ کا کن چیزوں میں تابع ہوتا ہے؟

③ بدل کی کتنی اقسام ہیں؟

④ بدل البعض اور بدل الاشتمال کی شرط کیا ہے؟

⑤ بدل الکل کا قانون کیا ہے؟

⑥ بدل البعض کا قانون کیا ہے؟

⑦ بدل الاشتمال کا قانون کیا ہے؟

⑧ بدل الغلط کا قانون کیا ہے؟

⑨ بدل الغلط کی کتنی اقسام ہیں؟

⑩ ہر ایک کا قانون بیان کریں۔

⑪ درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

(۱) رَسُوْلُ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

''اللہ کے رسول محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں''۔

(۲) عَجَزَ الْعَرَبُ عَنِ الْإِتْيَانِ بِالْقُرْآنِ عَشْرِ آيَاتٍ مِنْهُ.

''عرب قرآن جیسی دس آیات لانے سے عاجز آ گئے''۔

(۳) أَعْجَبَتْنِي السَّمَآءُ نُجُوْمُهَا.

''مجھے آسمان کے ستاروں نے خوش کیا ہے''۔

منصوبات اوران کی مثالیں

قَالَ:

﴿ منصوبات الاسماء ﴾ اَلْمَنْصُوْبَاتُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَهِيَ الْمَفْعُوْلُ بِهٖ وَالْمَصْدَرُ وَ ظَرْفُ الزَّمَانِ وَ ظَرْفُ الْمَكَانِ، وَالْحَالُ، وَالتَّمْيِيْزُ، وَالْمُسْتَثْنٰى وَ اِسْمُ لَا، وَالْمُنَادٰى، وَالْمَفْعُوْلُ مِنْ اَجْلِهٖ وَالْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ ، وَ خَبَرُ كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا، وَ اِسْمُ اِنَّ وَ اَخَوَاتِهَا، وَالتَّابِعُ لِلْمَنْصُوْبِ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَشْيَآءَ اَلنَّعْتُ وَالْعَطْفُ وَالتَّوْكِيْدُ وَالْبَدَلُ.

﴿اسماءِ منصوبات ﴾منصوبات پندرہ ہیں اور وہ یہ ہیں مفعول بہٖ' مصدر (یعنی مفعول مطلق) ظرف زمان اور ظرف مکان (یعنی مفعول فیہ) حال' تمیز' مستثنیٰ' لَا (نفی جنس) کا اسم' منادیٰ' مفعول لہٗ مفعول معہ کان اور اس کے مشابہات کی خبر اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم' منصوب کا تابع اور یہ چار چیزیں ہیں' نعت' عطف تاکید اور بدل''۔

وَ اَقُوْلُ:

اسم پندرہ جگہوں میں منصوب واقع ہوتا ہے ہم تفصیلی کلام ہر ایک پر اس کے خاص باب میں ہی کریں گے جس طرح مرفوعات کے باب میں بھی ہم نے اسی طرح کیا تھا وضاحت کے لئے ہم یہاں تمام منصوبات کی مثالیں بیان کرر ہے ہیں۔

① جب اسم مفعول بہ واقع ہو جس طرح ﴿ نُوْحًا ﴾ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا ﴾ [سورة نوح : ۱] ''بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو رسول بنایا'' میں ہے۔

② جب مصدر (یعنی مفعول مطلق) واقع ہو جس طرح ﴿ جَذِلَ مُحَمَّدٌ جَذَلًا ﴾ ''محمد خوش ہوا خوش ہونا'' میں ﴿ جَذَلًا ﴾ ہے۔

③ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان (یعنی مفعول فیہ) جس طرح ﴿ جَلَسْتُ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ ﴾ ''میں استاذ کے سامنے بیٹھا'' میں ﴿ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ ﴾ ظرف مکان ہے۔ دوسرا ﴿ حَضَرَ أَبِي يَوْمَ الْخَمِيْسِ ﴾ ''میرا والد جمعرات کے دن حاضر ہوا'' میں ﴿ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ﴾ ظرف زمان ہے۔

④ حال واقع ہو جس طرح ﴿ ضَاحِكًا ﴾ ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا ﴾ [سورۃ النمل] میں۔

⑤ تمیز واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ تَصَبَّبَ زَيْدٌ عَرَقًا ﴾ ''زید بہہ گیا پسینہ کی وجہ سے'' میں ﴿ عَرَقًا ﴾ ہے۔

⑥ مستثنیٰ واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ حَضَرَ الْقَوْمُ إِلَّا مُحَمَّدًا ﴾ ''ساری قوم حاضر ہوئی مگر محمد'' میں ﴿ مُحَمَّدًا ﴾ ہے۔

⑦ ﴿ لَا ﴾ نفی جنس کا اسم واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَذْمُوْمٌ ﴾ ''کوئی طالب علم مذموم نہیں ہے'' میں ﴿ طَالِبَ عِلْمٍ ﴾ ہے۔

⑧ منادیٰ واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴾ ''اے اللہ کے رسول'' میں ﴿ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴾ ہے۔

⑨ مفعول لہ واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ عَنَّفَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ تَأْدِيْبًا ﴾ ''استاد نے ادب سکھانے کے لئے شاگرد کو سختی سے جھڑک دیا'' میں ﴿ تَأْدِيْبًا ﴾ ہے۔

⑩ مفعول معہ واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ ذَاكَرْتُ وَالْمِصْبَاحَ ﴾ ''میں نے چراغ کے ساتھ مذاکرہ کیا'' میں ﴿ اَلْمِصْبَاحَ ﴾ ہے۔

⑪ ﴿ كَانَ ﴾ یا اس کے متشابہات میں سے کسی ایک کی خبر یا ﴿ إِنَّ ﴾ اور اس کے نظائر میں سے کسی ایک کا اسم واقع ہو جس طرح آپ کے کلام ﴿ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ صَدِيْقًا لِعَلِيٍّ ﴾ ''ابراہیم علی کا دوست ہے'' میں ﴿ صَدِيْقًا ﴾ كَانَ کی خبر ہے اور دوسرا ﴿ لَيْتَ مُحَمَّدًا يَزُوْرُنَا ﴾ ''کاش محمد ہم سے ملاقات کرتا'' میں

﴿ مُحَمَّدًا ﴾ لَیْتَ کا اسم ہے۔

⑫ کسی منصوب کی نعت (صفت) واقع ہو جس طرح ﴿ اَلْفَاضِلَ ﴾ ہے آپ کے قول ﴿ صَاحَبْتُ مُحَمَّدًا الْفَاضِلَ ﴾ "میں صاحب فضل محمد کا ساتھی بنا" میں۔

⑬ منصوب پر معطوف ہو جس طرح ﴿ بَكْرًا ﴾ ہے آپ کے قول ﴿ ضَرَبَ خَالِدٌ عَمْرًا وَ بَكْرًا ﴾ "خالد نے عمرو اور بکر کو مارا) میں۔

⑭ منصوب کے لئے تاکید واقع ہو جس طرح ﴿ كُلَّهُ ﴾ ہے آپ کے قول ﴿ حَفِظْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ ﴾ "میں نے مکمل قرآن یاد کیا" میں۔

⑮ منصوب سے بدل واقع ہو جس طرح ﴿ نِصْفَهُ ﴾ ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهُ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴾ [سورۃ المزمل: ۲،۳]

"رات کو قیام کر مگر تھوڑا، رات کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر لے"۔

المفعول به

قَالَ:

﴿ بابُ الْمَفْعُوْلِ بِهِ ﴾ وَهُوَ الْاِسْمُ الْمَنْصُوْبُ الَّذِيْ يَقَعُ عَلَيْهِ الْفِعْلُ نَحْوُ قَوْلِكَ ضَرَبْتُ زَيْدًا، وَ رَكِبْتُ الْفَرَسَ.

"مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فعل واقع ہو جس طرح آپ کا کہنا ہے ضَرَبْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو مارا)، اور رَكِبْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے پر سوار ہوا)"۔

وَ اَقُوْلُ:

نحویوں کے نزدیک مفعول بہ کا اطلاق اس (لفظ) پر ہوتا ہے جس میں تین امور جمع ہوں۔

اوّل: وہ اسم ہو فعل اور حرف مفعول بہ نہیں ہو سکتا۔

ثانی: وہ منصوب ہو مرفوع اور مجرور مفعول بہ نہیں ہو سکتے۔

ثالث: اس پر فاعل کا فعل واقع ہو اس پر فعل کے واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فعل کا اس کے ساتھ تعلق ہو خواہ وہ تعلق ثبوت کے طور پر ہو جس طرح ﴿ فَهِمْتُ الدَّرْسَ ﴾ میں نے سبق سمجھ لیا' یا بطورِ نفی ہو جس طرح ﴿ لَمْ أَفْهَمِ الدَّرْسَ ﴾ میں نے سبق نہیں سمجھا۔

مفعول بہ کی اقسام

قَالَ:

وَهُوَ قِسْمَانِ، ظَاهِرٌ وَ مُضْمَرٌ فَالظَّاهِرُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَالْمُضْمَرُ قِسْمَانِ مُتَّصِلٌ وَ مُنْفَصِلٌ فَالْمُتَّصِلُ اِثْنَا عَشَرَ وَهِيَ ضَرَبَنِي، وَضَرَبَنَا وَ ضَرَبَكَ وَ ضَرَبَكِ وَ ضَرَبَكُمَا وَ ضَرَبَكُمْ وَ ضَرَبَكُنَّ وَ ضَرَبَهُ وَ ضَرَبَهَا وَ ضَرَبَهُمَا وَ ضَرَبَهُمْ وَ ضَرَبَهُنَّ وَالْمُنْفَصِلُ اِثْنَا عَشَرَ وَهِيَ اِيَّايَ وَ اِيَّانَا وَ اِيَّاكَ وَ اِيَّاكِ وَ اِيَّاكُمَا وَ اِيَّاكُمْ وَ اِيَّاكُنَّ وَ اِيَّاهُ وَ اِيَّاهَا وَ اِيَّاهُمَا وَ اِيَّاهُمْ وَ اِيَّاهُنَّ.

''مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں؛ ظاہر اور مضمر۔ ظاہر وہ ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ مضمر کی دو قسمیں ہیں؛ متصل اور منفصل۔ متصل بارہ ہیں اور وہ یہ ہیں: ﴿ ضَرَبَنِي ﴾ اس نے مجھے مارا' ﴿ ضَرَبَنَا ﴾ اس نے ہمیں مارا' ﴿ ضَرَبَكَ ﴾ اس نے تجھے مارا' ﴿ ضَرَبَكِ ﴾ اس نے تجھے مارا' مؤنث کے لئے ﴿ ضَرَبَكُمَا ﴾ اس نے تمہیں مارا' مؤنث و مذکر تثنیہ کے لئے' ﴿ ضَرَبَكُمْ ﴾ اس نے تمہیں مارا' ﴿ ضَرَبَكُنَّ ﴾ اس نے تمہیں مارا' جمع مؤنث کے لئے۔ ﴿ ضَرَبَهُ ﴾ اس نے اُسے مارا' ﴿ ضَرَبَهَا ﴾ اس نے اس کو مارا' مؤنث غائب کے لئے' ﴿ ضَرَبَهُمَا ﴾ اس نے ان دونوں کو مارا' تثنیہ مذکر و مؤنث غائب۔ ﴿ ضَرَبَهُمْ ﴾ اس نے انہیں مارا'

﴿ ضَرَبْهُنَّ ﴾ اس نے انہیں مارا، جمع مؤنث غائب کے لئے۔ ضمیر منفصل بھی بارہ ہیں اور وہ یہ ہیں: ﴿ اِيَّایَ ﴾ میری، ﴿ اِيَّانَا ﴾ ہماری، ﴿ اِيَّاكَ ﴾ تیری، ﴿ اِيَّاكِ ﴾ تیری، مؤنث۔ ﴿ اِيَّاكُمَا ﴾ تم دونوں کی، ﴿ اِيَّاكُمْ ﴾ تم سب کی، مذکر۔ ﴿ اِيَّاكُنَّ ﴾ تم سب کی، مؤنث۔ ﴿ اِيَّاهُ ﴾ اس کی، ﴿ اِيَّاهَا ﴾ اس کی، مؤنث۔ ﴿ اِيَّاهُمَا ﴾ ان دونوں کی، تثنیہ مذکر و مؤنث۔ ﴿ اِيَّاهُمْ ﴾ ان سب کی"۔

وَ اَقُوْلُ:

مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں؛ پہلی ظاہر، دوسری مضمر۔

یہ بات آپ جان چکے ہیں کہ ظاہر وہ ہے جو کسی قرینہ تکلم یا خطاب یا غائب کی ضرورت کے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے اور مضمر وہ ہے جو ان تینوں قرائن کے علاوہ اپنے معنی پر دلالت نہ کر سکے۔ ظاہر کی مثال:

﴿ ضَرَبَ مُحَمَّدٌ بَكْرًا ﴾ محمد نے بکر کو مارا۔

﴿ يَضْرِبُ خَالِدٌ عَمْرًا ﴾ خالد عمرو کو مارتا ہے۔

﴿ قَطَفَ اِسْمَاعِيْلُ زَهْرَةً ﴾ اسماعیل نے شگوفہ توڑا۔

﴿ يَقْطِفُ اِسْمَاعِيْلُ زَهْرَةً ﴾ اسماعیل شگوفہ توڑتا ہے۔

مضمر منصوب کی دو اقسام ہیں؛ متصل اور منفصل۔

متصل:

وہ (ضمیر) ہے جو کلام کے شروع میں نہ آ سکے اور اختیاری حالت میں اس کا الّا کے بعد واقع ہونا صحیح نہ ہو۔

منفصل:

وہ ہے جو کلام کے شروع میں واقع ہو سکے اور اختیاری حالت میں الّا کے بعد اس کا واقع ہونا درست ہو۔

متصل بارہ الفاظ ہیں:

(۱) **الیاء**: یہ واحد متکلم کے لئے ہے اس کے اور فعل کے درمیان نون فاصل لانا واجب ہے جسے نون وقایہ کہا جاتا ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَنِيْ مُحَمَّدٌ ﴾ محمد نے میری اطاعت کی۔

﴿ يُطِيْعُنِيْ بَكْرٌ ﴾ بکر میری فرمانبرداری کرتا ہے۔

﴿ اَطِعْنِيْ يَا بَكْرُ ﴾ اے بکر میری اطاعت کر۔

(۲) **نا**: یہ متکلم مع الغیر کے لیے یا اُس کے لیے جو اپنی تعظیم مراد لے جس طرح:

﴿ اَطَاعَنَا اَبْنَاؤُنَا ﴾ ہماری اولاد نے ہماری اطاعت کی۔

(۳) **کاف مفتوحه**: یہ واحد مذکر مخاطب کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَكَ ابْنُكَ ﴾ تیرے بیٹے نے تیری اطاعت کی۔

(۴) **کاف مکسوره**: یہ واحد مؤنث مخاطبہ کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَكِ ابْنُكِ ﴾ تیرے بیٹے نے تیری اطاعت کی۔

(۵) **وہ کاف جس کے ساتھ میم اور الف متصل ہو**: یہ تثنیہ مخاطب (مذکر ومؤنث) کے لئے ہے۔ جس طرح:

﴿ اَطَاعَكُمَا ﴾ اس نے تم دونوں کی اطاعت کی۔

(۶) **وہ کاف جس کے ساتھ اکیلی میم متصل ہو**: یہ جمع مذکر مخاطب کے لئے جس طرح:

﴿ اَطَاعَكُمْ ﴾ اس نے تم سب کی اطاعت کی۔

(۷) **وہ کاف جس کے ساتھ نون مشدد متصل ہو**: یہ جمع مؤنث مخاطب کے لئے ہے جس طرح: ﴿ اَطَاعَكُنَّ ﴾ اس نے تمہاری اطاعت کی۔

(۸) **هاء مضمومه**: یہ واحد مذکر غائب کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَهٗ ﴾ اس نے اس کی اطاعت کی۔

(۹) **ھاء جس کے ساتھ الف متصل ہو**: یہ واحد مؤنث غائب کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَهَا ﴾ اس نے اس کی اطاعت کی۔

(۱۰) ھاء جس کے ساتھ میم اور الف متصل ہو: یہ تثنیہ (مذکر و مؤنث) غائب کے لئے ہے۔ جس طرح: ﴿ اَطَاعَهُمَا ﴾ اس نے اُن دونوں کی اطاعت کی۔

(۱۱) ھاء جس کے ساتھ اکیلی میم ملی ہوئی ہو: یہ جمع مذکر غائب کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَطَاعَهُمْ ﴾ اس نے ان کی اطاعت کی۔

(۱۲) ھاء جس کے ساتھ نون مشدد ملی ہوئی ہو: یہ جمع مؤنث غائب کے لئے ہے۔ جس طرح: ﴿ اَطَاعَهُنَّ ﴾ اس نے ان سب (عورتوں) کی اطاعت کی۔

ضمیر منفصل کے لئے بھی بارہ الفاظ ہیں اور وہ یہ ہیں:

﴿ اِيَّا ﴾ اس کے ساتھ یاء ملائی ہوئی ہو تو واحد متکلم کے لئے، یا نَا ملایا ہوا ہو تو جمع متکلم کے لئے یا اس ایک شخص کے لئے ہے جو اپنی تعظیم مراد لیتا ہو، یا کاف مفتوحہ ملایا ہوا ہو تو واحد مذکر مخاطب کے لئے یا کاف مکسورہ ملایا ہوا ہو تو واحد مؤنث مخاطب کے لئے۔ باقی کی پہچان آپ پر مخفی نہ رہے گی۔

صحیح بات یہ ہے کہ ضمیر صرف ﴿ اِيَّا ﴾ ہے۔ اور جو اس کے بعد ہے وہ ملحقات ہیں جو تکلم خطاب یا غیب پر دلالت کرتے ہیں جس طرح:

﴿ اِيَّايَ اَطَاعَ التَّلَامِيْذُ ﴾

''شاگردوں نے خاص میری ہی اطاعت کی''۔

﴿ مَا اَطَاعَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا اِيَّايَ ﴾

''شاگردوں نے صرف میری اطاعت کی''۔

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ [سورة الفاتحه : ٥]

''ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں''۔

﴿ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ﴾ [سورة يوسف : ٤٠]

''اس نے حکم دیا کہ نہ تم عبادت کرو مگر اسی کی''۔

مشق

① درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب ضمیر منفصل سے پُر کریں تاکہ وہ مفعول بہ بن جائے پھر اس پر اعراب لگانے کے بعد اس کا معنی واضح کریں۔

(ا) اَیُّهَا الطَّلَبَةُ .... يَنْتَظِرُ الْمُسْتَقْبَلَ.

(ب) يَا اَيَّتُهَا الْفَتَيَاتُ .... تَرْتَقِبُ الْبِلَادُ.

(ج) اَيُّهَا التَّقِيُّ .... يَرْجُوا الْمُصْلِحُوْنَ.

(د) اَيَّتُهَا الْفَتَاةُ .... يَنْتَظِرُ اَبُوْكَ.

(ہ) اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ .... يُثِيْبُ اللّٰهُ.

(و) اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ تَاَخَّرَ .... اِنْتَظَرْتُ طَوِيْلًا.

(ز) هٰؤُلَاءِ الْفَتَيَاتُ .... يَرْجُو الْمُصْلِحُوْنَ.

(ح) يَا مُحَمَّدُ مَا انْتَظَرْتُ اِلَّا ....

② درج ذیل تمام اسماء کو مفید جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ہر ایک مفعول بہ ہو۔

اَلْكِتَابُ	کتاب	اَلشَّجَرُ	درخت	اَلْقَلَمُ	قلم
اَلْجَبَلُ	پہاڑ	اَلْفَرَسُ	گھوڑا	حِذَاءٌ	جوتا
اَلنَّافِذَةُ	کھڑکی	اَلْبَيْتُ	گھر		

③ درج ذیل ضمیروں کو متصل ضمیروں میں بدل کر ہر ایک کو مفعول بہ کے طور پر مفید جملوں میں استعمال کریں۔

اِيَّاهُمَا	ان دونوں کی	اِيَّاكُمْ	تم سب کی	اِيَّايَ	خاص میری
اِيَّاكُنَّ	تم سب عورتوں کی	اِيَّاهُ	اس کی	اِيَّاكُمَا	تم دونوں کی
اِيَّانَا	ہم سبھی کی				

④ درج ذیل افعال کے لئے مناسب فاعل ومفعول کا انتخاب کریں۔

قَرَأَ	اس نے پڑھا	يَرَى	وہ دیکھتا ہے	تَسَلَّقَ	تو اُبالتا ہے
رَكِبَ	وہ سوار ہوا	اِشْتَرٰى	اس نے خریدا	سَكَنَ	وہ ٹھہرا
فَتَحَ	اس نے کھولا	قَتَلَ	اس نے قتل کیا	صَعِدَ	وہ چڑھا

⑤ چھ جملے بنائیں اور درج ذیل اسماء میں سے دو دو اسماء کو ان میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک ان میں سے فاعل اور دوسرا مفعول بہ ہو۔

مُحَمَّدٌ	تعریف کیا گیا	اَلْكِتَابُ	کتاب	عَلِيٌّ	علی
اَلشَّجَرَةُ	درخت	اِبْرَاهِيْمُ	ابراہیم	اَلْحَبْلُ	رسّی
خَلِيْلٌ	دوست	اَلْمَاءُ	پانی	اَحْمَدُ	احمد
اَلرِّسَالَةُ	پیغام	بَكْرٌ		اَلْمَسْأَلَةُ	سوال

⑥ سات مفید جملے اس طرح بنائیں کہ وہ فعل، فاعل اور مفعول بہ سے بنے ہوں اور مفعول بہ ضمیر منفصل ہو بشرطیکہ ایک ضمیر دو مرتبہ استعمال نہ کریں۔

⑦ سات مفید جملے اس طرح بنائیں کہ ہر ایک فعل فاعل اور مفعول بہ سے بنا ہو اور مفعول ضمیر متصل ہو بشرطیکہ ہر جملے میں ضمیر مختلف ہو۔

سوالات

① مفعول بہ کی تعریف کریں۔

② مفعول بہ کی کتنی اقسام ہیں۔

③ ظاہر مفعول بہ کی تعریف کریں۔

④ ظاہر مفعول بہ کی تین مثالیں بیان کریں۔

⑤ مضمر مفعول بہ کی تعریف کریں۔

⑥ مضمر کی کتنی اقسام ہیں؟

⑦ مضمر متصل کی تعریف کریں۔

⑧ مضمر متصل کے کتنے الفاظ ہیں جو مفعول بہ واقع ہوتے ہیں؟

⑨ مضمر منفصل کی تعریف کریں۔

⑩ مضمر منفصل کے کتنے الفاظ ہیں جو مفعول بہ واقع ہوتے ہیں؟

⑪ فعل اور یاء متکلم کے درمیان فاصلہ کے لئے کون سی چیز واجب ہے؟

⑫ ضمیر متصل جو مفعول بہ واقع ہو اس کی تین مثالیں بیان کریں۔

⑬ ضمیر منفصل جو مفعول بہ واقع ہو اس کی تین مثالیں بیان کریں۔

⑭ درج ذیل کی ترکیب کریں۔

(۱) ﴿ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ﴾ [سورة البقرة : ١٥٠]

''پس ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو''۔

(۲) ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ [سورة النساء : ٣٦]

''اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو''۔

(۳) ﴿ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ ﴾ [سورة البقرة: ٢-٣]

''اس کتاب میں کوئی شک نہیں راہ دکھلاتی ہے تقویٰ والوں کو جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔

(۴) يَجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ اَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً
وَ مِنْ اِسَاءَةِ اَهْلِ السُّوْءِ اِحْسَانًا

''وہ اہل ظلم کو ظلم کا بدلہ مغفرت کے ساتھ دیتے ہیں اور برائی کرنے والوں کو برائی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتے ہیں''۔

مصدر

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْمَصْدَرِ** ﴾ اَلْمَصْدَرُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَنْصُوْبُ الَّذِیْ یَجِیْءُ ثَالِثًا فِیْ تَصْرِیْفِ الْفِعْلِ نَحْوُ ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا.

﴿ مصدر کا بیان ﴾ مصدر وہ اسم منصوب جو فعل کی گردان میں تیسری جگہ واقع ہو جس طرح ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ) ضَرْبًا (مارنا)۔

وَاَقُوْلُ:

مؤلف نے مصدر کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "وہ جو فعل کی گردان میں تیسرے نمبر پر آئے" اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ کو کوئی کہے کہ ضَرَبَ (اس نے مارا) کی گردان کیجئے تو آپ پہلے ماضی ذکر کریں گے پھر مضارع لائیں گے اور پھر مصدر مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) ضَرْبًا (مارنا)۔

یہاں **مصدر** لِذَاتِہٖ کی تعریف مراد نہیں بلکہ مفعول مطلق کی تعریف مقصود ہے اور وہ بھی مصدر ہی ہوتا ہے جسے آپ یوں کہہ سکتے ہیں: ﴿ مَا لَیْسَ خَبَرًا مِمَّا دَلَّ عَلٰی تَاکِیْدِ عَامِلِہٖ اَوْ نَوْعِہٖ اَوْ عَدَدِہٖ ﴾ جو خبر نہ ہو بلکہ اپنے عامل کی تاکید، نوعیت یا تعداد پر دلالت کرے۔ ﴿ لَیْسَ خَبَرًا ﴾ کی قید نے اُن مصادر کو نکال دیا جو خبر واقع ہوں جس طرح ﴿ فَھْمُكَ فَھْمٌ دَقِیْقٌ ﴾ آپ انتہائی سمجھدار ہیں۔

﴿ مِمَّا دَلَّ ﴾ ہمارے اس قول سے یہ فائدہ حاصل ہو رہا ہے کہ مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں۔

اول: جو اپنے عامل کی تاکید کرتا ہے جس طرح ﴿ حَفِظْتُ الدَّرْسَ حِفْظًا ﴾ میں نے سبق یاد کیا یاد کرنا' اور جس طرح ﴿ فَرِحْتُ بِقُدُوْمِكَ جَذْلًا ﴾ میں خوش ہوں آپ کے آنے سے خوش ہونا۔

دوسرا: جو اپنے عامل کی کیفیت و حالت کو بیان کرتا ہے جس طرح:

﴿ اَحْبَبْتُ اُسْتَاذِیْ حُبَّ الْوَلَدِ اَبَاهُ ﴾

میں اپنے استاد سے محبت کرتا ہوں بچے کے باپ سے محبت کرنے کی طرح۔

﴿ وَقَفْتُ لِلْاُسْتَاذِ وُقُوْفَ الْمُؤَدَّبِ ﴾

میں استاد کے لیے کھڑا ہوا ادب سکھائے ہوئے کی طرح کھڑا ہونا۔

ثالث: جو اپنے عامل کی تعداد کو بیان کرتا ہے جس طرح:

﴿ ضَرَبْتُ الْكَسُوْلَ ضَرْبَتَيْنِ ﴾ میں نے سست آدمی کو دو بار مارا۔ اور

﴿ ضَرَبْتُهُ ثَلَاثَ ضَرْبَاتٍ ﴾ میں نے اسے مارا تین بار۔

مفعول مطلق کی اقسام

قَالَ:

وَهُوَ قِسْمَانِ لَفْظِيٌّ وَ مَعْنَوِيٌّ فَاِنْ وَافَقَ لَفْظُهُ لَفْظَ فِعْلِهٖ فَهُوَ لَفْظِيٌّ نَحْوُ قَتَلْتُهٗ قَتْلًا وَ اِنْ وَافَقَ مَعْنٰى فِعْلِهٖ دُوْنَ لَفْظِهٖ فَهُوَ مَعْنَوِيٌّ نَحْوُ "جَلَسْتُ قُعُوْدًا" قُمْتُ وُقُوْفًا وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

''مصدر کی دو قسمیں ہیں؛ لفظی اور معنوی۔ اگر مصدر کے الفاظ اس کے فعل کے الفاظ کے موافق ہوں تو وہ مصدر لفظی ہے جس طرح قَتَلْتُهٗ قَتْلًا (میں نے اسے قتل کیا قتل کرنا) اگر مصدر الفاظ کی بجائے اپنے فعل کے معنی کے موافق ہو تو وہ معنوی مصدر ہے جس طرح جَلَسْتُ قُعُوْدًا (میں بیٹھا بیٹھنا)' قُمْتُ وُقُوْفًا (میں کھڑا ہوا کھڑا ہونا) اس کے مشابہات کو

اسی پر قیاس کرلیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

مصدر جو مفعول مطلق ہونے کی بنیاد پر منصوب ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

جو اپنے ناصب فعل کی اس کے لفظوں میں موافقت کرے اس طرح کہ وہ فعل کے حروف پر مشتمل ہو۔ اسی طرح اس کے معانی میں بھی موافق ہو کہ جو فعل کا معنی ومراد ہے وہی مصدر کا معنی ومراد ہو جس طرح:

﴿ قَعَدْتُ قُعُوْدًا ﴾ میں بیٹھا بیٹھنا۔ اور

﴿ ضَرَبْتُہٗ ضَرْبًا ﴾ میں نے اسے مارا مارنا۔

﴿ ذَھَبْتُ ذَھَابًا ﴾ میں گیا' جانا۔

اور اسی طرح دوسری مثالیں۔

دوسری قسم:

جو اپنے ناصب فعل کی اس کے معنی میں موافقت کرے اس کے حروف میں اس کی موافقت نہ کرے اس طرح کہ مصدر کے حروف فعل کے حروف سے علاوہ ہوں جس طرح:

﴿ جَلَسْتُ قُعُوْدًا ﴾ میں بیٹھا بیٹھنا۔

جو معنی ﴿ جَلَسَ ﴾ کا ہے وہی ﴿ قُعُوْدًا ﴾ کا ہے' جبکہ دونوں کلمات کے حروف ایک جیسے نہیں ہیں اسی طرح یہ مثالیں ہیں: ﴿ فَرِحْتُ جَذَلًا ﴾ میں خوش ہوا خوش ہونا' ﴿ ضَرَبْتُہٗ لَکْمًا ﴾ میں نے اسے مارا مارنا' ﴿ اَھَنْتُہٗ اِحْتِقَارًا ﴾ میں نے اسے حقیر جانا حقیر جاننا' ﴿ قُمْتُ وَقُوْفًا ﴾ میں کھڑا ہوا کھڑا ہونا۔ اسی طرح دوسری مثالیں۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَعْلَمُ۔

مشق

① درج ذیل افعال میں سے ہر ایک کو دو مفید جملوں میں استعمال کریں اور ہر ایک کے لیے مصدر منصوب اس طرح لائیں کہ وہ مفعول مطلق' اپنے عامل کے لیے ایک مرتبہ مؤکدا اور دوسری مرتبہ اس کی نوع کی وضاحت کرنے والا ہو۔

حَفِظَ	اس نے یاد کیا	شَرِبَ	اس نے پیا	لَعِبَ	وہ کھیلا
اِسْتَغْفَرَ	اس نے بخشش طلب کی	بَاعَ	اس نے بیچا	سَارَ	وہ چلا

② درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کو مفید جملہ میں بطورِ مفعول مطلق استعمال کریں۔

حِفْظًا	حفاظت	لَعِبًا	کھیلنا	هَادِيًا	رہنما
بَيْعَ الْمُضْطَرِّ	مجبور کی تجارت	سَيْرًا سَرِيْعًا	جلدی چلنا	سَهَرًا طَوِيْلًا	رات کو زیادہ جاگنا
غَضْبَةَ الْأَسَدِ	شیر کے غصے کی طرح	وَثْبَةَ النَّمِرِ	چیتے کی طرح چھلانگ لگانا	اِخْتِصَارًا	مختصر

③ درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب مفعول مطلق لگائیں۔

(ا) يَخَافُ عَلِي ....

(ب) ظَهَرَ الْبَدْرُ ....

(ج) يَثُوْرُ الْبُرْكَانُ ....

(د) اُتْرُكِ الْهَذَرَ ....

(ہ) تَجَنَّبِ الْمِزَاحَ ....

(و) غَلَتِ الْمِرْجَلُ ....

(ز) فَاضَ النِّيْلُ ....

(ح) صَرَخَ الطِّفْلُ ....

سوالات

① مصدر کی تعریف کریں۔

② مفعول مطلق کی تعریف کریں۔

③ مراد کے اعتبار سے مفعول مطلق کی کتنی اقسام ہیں؟

④ عامل کی موافقت اور غیر موافقت کے اعتبار سے مفعول مطلق کی کتنی اقسام ہیں؟

⑤ مفعول مطلق کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں وہ اپنے عامل کے لئے تاکید ہو۔

⑥ مفعول مطلق کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں وہ اپنے عامل کی نوع کی وضاحت کریں۔

⑦ مفعول مطلق کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں وہ عدد کی وضاحت کرے۔

⑧ مفعول مطلق کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جو ایسے عامل سے منصوب ہو جو اسی کے لفظ سے ہو۔

⑨ مفعول مطلق کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جو ایسے عامل سے منصوب ہو جو اس کے ہم معنی ہو۔

ظرف زمان وظرف مکان

قَالَ:

﴿ بَابُ ظَرْفِ الزَّمَانِ وَ ظَرْفِ الْمَكَانِ ﴾ ظَرْفُ الزَّمَانِ هُوَ اِسْمُ الزَّمَانِ الْمَنْصُوْبِ بِتَقْدِيْرِ "فِيْ" نَحْوُ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ وَ غُدْوَةً وَ بُكْرَةً وَ سَحَرًا وَ غَدًا وَ عَتَمَةً وَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً وَ اَبَدًا وَ اَمَدًا وَ حِيْنًا وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

﴿ظرف زمان اور ظرف مکان کا بیان﴾ ظرف زمان وہ اسم زمان ہے جو "فی" کو مقدر ماننے کے ساتھ منصوب ہوتا ہے' جیسے اَلْيَوْمَ (دن)' اَللَّيْلَةَ (رات)' غُدْوَةً (صبح بعد نماز فجر)' بُكْرَةً (دن کا پہلا حصہ)' سَحَرًا (رات کا آخری حصہ قریب صبح)' غَدًا (اگلا دن)' عَتَمَةً (رات کا پہلا تیسرا حصہ)' صَبَاحًا (زوال سے پہلے کا وقت)' مَسَاءً (زوال سے آدھی رات تک کا وقت)' اَبَدًا اَمَدًا (ہمیشہ)' حِيْنًا (وقتِ مبہم) اور اس کے مشابہات"۔

وَاَقُوْلُ:

ظرف کا لغوی معنی ﴿ اَلْوِعَاءُ ﴾ برتن ہے۔

نحویوں کی اصطلاح میں اس سے مراد مفعول فیہ ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں:

(۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان:

وہ اسم ہے جو زمانہ پر دلالت کرے اور ایسے لفظ سے منصوب ہو جو اس معنی پر دلالت کرے کہ وہ معنی اس میں واقع ہو۔ اور اس کے ساتھ ظرفیت پر دلالت کرنے

والے ﴿ فِيْ ﴾ کے معنی کا بھی وہاں لحاظ ہوتا ہے جس طرح:

﴿ صُمْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ﴾ میں نے سوموار کا روزہ رکھا۔

اس مثال میں ﴿ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ﴾ ظرف زمان مفعول فیہ ہے اور یہ آپ کے کلام ﴿ صُمْتُ ﴾ کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ عامل ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور وہ ﴿ اَلصِّيَامُ ﴾ ہے یہاں فی کے معنی کا لحاظ کر کے مطلب یہ ہوا کہ روزے کا وجود سوموار کے دِن میں ظاہر ہو' بخلاف اس کے کہ ﴿ يَخَافُ الْكَسُوْلُ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ ﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ نفس جو امتحان کے دِن سے ڈرتا ہے اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ وہ اس دِن کے واقع ہونے والی چیز سے ڈرتا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ زمان کی دو قسمیں ہیں؛ پہلی مختص' دوسری مبہم۔

مختص:

وہ ہے جو زمانہ کی محدود و معین مقدار پر دلالت کرے۔

مبہم:

وہ ہے جو زمانہ کی غیر محدود و معین مقدار پر دلالت کرے۔

مختص کی مثالیں:

﴿ اَلشَّهْرُ ﴾ مہینہ' ﴿ اَلسَّنَةُ ﴾ سال' ﴿ اَلْيَوْمُ ﴾ دن' ﴿ اَلْعَامُ ﴾ سال' اور ﴿ اَلْاُسْبُوْعُ ﴾ ہفتہ۔

مبہم کی مثالیں:

﴿ اَللَّحْظَةُ ﴾ تھوڑا سا وقت' ﴿ اَلْوَقْتُ ﴾ وقت' ﴿ اَلزَّمَانُ ﴾ زمانہ' ﴿ اَلْحِيْنُ ﴾ وقت۔

ان دونوں اقسام کا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہونا جائز ہے۔

مؤلف نے زمانہ پر دلالت کرنے والے الفاظ میں سے بارہ الفاظ کا ذکر کیا ہے۔

(۱) **اَلْيَوْمَ**: یہ لفظ سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے کے وقت تک کے لئے ہے جس طرح:

﴿ صُمْتُ الْيَوْمَ ﴾ میں نے دِن میں روزہ رکھا۔

﴿ صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ﴾ میں نے جمعرات کے دِن روزہ رکھا۔

﴿ صُمْتُ يَوْمًا طَوِيْلًا ﴾ میں نے لمبا دِن روزہ رکھا۔

(۲) **اَللَّيْلَةَ**: یہ لفظ سورج غروب ہونے سے سورج طلوع ہونے تک کے وقت کے لیے ہے جس طرح:

﴿ اِعْتَكَفْتُ اللَّيْلَةَ الْبَارِحَةَ ﴾ میں نے گزشتہ رات اعتکاف کیا۔

﴿ اِعْتَكَفْتُ اللَّيْلَةَ ﴾ میں نے رات کو اعتکاف کیا۔

﴿ اِعْتَكَفْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ﴾ میں نے جمعہ کی رات کو اعتکاف کیا۔

(۳) **غُدْوَةً**: یہ لفظ فجر کی نماز سے سورج طلوع ہونے کے درمیانی وقت کے لئے ہے جس طرح:

﴿ زَارَنِيْ صَدِيْقِيْ غُدْوَةَ الْاَحَدِ ﴾

میرے دوست نے اتوار کی صبح میرے ساتھ ملاقات کی۔ یا

﴿ زَارَنِيْ غُدْوَةً ﴾ اس نے صبح مجھ سے ملاقات کی۔

(۴) **بُكْرَةً**: یہ دِن کے اوّل وقت کے لئے ہے جس طرح:

﴿ اَزُوْرُكَ بُكْرَةَ السَّبْتِ ﴾ میں ہفتے کی صبح تجھے ملوں گا۔ یا

﴿ اَزُوْرُكَ بُكْرَةً ﴾ میں صبح کے وقت تجھ سے ملوں گا۔

(۵) **سَحَرًا**: یہ فجر سے تھوڑا پہلے رات کے آخری وقت کے لئے ہے جس طرح:

﴿ ذَاكَرْتُ دَرْسِيْ سَحَرًا ﴾ میں نے اپنا سبق صبح سے تھوڑا پہلے یاد کیا۔

(۶) **غَدًا**: یہ لفظ جس دِن میں آپ ہیں اس کے بعد والے دِن کا نام ہے جس طرح:

﴿ اِذَا جِئْتَنِيْ غَدًا اَكْرَمْتُكَ ﴾

جب آپ کل میرے پاس آئیں گے میں آپ کی عزت کروں گا۔

(۷) **عَتَمَةً**: یہ رات کے پہلے ثلث کا نام ہے جس طرح:

﴿ سَأَزُوْرُكَ عَتَمَةً ﴾ میں جلد رات کے پہلے ثلث میں تجھ کو ملوں گا۔

(۸) **صَبَاحًا**: یہ رات کے نصف ثانی کے اوّل سے شروع ہو کر زوال تک جانے والے وقت کا نام ہے۔ جس طرح:

﴿ سَافَرَ اَخِيْ صَبَاحًا ﴾ میرے بھائی نے صبح سفر کیا۔

(۹) **مَسَاءً**: یہ زوال سے شروع ہو کر آدھی رات تک پھیلے ہوئے وقت کا نام ہے:

﴿ وَصَلَ الْقِطَارُ بِنَا مَسَاءً ﴾ ہمیں ٹرین شام کو ملی۔

(۱۰، ۱۱) **اَبَدًا، اَمَدًا**: یہ اس زمانہ مستقبل کے نام ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں جس طرح: ﴿ لَا اَصْحَبُ الْاَشْرَارَ اَبَدًا ﴾ میں کبھی بھی برے لوگوں کا ساتھی نہیں بنوں گا۔

﴿ لَا اَقْتَرِفُ الشَّرَّ اَمَدًا ﴾ میں کبھی بھی برا کام نہیں کروں گا۔

(۱۲) **حِيْنًا**: یہ اس زمانہ مبہم کا نام ہے جس کی ابتداء اور انتہاء معلوم نہ ہو جس طرح:

﴿ صَاحَبْتُ عَلِيًّا حِيْنًا مِنَ الدَّهْرِ ﴾ میں زمانہ کے ایک حصہ علی کے ساتھ رہا۔

ان کے مشابہ زمانہ پر دلالت کرنے کا ہر اسم انہیں کے ساتھ ملحق ہوگا اگر چہ وہ مختص ہو جس طرح: ﴿ ضَحْوَةٌ ﴾ چاشت کا وقت ﴿ ضُحًى ﴾ چاشت کا وقت۔

یا مبہم ہو جس طرح ﴿ وَقْتٌ ﴾ وقت ﴿ لَحْظَةٌ ﴾ تھوڑا سا وقت ﴿ زَمَانٌ ﴾ زمانہ ﴿ بُرْهَةٌ ﴾ زمانہ کا کچھ حصہ یہ اور ان کے مشابہ دوسرے الفاظ ان سب کو مفعول فیہ ہونے کی بنیاد پر نصب دینا جائز ہے۔

ظرفِ مکان

قَالَ:

وَ ظَرْفُ الْمَكَانِ هُوَ اِسْمُ الْمَكَانِ الْمَنْصُوْبُ بِتَقْدِيْرِ "فِيْ" نَحْوُ اَمَامَ وَ خَلْفَ وَ قُدَّامَ وَ وَرَاءَ وَ فَوْقَ وَ تَحْتَ وَ عِنْدَ وَ اِزَاءَ وَ حِذَاءَ وَ تِلْقَاءَ وَ ثَمَّ وَ هُنَا وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

''ظرف مکان وہ اسم ہے جو "فِيْ" کو مقدر ماننے کے ساتھ منصوب ہو جس طرح اَمَامَ ، خَلْفَ ، قُدَّامَ ، وَرَاءَ ، فَوْقَ ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، اِزَاءَ ، حِذَاءَ ، تِلْقَاءَ ، ثَمَّ اور هُنَا ہیں اور اس کے ہم مثل''۔

وَ اَقُوْلُ:

گزشتہ سبق میں آپ ظرف زمان اور اس کی دونوں اقسام مختص اور مبہم کو پہچان چکے ہیں۔ اس طرح مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے دونوں کے منصوب ہونے کے جواز کو معلوم کر چکے ہیں۔ اب یہاں یہ بھی سمجھ لیں کہ ظرف مکان اس اسم کا نام ہے جو مکان پر دلالت کرنے والا ہو اور اس لفظ کے ساتھ منصوب ہو جو اس معنی پر دلالت کرنے والا ہو جو اس مکان میں واقع ہونے والا معنی ہو اس کے ساتھ ساتھ ظرفیت پر دلالت کرنے والے "فِيْ" کے معنی کا بھی وہاں لحاظ ہوتا ہے۔

یہ بھی دو اقسام مختص اور مبہم میں تقسیم ہوتا ہے۔

مختص:

جس کی کوئی شکل وصورت ہو اور محدود حد ہو جس طرح: اَلدَّار، اَلْمَسْجِدُ، اَلْحَدِيْقَةُ، اَلْبُسْتَانُ۔

مبہم:

وہ جس کی کوئی شکل وصورت بھی نہ ہو اور نہ ہی کوئی حد۔ جس طرح: وَرَاءَ، اَمَامَ۔

ان دونوں قسموں میں سے صرف دوسری قسم ''مبہم'' کا مفعول فیہ کی بنیاد پر منصوب ہونا جائز ہے لیکن پہلی قسم ''مختص'' اُسے حرف جر کے ساتھ جر دینی واجب ہے جو مراد پر دلالت کرتا ہو۔ جس طرح:

﴿ اِعْتَكَفْتُ فِي الْمَسْجِدِ ﴾ میں نے مسجد میں اعتکاف کیا۔

﴿ زُرْتُ عَلِيًّا فِيْ دَارِهٖ ﴾ میں نے علی کے گھر اس سے ملاقات کی۔

مؤلف نے مکان پر دلالت کرنے والے تیرہ لفظوں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) **اَمَامَ**: جس طرح ﴿ جَلَسْتُ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ مُؤَدَّبًا ﴾ میں استاد کے سامنے ادب سے بیٹھا۔

(۲) **خَلْفَ**: جس طرح ﴿ سَارَ الْمُشَاةُ خَلْفَ الرُّكْبَانِ ﴾ پیدل سواروں کے پیچھے چلے۔

(۳) **قُدَّامَ**: جس طرح ﴿ مَشَى الشُّرْطِيُّ قُدَّامَ الْاَمِيْرِ ﴾ پولیس والا امیر کے آگے چلا۔

(۴) **وَرَاءَ**: جس طرح ﴿ وَقَفَ الْمُصَلُّوْنَ بَعْضُهُمْ وَرَاءَ بَعْضٍ ﴾ بعض نمازی بعض کے پیچھے کھڑے ہوئے۔

(۵) **فَوْقَ**: جس طرح ﴿ جَلَسْتُ فَوْقَ الْكُرْسِيِّ ﴾ میں کرسی کے اوپر بیٹھا۔

(۶) **تَحْتَ**: جس طرح ﴿ وَقَفَ الْقِطُّ تَحْتَ الْمَائِدَةِ ﴾ بلا دسترخوان (والے میز) کے نیچے کھڑا ہوا۔

(۷) **عِنْدَ**: جس طرح ﴿ لِمُحَمَّدٍ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ الْاُسْتَاذِ ﴾ استاد کے ہاں محمد کا ایک مقام ہے۔

(۸) **مَعَ**: جس طرح ﴿ سَارَ مَعَ سُلَيْمَانَ اَخُوْهُ ﴾ سلیمان کے ساتھ اس کے بھائی چلے۔

(۹) **اِزَاءَ**: جس طرح ﴿ لَنَا دَارٌ اِزَاءَ النِّيْلِ ﴾ ہمارا گھر نیل (دریا) کے سامنے ہے۔

(۱۰) **حِذَاءَ**: جس طرح ﴿ جَلَسَ اَخِيْ حِذَاءَ اَخِيْكَ ﴾ میرا بھائی تیرے بھائی کے برابر بیٹھا۔

(۱۱) **تِلْقَاءَ**: جس طرح ﴿ جَلَسَ اَخِيْ تِلْقَاءَ دَارِ اَخِيْكَ ﴾ میرا بھائی تیرے بھائی کے گھر کے مقابل (سامنے) بیٹھا۔

(۱۲) **ثَمَّ**: جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴾۔

(۱۳) **هُنَا**: جس طرح ﴿ جَلَسَ مُحَمَّدٌ هُنَا لَحْظَةً ﴾ محمد یہاں تھوڑا سا وقت بیٹھا۔

مکان مبہم پر دلالت کرنے والا ہر لفظ انہیں کی مثل ہے جس طرح ﴿ يَمِيْنٌ ﴾ دائیں ﴿ شِمَالٌ ﴾ بائیں۔

سوالات

① ظرف کی تعریف کریں۔

② ظرف کی کتنی اقسام ہیں؟

③ ظرف زمان کی تعریف کریں۔

④ ظرف زمان کی کتنی اقسام ہیں؟

⑤ تین مفید جملوں میں ظرف زمان مختص کی مثالیں بیان کریں۔

⑥ تین مفید جملوں میں ظرف زمان مبہم کی مثالیں بیان کریں۔

⑦ کیا ہر ظرف زمان کا مفعول فیہ ہونے کے ساتھ منصوب ہونا درست ہے؟

⑧ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے ہر ایک مفید جملوں میں مفعول فیہ کے طور پر استعمال کریں اور ترجمہ بھی بیان کریں: عَتَمَةً، صَبَاحًا، زَمَانًا، لَحْظَةً، ضَحْوَةً، غَدًا۔

⑨ ظرف مکان کی تعریف کریں۔

⑩ ظرف مکان مبہم کی تعریف کریں۔

⑪ ظرف مکان مختص کی تعریف کریں۔

⑫ ظرف مکان مختص اور مبہم میں سے ہر ایک کی تین مثالیں بیان کریں۔

⑬ کیا ہر ظرف مکان کا مفعول فیہ ہونے کے اعتبار سے منصوب ہونا درست ہے؟

⑭ سات ایسے جملے بنائیں جن میں آپ اپنے جمعہ کے دن کے کاموں کو بیان کریں بشرطیکہ ہر جملہ مفعول فیہ پر مشتمل ہو۔

حال

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْحَالِ** ﴾ اَلْحَالُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَنْصُوْبُ الْمُفَسِّرُ لِمَا انْبَهَمَ مِنَ الْهَيْئَاتِ نَحْوُ قَوْلِكَ "جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا" وَ "رَكِبْتُ الْفَرَسَ مُسْرَجًا" وَ "لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَاكِبًا" وَ مَا اَشْبَهَ ذَالِكَ.

﴿ حال کا بیان ﴾ حال وہ اسم منصوب ہے جو مبہم چیزوں کی حالت کو واضح کرے جس طرح جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید سوار ہو کر آیا)' رَكِبْتُ الْفَرَسَ مُسْرَجًا (میں زین والے گھوڑے پر سوار ہوا)' لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَاكِبًا (میں عبداللہ کو ملا سوار) اس طرح دوسری مثالیں۔

وَ اَقُوْلُ:

حال کا لغوی معنی وہ اچھی یا بری حالت جس پر انسان ہو۔

اصطلاحی تعریف:

اَلْاِسْمُ الْفَضْلَةُ الْمَنْصُوْبُ الْمُفَسِّرُ لِمَا انْبَهَمَ مِنَ الْهَيْئَاتِ.

''وہ اِسم منصوب جو کلام میں زائد واقع ہو کر مبہم چیزوں کی حالت کو کھول کر بیان کرے''۔

اَلْاِسْمُ: یہ قید اسم صریح کو شامل ہے جس طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ يَضْحَكُ ﴾ محمد آیا اس حال میں کہ وہ ہنس رہا تھا' میں ﴿ يَضْحَكُ ﴾ یہ ﴿ ضَاحِكًا ﴾ کی تاویل میں ہے۔ اسی طرح ﴿ جَاءَ مُحَمَّدٌ مَعَهُ اَخُوْهُ ﴾ محمد اپنے بھائی کے ساتھ آیا' یہ ﴿ مُصَاحِبًا لِاَخِيْهِ ﴾ کی تاویل میں ہے۔

اَلْفَضْلَةُ: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلام کا (مستقل) حصہ نہیں ہوتا اس قید سے خبر

خارج ہوگئی (کیونکہ وہ کلام میں مستقل جز ہوتی ہے)۔

اَلْمَنْصُوْبُ: اس قید کے ساتھ مجرور اور مرفوع اسم خارج ہوگیا۔

حال: فعل یا شبہ فعل کے ساتھ منصوب ہوتا ہے جس طرح اسم فاعل، مصدر، ظرف اور اسمِ اشارہ۔ اور ہمارا قول ﴿ اَلْمُفَسِّرُ لِمَا انْبَهَمَ مِنَ الْهَيْئَاتِ ﴾ اس کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ حال ذوی العقول اور غیر ذوی العقول کی پوشیدہ اور غیر واضح صفات کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ حال کبھی فاعل کی صفت کا بیان ہوتا ہے جس طرح ﴿ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ رَاكِبًا ﴾ عبداللہ سوار ہو کر آیا یا مفعول بہ کی صفت کا بیان ہوتا ہے جس طرح ﴿ رَكِبْتُ الْفَرَسَ مُسْرَجًا ﴾ میں زین والے گھوڑے پر سوار ہوا، اور کبھی دونوں کی اکٹھی صفت کا احتمال رکھتا ہے جس طرح ﴿ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ رَاكِبًا ﴾ میں عبداللہ کو ملا سوار، اس میں دونوں کے سوار ہونے کا احتمال ہے۔

جس طرح فاعل اور مفعول بہ سے حال آتا ہے اسی طرح خبر سے بھی حال آجاتا ہے جس طرح ﴿ اَنْتَ صَدِيْقِيْ مُخْلِصًا ﴾ آپ میرے مخلص دوست ہیں۔ اسی طرح مجرور سے بھی آتا ہے جس طرح ﴿ مَرَرْتُ بِهِنْدٍ رَاكِبَةً ﴾ میں ہند کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ سوار تھی۔ اور اضافت کی وجہ سے مجرور سے بھی آجاتا ہے جس طرح:

﴿ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ [سورة النحل : ۱۲۳]

''یہ کہ چل ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر جو یکطرفہ تھا''۔

﴿ حَنِيْفًا ﴾ اِبْرَاهِيْمَ سے حال اور اِبْرَاهِيْمَ کسرہ کے نائب فتحہ کے ساتھ مجرور ہے کیونکہ ﴿ مِلَّةَ ﴾ اس کی طرف مضاف ہے۔

حال اور ذوالحال کی شرائط

قَالَ:

وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا نَكِرَةً ، وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَا يَكُوْنُ صَاحِبُهَا اِلَّا مَعْرِفَةً .

''حال نکرہ ہی ہوتا ہے اور کلام کے مکمل ہونے کے بعد ہی آتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہی ہوتا ہے''۔

وَ اَقُوْلُ:

حال کے متعلق واجب ہے کہ وہ نکرہ ہو اس کا معرفہ ہونا جائز نہیں جب کوئی ایسی ترکیب نظر آئے جس میں ظاہری طور پر حال معرفہ نظر آئے تو اس معرفہ کی نکرہ کے ساتھ تاویل ضروری ہے جس طرح ﴿ جَاءَ الْاَمِيْرُ وَحْدَهٗ ﴾ امیر اکیلا آیا' میں وَحْدَهٗ ، اَلْاَمِيْرُ سے حال ہے اور وہ ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے لیکن یہ نکرہ کی تاویل میں ہے۔ یعنی منفرداً گویا کہ آپ نے یہ کہا کہ:

﴿ جَاءَ الْاَمِيْرُ مُنْفَرِدًا ﴾ امیر اکیلا آیا۔

اسی طرح کی یہ مثال بھی ہے:

﴿ اَرْسَلَهَا الْعِرَاقَ اَیْ مُعْتَرِكَةً ﴾ اس نے انہیں اکٹھے چھوڑ دیا۔

﴿ جَاؤُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ اَیْ مُتَرَتِّبِيْنَ ﴾ وہ ترتیب وار آئے۔

حال میں اصل یہ ہے کہ کلام مکمل ہونے کے بعد آئے کلام کے مکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فعل اپنے فاعل اور مبتداء اپنی خبر کو اختیار کر لے۔

کبھی حال کو تمام اجزاءِ کلام پر مقدم کرنا واجب ہو جاتا ہے جس طرح جب حال اسم استفہام ہو جس طرح:

﴿ كَيْفَ قَدِمَ عَلِیٌّ ﴾ علی کیسے آیا۔

﴿ كَيْفَ ﴾ اسم استفہام ہے مبنی علی الفتح ہے' ﴿ عَلِیٌّ ﴾ سے حال کی وجہ سے

نصب کے محل میں ہے۔اسمِ استفہام کو مؤخر کرنا جائز نہیں۔

ذوالحال میں یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ وہ معرفہ ہو لہٰذا قرینہ کے بغیر اس کا نکرہ ہونا جائز نہیں ہے اور جب کوئی قرینہ موجود ہو تو اس صورت میں ذوالحال کا نکرہ آنا اس طرح جائز ہے کہ حال اس پر مقدم ہو۔جس طرح شاعر کا قول ہے:

لَمَيَّةَ مُوْحِشًا طَلَلٌ - يَلُوْحُ كَأَنَّهُ خِلَلُ

''مَیَّہ کا خوفناک ٹیلہ اس طرح ظاہر ہو رہا ہے جس طرح دانتوں کے درمیان کھانے کے بقیہ ذرّات''۔

مُوْحِشًا ، طَلَلٌ سے حال ہے۔ طَلَلٌ نکرہ ہے جواز کی وجہ یہ ہے کہ حال ذوالحال سے مقدم ہے۔

اسی طرح جب نکرہ کی اضافت یا وصف کے ساتھ تخصیص کر دی جائے تو اس سے ذوالحال آنا جائز ہو جاتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً ﴾ [سورة حٰمٓ السجده : ۱۰]

''چار دِن میں برابر ہے سوال کرنے والوں کے لئے''۔

سَوَاءً یہ اَرْبَعَةِ نکرہ سے حال ہے نکرہ سے ذوالحال کا آنا اس لیے جائز ہے کہ وہ مضاف ہے۔وصف کی مثال شاعر کا قول ہے:

نَجَّيْتَ يَا رَبِّ نُوْحًا وَاسْتَجَبْتَ لَهُ
فِيْ فُلُكٍ مَاخِرٍ فِي الْيَمِّ مَشْحُوْنًا

''اے میرے ربّ! آپ نے نوح علیہ السلام کو نجات دی اور ان کی دُعا قبول فرمائی دریا میں پانی کو چیرنے والی کشتی میں اس حال میں کہ وہ بھری ہوئی تھی''۔

مشق

① درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب حال کے ساتھ پُر کریں۔

(ا) يَعُوْدُ الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ اِلٰى بِلَادِهٖ ....

(ب) لَا تَأْكُلِ الطَّعَامَ ....

(ج) لَا تَسِرْ فِي الطَّرِيْقِ ....

(د) اِلْبَسْ ثَوْبَكَ ....

(ه) لَا تَنَمْ فِي اللَّيْلِ ....

(و) رَجَعَ اَخِيْ مِنْ دِيْوَانِهٖ ....

(ز) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ ....

(ح) رَأَيْتُ خَالِدًا ....

② درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کو فاعل کی حالت کی وضاحت کرنے والے حال کے طور پر مفید جملے میں استعمال کریں۔

مَسْرُوْرًا	خوش	مُخْتَالًا		عُرْيَانٌ	واضح/ننگا
مُتْعَبًا	تھکانے والا	حَارًّا	گرم	حَافِيًا	ننگے پاؤں
مُجْتَهِدًا	محنتی				

③ درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کو مفعول کی حالت کی وضاحت کرنے والے حال کے طور پر مفید جملے میں استعمال کریں۔

مَكْتُوْفًا	آہستہ چلنے والا	كَئِيْبًا	جمع کرنا	سَرِيْعًا	جلدی چلنا
صَافِيًا	شفاف	نَظِيْفًا	صاف ستھرا	جَدِيْدًا	نیا
ضَاحِكًا	ہنسنے والا	لَامِعًا	چمکنے والا	نَاضِرًا	خوبصورت
مُسْتَبْشِرَاتٌ	خوشخبریاں				

④ گھوڑے کی چار ایسی صفات بیان کریں جن میں ''حال'' بیان ہو۔

اعراب کی مشق

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

① لَقِيَتْنِي هِنْدٌ بَاكِيَةً. مجھے ہند ملی اس حال کہ وہ رونے والی تھی۔

② لَبِسْتُ الثَّوْبَ جَدِيْدًا. میں نے کپڑا پہنا نیا۔

الجواب

① ﴿لَقِيَ﴾ فعل ماضی مبنی بر فتح اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی محل نہیں۔ ''تاء'' تانیث کی علامت' نون وقایہ کا' یاء ضمیر متکلم مفعول بہ مبنی بر فتحہ محلاً منصوب۔ ﴿هِنْدٌ﴾ لَقِيَ کا فاعل مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿بَاكِيَةً﴾ حال جو فاعل کی ہیئت کو بیان کر رہا ہے فتحہ ظاہرہ کے ساتھ منصوب ہے۔

② ﴿لَبِسَ﴾ فعل ماضی آخر میں فتحہ مقدرہ پر مبنی جس کے ظاہر ہونے سے کلمہ واحدہ میں پے در پے چار حرکات کی کراہت کو دور کرنے کے لئے لائے گئے سکون کے ساتھ محل کا مشغول ہونا رکاوٹ ہے۔ تاء ضمیر متکلم فاعل' مبنی علی الضمہ محلاً مرفوع۔ ﴿الثَّوْبَ﴾ مفعول بہ منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔ ﴿جَدِيْدًا﴾ حال جو مفعول کی حالت کو بیان کر رہا ہے منصوب ہے اور اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

سوالات

① حال کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں۔

② حال کن چیزوں سے آ سکتا ہے؟ بیان کریں۔

③ کیا مضاف الیہ سے حال آ سکتا ہے؟

④ حال کی شرائط بیان کریں۔

⑤ ذوالحال کی شرائط بیان کریں۔

⑥ نکرہ سے حال لانے کے لئے کس قرینہ کی ضرورت ہے؟

⑦ حال کی تین مثالیں بیان کریں، ہر ایک پر حال کی تمام شرائط منطبق کریں اور ترکیب کریں۔

تمییز

قَالَ:

﴿ بَابُ التَّمْيِيزِ ﴾ اَلتَّمْيِيزُ هُوَ الْاِسْمُ الْمَنْصُوبُ الْمُفَسِّرُ لِمَا انْبَهَمَ مِنَ الذَّوَاتِ نَحْوُ قَوْلِكَ "تَصَبَّبَ زَيْدٌ عَرَقًا" وَ "تَفَقَّأَ بَكْرٌ شَحْمًا" وَ "طَابَ مُحَمَّدٌ نَفْسًا" وَ "اِشْتَرَيْتُ عِشْرِيْنَ كِتَابًا" وَ "مَلَكْتُ تِسْعِيْنَ نَعْجَةً" وَ "زَيْدٌ اَكْرَمُ مِنْكَ اَبًا" وَ "اَجْمَلُ مِنْكَ وَجْهًا".

﴿ تمییز کا بیان ﴾ تمییز وہ اسم منصوب ہے جو ذوات سے ابہام کو کھول کر بیان کرے جس طرح تَصَبَّبَ زَيْدٌ عَرَقًا (زید بہہ پڑا پسینہ سے)' وَ تَفَقَّأَ بَكْرٌ شَحْمًا (بکر چربی سے پھٹا جا رہا ہے)' وَ طَابَ مُحَمَّدٌ نَفْسًا (محمد خود خوش ہوا دِل سے)' وَ اِشْتَرَيْتُ عِشْرِيْنَ كِتَابًا (میں نے خریدیں بیس کتابوں سے)' وَ مَلَكْتُ تِسْعِيْنَ نَعْجَةً (میں نوے کا مالک بنا دُنبیوں سے)' وَ زَيْدٌ اَكْرَمُ مِنْكَ اَبًا (زید باپ ہونے کے اعتبار سے آپ سے زیادہ کریم ہے)' وَ اَجْمَلُ مِنْكَ وَجْهًا (اور تجھ سے جمیل ہے چہرہ کے اعتبار سے)۔

وَ اَقُوْلُ:

لغت میں تمیز کے دو معانی ہیں؛ اوّل ﴿ اَلتَّفْسِيْرُ مُطْلَقًا ﴾ مطلق طور پر تفسیر (وضاحت) سے بیان کرنا آپ کہتے ہیں ﴿ مَيَّزْتُ كَذَا ﴾ یعنی آپ کا ارادہ ہے آپ نے وضاحت و تفسیر کی۔ ثانی ﴿ فَصْلُ بَعْضِ الْاُمُوْرِ عَنْ بَعْضٍ ﴾ بعض امور کو

بعض سے علیحدہ کرنا۔ آپ کہتے ہیں ﴿ مَیَّزْتُ الْقَوْمَ ﴾ تو آپ اس سے مراد لیتے ہیں کہ آپ نے ایک کو دوسرے سے تفصیل علیحدہ کیا۔

اصطلاحی تعریف:

نحویوں کی اصطلاح میں اس کی تعریف: اَلْاِسْمُ ، الصَّرِیْحُ ، اَلْمَنْصُوْبُ ، الْمُفَسِّرُ لِمَا انْبَھَمَ مِنَ الذَّوَاتِ اَوِ النِّسَبِ ، (وہ اسم صریح منصوب جو ذوات اور نسبتوں سے ابہام کو دور کرے)۔

﴿ اَلْاِسْمُ ﴾ اس کا یہ مطلب ہے کہ تمییز فعل یا حرف نہیں ہوگی۔ ﴿ اَلصَّرِیْحُ ﴾ یہ قید اسم مؤوّل کو خارج کرنے کے لئے ہے کیونکہ تمییز نہ جملہ ہوتی ہے اور نہ ظرف' حال کے برعکس' جس طرح اس کے باب میں گزرا۔ ﴿ المُفَسِّرُ لِمَا انْبَھَمَ مِنَ الذَّوَاتِ اَوِ النِّسَبِ ﴾ یہ قید اس چیز کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ تمییز کی دو اقسام ہیں؛ اوّل تمییز ذات' ثانی تمییز نسبت۔

تمییز ذات:

اسے تمییز المفرد بھی کہا جاتا ہے۔ فَھُوَ مَا رَفَعَ اِبْھَامَ اِسْمٍ مَذْکُوْرٍ قَبْلَہٗ مُجْمَلِ الْحَقِیْقَۃِ . (جو ماقبل مذکور مجمل الحقیقہ جس کی حقیقت میں پوشیدگی تھی) اسم سے ابہام کو ختم کردے اور وہ عدد کے بعد ہوتی ہے جس طرح:

﴿ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ﴾ [سورۃ یوسف : ٤]

''میں نے دیکھا گیارہ ستاروں سے''۔

﴿ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا ﴾ [سورۃ توبہ : ٣٦]

''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے مہینوں سے''۔

یا مقداروں کے بعد ہوتی ہے جن کا تعلق وزنی چیزوں سے ہو جس طرح:

﴿ اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا ﴾ ''میں نے ایک رطل خریدا تیل سے''۔

یا ماپنے والی چیزوں سے ہو جس طرح:

﴿ اِشْتَرَيْتُ اِرْدَبًّا قَمْحًا ﴾

''میں نے ایک اردب (۲۴ صاع کا ایک پیمانہ) خریدا گندم سے''۔

یا مساحت (پیمائش) والی چیزوں سے ہو جس طرح:

﴿ اِشْتَرَيْتُ فَدَّانًا اَرْضًا ﴾ میں نے ایک فدان (چار سو مربع) خریدی زمین سے۔

تمییز النسبة:

اس کو تمییز الجملہ بھی کہتے ہیں:

مَا رَفَعَ اِبْهَامَ نِسْبَةٍ فِيْ جُمْلَةٍ سَابِقَةٍ عَلَيْهِ.

''جو سابقہ (پہلے) جملہ میں نسبت کے ابہام کو دور کرے''۔

اس کی دو اقسام ہیں؛ اوّل محوّل، ثانی غیر محوّل۔

محوّل کی تین اقسام ہیں:

(۱) محوّل عن الفاعل: جو فاعل سے تبدیل ہو کر آئی ہو جس طرح:

﴿ تَفَقَّأَ زَيْدٌ شَحْمًا ﴾ زید پھٹا جا رہا ہے چربی سے۔

یہ جملہ اصل میں ﴿ تَفَقَّأَ شَحْمُ زَيْدٍ ﴾ تھا مضاف شَحْمُ کو حذف کیا اور مضاف الیہ زَيْدٌ کو اس کے قائم مقام کر دیا۔ زَيْدٌ نے شَحْمُ کا رفع قبول کر لیا پھر مضاف محذوف شَحْمٌ کو لایا گیا اور وہ تمییز کی بنیاد پر منصوب ہوگا۔

(۲) محوّل عن المفعول: جو مفعول سے تبدیل ہو کر آئے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا ﴾ [سورة القمر : ۱۲]

''اور بہا دیے ہم نے زمین سے چشمے''۔

اس کی اصل وَ فَجَّرْنَا عُيُوْنَ الْاَرْضِ اس میں بھی پہلی مثال کی طرح کیا گیا۔

(۳) محوّل عن المبتداء: جو مبتداء سے تبدیل ہو کر آئے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ﴾ [سورة الكهف : ٣٤]

''میں تجھ سے زیادہ ہوں مال کے اعتبار سے''۔

اس کی اصل مَالِيْ اَكْثَرُ مِنْ مَالِكَ ہے۔ مضاف مَال کو حذف کیا اور مضاف الیہ۔ ضمیر ''یاء'' متکلم کو اس کے قائم مقام کیا اس نے رفعی حالت کو قبول کیا اور منفصل ہوگئی کیونکہ ''یاء'' متکلم ضمیر متصل ہے جو کہ کلام میں مبتداء واقع نہیں ہوتی پھر مضاف محذوف ''مَالِ'' کو لایا گیا اور اس کو تمیز بنایا گیا پھر یہ صورت سامنے آئی جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

غیر محوّل:

اس کی مثال: ﴿ اِمْتَلَاءَ الْاِنَاءُ مَاءً ﴾ برتن بھر گیا پانی سے۔

تمیز کی شرائط

قَالَ:

وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا نَكِرَةً وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ تَمَامِ الْكَلَامِ.

''تمیز نکرہ ہی ہوتی ہے اور وہ بھی کلام کے مکمل ہونے کے بعد''۔

وَ اَقُوْلُ:

تمیز کے لیے نکرہ ہونا شرط ہے اس کا معرفہ ہونا جائز نہیں لیکن شاعر کا قول:

رَاَيْتُكَ لَمَّا اَنْ عَرَفْتَ وُجُوْهَنَا
صَدَدْتَ وَ طِبْتَ النَّفْسَ يَا قَيْسُ عَنْ عَمْرِو

''میں نے تجھے دیکھا کہ تو ہمارے چہرے پہچان جانے کے بعد منہ پھیر گیا اور اے قیس تو عمرو سے خوش ہوگیا دِلی طور پر''۔

اس شعر میں ﴿ اَلنَّفْسَ ﴾ تمیز ہے اس پر ''ال'' نکرہ کو معرفہ بنانے والا نہیں کہ جس سے تمیز کا معرفہ ہونا لازم آئے بلکہ یہ ''ال'' زائدہ ہے جو کہ اپنے مدخول کو تعریف کا فائدہ نہیں دیتا۔ لہٰذا ﴿ اَلنَّفْسَ ﴾ نکرہ ہی ہے اور وہ ہماری ذکر کردہ شرط کے

عین مطابق ہے۔

تمییز کا اپنے عامل سے مقدم آنا بھی ناجائز ہے بلکہ وہ کلام کے مکمل ہونے کے بعد آتی ہے یعنی جب فعل اپنے فاعل اور مبتداء اپنی خبر کو مکمل کرے۔

مشق

① درج ذیل جملوں میں موجود تمییز کی انواع کی تفصیل بیان کریں۔

○ شَرِبْتُ كُوبًا مَاءً.

"میں نے پیالہ پیا پانی کا"۔

○ اِشْتَرَيْتُ قِنْطَارًا عَسَلًا.

"میں نے سو رطل خریدا شہد سے"۔

○ مَلَكْتُ عَشْرَةَ مَثَاقِيلَ ذَهَبًا.

"میں دس مثقال کا مالک ہوا سونے سے"۔

○ زَرَعْتُ فَدَانًا قُطْنًا.

"میں نے ایک فدان بوئی کپاس"۔

○ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ فَارِسًا.

"میں نے گیارہ دیکھے گھوڑ سوار"۔

○ رَكِبَ الْقِطَارَ خَمْسُوْنَ مُسَافِرًا.

"سوار ہوئے ریل گاڑی پر پچاس مسافر"۔

○ مُحَمَّدٌ أَكْمَلُ مِنْ خَالِدٍ خُلُقًا وَ أَشْرَفُ نَفْسًا وَ أَطْهَرُ ذَيْلًا.

"محمد زیادہ کامل ہے خالد سے بطور اخلاق اور زیادہ شریف ہے بطور نفس اور زیادہ پاک ہے کپڑوں کے پورا ہونے میں"۔

○ اِمْتَلَأَ إِبْرَاهِيْمُ كِبْرًا.

"بھرا ہوا ہے ابراہیم تکبر سے"۔

② درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب تمییز سے پُر کریں۔

(ا) اَلذَّهَبُ اَغْلٰی .... مِنَ الْفِضَّةِ.

(ب) اَلْحَدِيْدُ اَقْوٰی .... مِنَ الرَّصَاصِ.

(ج) اَلْعُلَمَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ ....

(د) طَالِبُ الْعِلْمِ اَكْرَمُ .... مِنَ الْجُهَّالِ.

(ہ) اَلزَّرَافَةُ اَطْوَلُ الْحَيْوَانَاتِ ....

(و) اَلشَّمْسُ اَكْبَرُ .... مِنَ الْاَرْضِ.

(ز) اَكَلْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ ....

(ح) شَرِبْتُ قَدَحًا ....

③ درج ذیل اسماء میں سے ہر ایک کو مفید جملہ میں بطورِ تمییز استعمال کریں۔

شَعِيْرًا	جَو	قَصْبًا	گنا	خُلُقًا	اخلاق
اَدَبًا	ادب	شُرْبًا	پینا	ضَحِكًا	ہنسنا
بَأْسًا	حرج	بَسَالَةً	بہادری		

④ تین ایسے جملے بنائیں جن میں سے ہر ایک میں ایسی تمییز ہو جس سے پہلے اسماء عدد ہوں اس شرط کے ساتھ کہ وہ اسمِ عدد ایک میں مرفوع دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور ہو۔

ترکیب کی مشق

مندرجہ ذیل کی ترکیب کریں۔

① مُحَمَّدٌ اَكْرَمُ مِنْ خَالِدٍ نَفْسًا.

② عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ ذِرَاعًا حَرِيْرًا.

الجواب

① ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتداء (عامل معنوی) ابتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ اَكْرَمُ ﴾ مبتداء کی خبر مبتداء (عامل لفظی) کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ ظاہرہ ہے۔ ﴿ مِنْ خَالِدٍ ﴾ جار اور مجرور۔ ﴿ اَكْرَمُ ﴾ کے متعلق ﴿ نَفْسًا ﴾ تمییز نسبت مبتداء سے محوّل منصوب اس کے نصب کی علامت فتحہ ظاہرہ ہے۔

② ﴿ عِنْدَ ﴾ ظرف مکان محذوف (ثَابِتٌ یا ثَبَتَ یا مَوْجُوْدٌ) کے متعلق ہو کر خبر مقدم عِنْدَ مضاف "یاء" ضمیر متکلم مضاف الیہ مبنی بر سکون محلاً مجرور۔ ﴿ عِشْرُوْنَ ﴾ مبتداء مؤخر عامل معنوی ابتداء کے ساتھ مرفوع اس کے رفع کی علامت ضمہ سے نائب واؤ ہے کیونکہ یہ جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہے۔ ﴿ ذِرَاعًا ﴾ عِشْرُوْنَ کی تمییز فتحہ ظاہرہ کے ساتھ منصوب۔ ﴿ حَرِيْرًا ﴾ ذِرَاعًا کی تمییز فتحہ ظاہرہ کے ساتھ منصوب ہے۔

سوالات

① تمییز کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں۔

② تمییز کی کتنی اقسام ہیں؟

③ تمییزِ ذات کی تعریف کریں۔

④ تمییزِ نسبت کی تعریف بیان کریں۔

⑤ تمییزِ ذات کا دوسرا نام بیان کریں۔

⑥ تمییزِ نسبت کا دوسرا نام بیان کریں۔

⑦ تمییزِ ذات سے پہلے کون سی چیز واقع ہوتی ہے؟

⑧ تمییزِ ذات کی تین مختلف مثالیں بیان کریں اور ہر ایک کی ترکیب کریں۔

⑨ تمییزِ نسبت محوّل کی کتنی اقسام ہیں؟

⑩ تمییزِ محوّل عن الفاعل، عن المفعول اور محوّل عن المبتداء کی مثال بیان کریں۔

⑪ تمییزِ نسبت غیر محوّل کی مثال بیان کریں۔

⑫ تمییز کی شرائط بیان کریں۔

⑬ اس بات کا کیا مطلب ہے ''تمییز کلام کے مکمل ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے''؟

⑭ ایسی تمییز کی مثال بیان کریں جس کے آگے تمییز ہو۔

استثناء کا بیان

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْاسْتِثْنَاء** ﴾ وَ حُرُوْفُ الْإِسْتِثْنَاءِ ثَمَانِيَةٌ وَ هِيَ اِلَّا وَ غَيْرٌ، وَ سِوَى، وَ سُوَى، وَ سَوَاءٌ، وَ خَلَا، وَ عَدَا، وَ حَاشَا.

﴿ استثناء کا بیان ﴾ حروف استثناء آٹھ ہیں اور وہ اِلَّا ، غَيْرٌ ، سِوَى ، سُوَى ، سَوَاءٌ ، خَلَا ، عَدَا اور حَاشَا ہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

استثناء کا لغوی معنی مُطْلَقُ الْإِخْرَاجِ (مطلق طور پر کسی چیز کو نکال دینا)۔

نحویوں کی اصطلاح میں استثناء کی تعریف ہے:

اَلْإِخْرَاجُ بِاِلَّا اَوْ اِحْدَى اَخَوَاتِهَا لِشَيْءٍ لَوْ لَا ذَالِكَ الْإِخْرَاجُ لَكَانَ دَاخِلًا فِيْمَا قَبْلَ الْأَدَاةِ.

''استثناء سے یہ مراد ہے کہ ''اِلَّا'' یا اس کے مشابہات میں سے کسی کے ساتھ چیز کو نکال دینا اگر یہ اخراج نہ ہوتا تو وہ چیز ضرور حرفِ استثناء کے ماقبل میں داخل ہوتی''۔

جس طرح ﴿ نَجَحَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا عَامِرًا ﴾ شاگرد کامیاب ہوگئے مگر عامر۔ آپ نے ﴿ اِلَّا عَامِرًا ﴾ کہہ کے شاگردوں میں سے ایک عامر کو نکال دیا اگر یہ اخراج نہ ہوتا تو عامر ضرور دوسرے تمام کامیاب ہونے والے شاگردوں میں شامل ہوتا۔

استثناء کے حروف بہت تعداد میں ہیں مگر مؤلف نے ان میں سے آٹھ کا ذکر

کیا ہے جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے ان کی تین قسمیں ہیں۔

نوع اوّل: وہ جو ہمیشہ حرف ہو وہ ﴿ اِلَّا ﴾ ہے۔

نوع ثانی: جو ہمیشہ اسم ہوتے ہیں اور وہ چار ہیں: ﴿ سِوٰی ﴾ سین کے کسرہ اور الف مقصورہ کے ساتھ' ﴿ سُوٰی ﴾ سین کے ضمہ اور الف مقصورہ کے ساتھ۔ ﴿ سَوَاءٌ ﴾ سین کے فتحہ اور الف ممدودہ کے ساتھ اور ﴿ غَيْرٌ ﴾۔

نوع ثالث: جو کبھی حرف ہوتے ہیں اور کبھی فعل۔ یہ تین لفظ ہیں: ﴿ خَلَا ﴾، ﴿ عَدَا ﴾ اور ﴿ حَاشَا ﴾۔

اِلَّا کے مستثنیٰ کا حکم

قَال:

فَالْمُسْتَثْنٰی بِإِلَّا يُنْصَبُ إِذَا كَانَ الْكَلَامُ تَامًّا مُوجِبًا نَحْوُ "قَامَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا" وَ "خَرَجَ النَّاسُ إِلَّا عَمْرًا" وَ إِنْ كَانَ الْكَلَامُ مَنْفِيًّا تَامًّا جَازَ فِيهِ الْبَدَلُ وَالنَّصْبُ عَلَى الْإِسْتِثْنَاءِ نَحْوُ "مَا قَامَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدٌ" وَ "إِلَّا زَيْدًا" وَ إِنْ كَانَ الْكَلَامُ نَاقِصًا كَانَ عَلٰى حَسَبِ الْعَوَامِلِ نَحْوُ "مَا قَامَ إِلَّا زَيْدٌ" وَ "مَا ضَرَبْتُ إِلَّا زَيْدًا" وَ "مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ".

جب کلام تام اور موجب ہو تو "اِلَّا" کے ساتھ مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ جس طرح: قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (قوم کھڑی ہوئی مگر زید) اور خَرَجَ النَّاسُ اِلَّا عَمْرًا (لوگ نکلے مگر عمرو)۔ اور اگر کلام منفی اور تام ہو تو اس میں بدل اور استثناء کی بنیاد پر نصب جائز ہوگا جس طرح مَا قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدٌ یا اِلَّا زَيْدًا (نہیں کھڑی ہوئی قوم مگر زید کھڑا ہوا) اور اگر کلام ناقص ہو تو وہ مستثنیٰ عامل کے مطابق ہوگا جس طرح مَا قَامَ اِلَّا زَيْدٌ (نہیں کھڑا ہوا مگر زید)'

مَا ضَرَبْتُ اِلَّا زَيْدًا (نہیں میں نے مارا مگر زید کو)، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ (نہیں میں گزرا مگر زید کے پاس سے)۔

وَ اَقُوْلُ:

جان لیں کہ اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے اسم کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: استثناء کی بنا پر نصب۔

دوسری حالت: اِلَّا کے ماقبل کا اتباع جائز ہوگا اس بنیاد پر کہ وہ اس کا بدل ہے اس کے ساتھ ساتھ استثناء کی بنیاد پر مستثنیٰ کا نصب بھی جائز ہوگا۔

تیسری حالت: اس کو اِلَّا کے قبل مذکور عامل کے تقاضا کے مطابق جاری کرنے کا وجوب' اس کی وضاحت یہ ہے کہ اِلَّا سے پہلے والی کلام یا تو وہ تام موجب ہوگی یا تام منفی ورنہ وہ ناقص ہوگی اور وہ اس وقت منفی ہی ہوگی۔ کلام سابق کے تام ہونے کا یہ معنی ہے کہ اس میں مستثناء مذکور ہو اور اس کے ناقص ہونے کا مطب یہ ہے کہ اس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو' اس کے موجب ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس سے پہلے نفی یا شبہ نفی نہ ہو شبہ نفی نہی اور استفہام ہیں۔ منفی ہونے کا یہ معنی ہے کہ اس سے پہلے ان اشیاء نفی نہی استفہام میں سے کوئی ایک ہو اگر کلام سابق تام اور موجب (مثبت) ہو تو اِلَّا کے بعد والے اسم کو استثناء کی وجہ سے نصب دینا واجب ہے۔ جس طرح:

﴿ قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا ﴾ قوم کھڑی ہوئی مگر زید۔

اور آپ کی بات:

﴿ خَرَجَ النَّاسُ اِلَّا عَمْرًا ﴾ لوگ نکلے مگر عمرو (نہیں نکلا)۔

ان دونوں جملوں میں ﴿ زَيْدًا ﴾ اور ﴿ عَمْرًا ﴾ کلام تام سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ مستثنیٰ منہ ﴿ اَلْقَوْمُ ﴾ مذکور ہے' پہلے جملے میں اور ﴿ اَلنَّاسُ ﴾ دوسرے جملے میں اس کے ساتھ ساتھ کلام بھی موجب ہے کیونکہ اس سے پہلے نفی یا شبہ نفی نہیں ہے تو ان

دونوں کو نصب واجب ہوا' اور یہ پہلی حالت ہے۔

اور اگر کلام سابق تام منفی ہو تو اس میں بدلیت کی بنیاد پر اتباع جائز ہے یا استثناء کی بنا پر نصب جس طرح:

﴿ مَا قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدٌ ﴾ قوم کھڑی نہیں ہوئی مگر زید۔

زید کلام تام سے مستثنیٰ ہے کیونکہ مستثنیٰ منہ ﴿ الْقَوْمُ ﴾ مذکور ہے اس کے ساتھ ساتھ کلام بھی منفی ہے کیونکہ ﴿ مَا ﴾ نافیہ پہلے مذکور ہے لہٰذا اس میں اتباع جائز ہے' آپ رفع کے ساتھ ﴿ اِلَّا زَيْدٌ ﴾ کہہ سکتے ہیں کیونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے اور مرفوع کا بدل مرفوع ہوتا ہے اور قلیل طور پر استثناء کی بنیاد پر نصب بھی جائز ہوگا لہٰذا آپ کہہ سکتے ہیں ﴿ اِلَّا زَيْدًا ﴾ اور یہ دوسری حالت کی وضاحت ہے اور اگر کلام سابق ناقص اور منفی ہی ہو تو مستثنیٰ الا کے ماقبل عامل کے تقاضا کے موافق ہوگا۔

لہٰذا اگر عامل فاعلیت کی بنیاد پر رفع کا تقاضا کرے گا تو آپ مستثنیٰ کو اس بناء پر رفع دیں گے جس طرح:

﴿ مَا حَضَرَ اِلَّا عَلِيٌّ ﴾ نہیں حاضر ہوا مگر علی (حاضر ہوا)۔

اور اگر عامل مفعولیت کی بنیاد پر نصب کا تقاضا کرے تو آپ مستثنیٰ کو اس وجہ سے نصب دیں گے جس طرح:

﴿ مَا رَأَيْتُ اِلَّا عَلِيًّا ﴾ نہیں میں نے دیکھا مگر علی کو۔

اور اگر عامل حروف جر میں سے کسی حرف کے ساتھ جر کا تقاضا کرے تو آپ اس بنیاد پر اس کو جر دیں گے جس طرح:

﴿ مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ ﴾ نہیں میں گزرا مگر زید کے ساتھ۔

اور یہ تیسری حالت کی وضاحت ہے۔

غَیْرٌ اور اس کے متشابہات کے ساتھ مستثنیٰ

قَالَ:

وَالْمُسْتَثْنٰی بِسِوٰی، وَ سُوٰی، وَ سَوَاءٍ وَ غَیْرٍ مَجْرُوْرٌ لَا غَیْرُ.

''سِوٰی، سُوٰی، سَوَاءٌ اور غَیْرٌ کے ساتھ مستثنیٰ مجرور ہی ہوگا''۔

وَ اَقُوْلُ:

ان چاروں حروف میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہونے والے اسم کو اس کی طرف حرف کی اضافت کی وجہ سے جر دینا واجب ہوتا ہے اور وہ حرف استثناء پہلے گزری تفصیل کے مطابق اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے اسم کا حکم خود لے گا لہٰذا اگر کلام تام موجب ہو تو آپ اس حرفِ استثناء کو استثناء کی بنا پر وجوباً نصب دے دیں جس طرح:

﴿ قَامَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ﴾

قوم کھڑی ہوئی زید کے علاوہ۔

اور اگر کلام تام منفی ہو تو آپ اس کو ماقبل کا تابع بنا دیں یا اس کو نصب دے دیں جس طرح:

﴿ مَا یَزُوْرُنِی اَحَدٌ غَیْرُ الْاَخْیَارِ ﴾ اَوْ ﴿ غَیْرَ الْاَخْیَارِ ﴾

میری ملاقات کوئی نہیں کرتا علاوہ اپنوں کے۔

اور اگر کلام ناقص منفی ہو تو آپ اس حرف کو عوامل کے مطابق جاری کر دیں جس طرح:

﴿ لَا تَتَّصِلْ بِغَیْرِ الْاَخْیَارِ ﴾

تو اچھے لوگوں کے علاوہ کسی سے نہ مل۔

عَدَا اور اس کے نظائر کا مستثنیٰ

قَالَ:

وَالْمُسْتَثْنٰی بِخَلَا وَ عَدَا، وَ حَاشَا یَجُوْزُ نَصْبُهٗ وَ جَرُّهٗ نَحْوُ "قَامَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا، وَ زَیْدٍ" وَ "عَدَا عَمْرًا، وَ عَمْرٍ" وَ "حَاشَا بَکْرًا، وَ بَکْرٍ.

''خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے ساتھ مستثنیٰ کو نصب اور جر دینا جائز ہوتا ہے جس طرح قَامَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا یا زَیْدٍ (قوم کھڑی ہوئی زید کے علاوہ) وَ عَدَا عَمْرًا یا عَمْرٍ اور حَاشَا بَکْرًا یا بَکْرٍ''۔

وَ اَقُوْلُ:

آپ کے لئے یہ بات جائز ہے کہ ان حروف ثلاثہ خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے بعد آنے والے اسم کو نصب دیں یا جر دے دیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ یہ الفاظ کبھی افعال اور کبھی حروف استعمال ہوتے ہیں جس طرح پہلے بیان ہوا۔ اگر آپ ان کو افعال خیال کریں تو ان کے مابعد کو مفعول کی بنیاد پر نصب دیں گے فاعل ان میں وجوباً ضمیر مستتر ہوگی اور اگر آپ ان کو حروف سمجھ لیں تو آپ ان کے مابعد کو ان کے ساتھ مجرور ہونے کی وجہ سے جر دیں گے۔

یہ جواز ان سے پہلے ﴿ مَا ﴾ مصدریہ کے واقع نہ ہونے کی صورت میں ہے اگر ما مصدریہ ان میں سے کسی ایک سے پہلے واقع ہو تو ان کے مابعد کو نصب دینا واجب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر وہ ﴿ مَا ﴾ ان سے پہلے موجود ہوگا تو وہ ضرور افعال ہوں گے جس طرح ﴿ قَامَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٌ ﴾ کھڑی ہوئی قوم علاوہ زید کے۔

اس مثال میں ﴿ زَیْدٌ ﴾ پر نصب اور جر دونوں جائز ہے۔ جبکہ ﴿ قَامَ الْقَوْمُ مَا خَلَا زَیْدًا ﴾ میں ﴿ زَیْدٌ ﴾ پر صرف نصب جائز ہوگا۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَعْلَمُ

سوالات

① استثناء کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں۔
② حروفِ استثناء کون سے ہیں؟
③ حروفِ استثناء کتنی اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں؟
④ اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے اسم کی کتنی حالتیں ہیں؟
⑤ اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے اسم پر نصب کب واجب ہوگی؟
⑥ اِلَّا اور اس کے اتباع کے بعد واقع ہونے والے اسم اپنے ماقبل کی وجہ سے کب منصوب ہوگا؟
⑦ کلام کے تام ہونے کا کیا معنی ہے؟
⑧ کلام کے منفی ہونے کا کیا مطلب ہے؟
⑨ سِوٰی کے بعد واقع ہونے والے اسم کا کیا حکم ہے؟
⑩ سَوَاء کو اعراب کس طرح دیا جاتا ہے؟
⑪ خَلَا کے بعد واقع ہونے والے اسم کا کیا حکم ہے؟

لَا کو اِنَّ جیسا عمل دینے کی شرائط

قَالَ:

﴿ **بَابُ "لَا"** ﴾ اِعْلَمْ اَنَّ "لَا" تَنْصِبُ النَّكِرَاتِ بِغَيْرِ تَنْوِيْنٍ اِذَا بَاشَرَتِ النَّكِرَةَ وَلَمْ تَتَكَرَّرْ "لَا" نَحْوُ "لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ".

﴿ "لَا" کا بیان ﴾ جان لیں کہ لَا نکرہ کو تنوین کے بغیر نصب دیتا ہے یہ اس وقت ہوگا کہ جب "لَا" نکرہ کے ساتھ متصل ہو اور مکرر نہ ہو جس طرح: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ"۔

اس کا یہ عمل وجوبی طور پر چار شرائط کے ساتھ ہوتا ہے:

① یہ کہ اس کا اسم نکرہ ہو۔

② اسم اس کے ساتھ متصل ہو یعنی "لَا" اور اس کے اسم کے درمیان خبر بھی فاصل نہ ہو۔

③ اس کی خبر بھی نکرہ ہو۔

④ "لَا" مقرر نہ ہو۔

معلوم ہونا چاہئے کہ "لَا" کا اسم تین اقسام پر ہے۔ پہلی مفرد' دوسری نکرہ کی طرف مضاف' تیسری مشابہ بمضاف۔

اس باب اور منادیٰ کے باب میں مفرد سے مراد یہ ہے کہ وہ نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ۔مضاف اس لیے اس میں مثنٰی' جمع مکسر' جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم داخل رہیں گے۔

اس (لَا کے اسم) کا حکم یہ ہے کہ وہ جس چیز کے ساتھ منصوب ہو اس پر مبنی ہوگا جب اس کا نصب فتحہ کے ساتھ ہو تو وہ مبنی علی الفتح ہوگا جس طرح:

﴿ لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ ﴾ گھر میں کوئی مرد نہیں۔

اگر اس کا نصب یا کے ساتھ ہو یہ تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں ہوتا ہے تو وہ مبنی علی الیاء ہوگا۔ جس طرح:

﴿ لَا رَجُلَيْنِ فِي الدَّارِ ﴾ گھر میں دو آدمی نہیں ہیں۔

اور اگر اس کا نصب فتحہ کی جانب سے نیابت کے طور پر کسرہ کے ساتھ ہو اور یہ جمع مؤنث سالم میں ہوتا ہے تو وہ مبنی علی الکسر ہوگا۔ جس طرح:

﴿ لَا صَالِحَاتِ الْيَوْمَ ﴾ آج کے دن کوئی نیک عورتیں نہیں۔

نکرہ کی طرف مضاف اسم فتحہ ظاہرہ یا اس کے قائم مقام کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ جس طرح:

﴿ لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَمْقُوتٌ ﴾ کوئی طالب علم مبغوض نہیں ہے۔

مشابہ مضاف:

جس کے ساتھ معنی کو پورا کرنے والی کوئی چیز ملی ہو یہ حکم میں مضاف کی طرف ہے یعنی فتحہ کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ جس طرح:

﴿ لَا مُسْتَقِيمًا حَالُهُ بَيْنَ النَّاسِ ﴾ ان کی حالت لوگوں کے درمیان درست نہیں ہے۔

"لَا" کا تکرار

قَالَ:

فَإِنْ لَمْ تُبَاشِرْهَا وَجَبَ الرَّفْعُ وَ وَجَبَ تَكْرَارُ "لَا" نَحْوُ، "لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ" فَإِنْ تَكَرَّرَتْ جَازَ إِعْمَالُهَا وَ إِلْغَاءُهَا فَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ "لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ" وَ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ "لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ".

"اگر لَا نکرہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو تو رفع واجب ہوگا اور لَا کا تکرار بھی

واجب ہوگا جس طرح لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَ لَا اِمْرَأَةٌ (نہیں ہے گھر میں کوئی آدمی اور نہ ہی عورت) اگر لَا مکرر ہو تو اس وقت ("لَا" کا) عمل دینا اور عمل نہ دینا جائز ہے اگر آپ چاہیں تو اس طرح کہیں۔ لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا اِمْرَأَةَ (نہیں ہے کوئی مرد گھر میں اور نہ ہی کوئی عورت) اور اگر آپ چاہیں تو اس طرح کہیں لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا اِمْرَأَةٌ (گھر میں کوئی مرد نہیں اور نہ ہی کوئی عورت)"۔

وَ اَقُوْلُ:

آپ نے جان لیا کہ ﴿ اِنَّ ﴾ کے عمل کی طرح ﴿ لَا ﴾ کے وجوب عمل کی چار شرطیں ہیں یہاں اس چیز کا حکم بیان کیا جا رہا ہے کہ جب سابقہ چار شرطوں میں سے کسی شرط میں خلل واقع ہو تو کیا کرنا چاہیے اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب لَا کے بعد معرفہ واقع ہو تو لَا کا عمل نہ دینا اور لَا کا تکرار واجب ہوگا۔ جس طرح ﴿ لَا مُحَمَّدٌ زَارَنِيْ وَلَا بَكْرٌ ﴾ نہ محمد نے میری زیارت کی اور نہ ہی بکر نے۔ اور جب لا اور اس کے اسم کے درمیان کوئی فاصل واقع ہو جائے تو اسی طرح اس کا الغاء (عمل نہ دینا) اور تکرار واجب ہو جائے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴾ [سورة الصّٰفّٰت: ٤٧]

"نہ اس میں سر چکراتا ہے اور نہ وہ اس کو پی کر بہکیں گے"۔

﴿ غَوْلٌ ﴾ مبتداء مؤخر ﴿ فِيهَا ﴾ محذوف کے ساتھ متعلق خبر مقدم۔ ﴿ لَا ﴾ نافیہ مہملہ (ملغی) جب "لا" کا تکرار ہو تو اس کا عمل دینا واجب نہیں بلکہ اس کا عمل دینا باقی شروط کے مکمل ہونے کے ساتھ جائز ہوتا ہے اس کا عمل نہ دینا بھی جائز ہوتا ہے عمل دینے کی صورت میں آپ کہیں گے:

﴿ لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا اِمْرَأَةَ ﴾

نہیں ہے کوئی مرد گھر میں اور نہ ہی کوئی عورت۔

﴿ رَجُلَ ﴾اور﴿ اِمْرَأَۃَ ﴾کے فتحہ کے ساتھ اور عمل نہ دینے کی صورت میں:

﴿ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا اِمْرَأَۃٌ ﴾

نہیں ہے کوئی مرد گھر میں اور نہ ہی کوئی عورت۔

﴿ رَجُلٌ ﴾اور﴿ اِمْرَأَۃٌ ﴾کے رفع کے ساتھ۔

سوالات

① لَا نفی جنس کیا عمل کرتا ہے؟

② لَا نفی جنس کے عمل کے واجب ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

③ لَا کا اسم کتنی اقسام میں تقسیم ہوتا ہے؟

④ لَا کے اسمِ مفرد کا کیا حکم ہے؟

⑤ منادیٰ اور لَا کے باب میں مفرد سے کیا مراد ہے؟

⑥ لَا کا اسم جب مضاف ہو یا شبہ مضاف ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

⑦ جب لَا نفی جنس میں تکرار ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

⑧ جب لَا نفی کے بعد معرفہ واقع ہو تو اس کا حکم کیا ہے؟

⑨ جب لَا نفی اور اس کے اسم کے درمیان کوئی فاصل آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

منادیٰ

قَالَ:

﴿ بَابُ الْمُنَادٰی ﴾ اَلْمُنَادٰی خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ : اَلْمُفْرَدُ الْعَلَمُ ، وَالنَّكِرَةُ الْمَقْصُوْدَةُ وَالنَّكِرَةُ غَيْرُ الْمَقْصُوْدَةِ وَالْمُضَافُ وَالشَّبِيْهُ بِالْمُضَافِ.

﴿ منادیٰ کا بیان ﴾ منادیٰ کی پانچ قسمیں ہیں: علمِ مفرد، نکرہ مقصودہ، نکرہ غیر مقصودہ، مضاف اور شبیہ بالمضاف"۔

وَ اَقُوْلُ:

منادیٰ کا لغوی معنی ہے ﴿ اَلْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ مُطْلَقًا ﴾ جس کو مطلق طور پر اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہو۔

نحاۃ کی اصطلاح میں منادیٰ سے مراد وہ ہے کہ حرف "یاء" اور اس کے نظائر کے ساتھ اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا مقصود ہو۔ "یاء" کے نظائر یہ ہیں ہمزہ جس طرح: ﴿ أَزَيْدُ أَقْبِلْ ﴾ اے زید متوجہ ہو، ﴿ أَيْ ﴾ جس طرح ﴿ أَيْ اِبْرَاهِيْمُ تَفَهَّمْ ﴾ اے ابراہیم! آہستہ آہستہ سمجھ۔ ﴿ ايا ﴾ جس طرح:

اَيَا شَجَرَ الْخَابُوْرِ مَالَكَ مُوْرِقًا
كَاَنَّكَ لَمْ تَجْزَعْ عَلَى ابْنِ طَرِيْفٍ

"اے خابور کے درخت تجھے کیا ہے کہ تجھ پر پتے نکلے ہوئے ہیں۔ جس طرح تو ابن طریف پر غمگین ہوا ہی نہیں"۔

اور ﴿ هيا ﴾ جس طرح ﴿ هَيَا مُحَمَّدُ تَعَالَ ﴾ اے محمد آ تو۔

پھر منادیٰ کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) **مفرد علم:** لَا کے باب میں مفرد کی تعریف گزر چکی ہے اس کی مثال ﴿ یَا مُحَمَّدُ ﴾ اے محمد! ﴿ یَا فَاطِمَةُ ﴾ اے فاطمہ! ﴿ یَا مُحَمَّدَانِ ﴾ اے دونوں محمد! ﴿ یَا فَاطِمَتَانِ ﴾ اے دونوں فاطمہ! ﴿ یَا مُحَمَّدُوْنَ ﴾ اے تمام محمد (نامی آدمیوں)! ﴿ یَا فَاطِمَاتُ ﴾ اے فاطمہ (نامی تمام) عورتو!

(۲) **نکرہ مقصودہ:** وہ ہے جس کو بول کر کوئی ایک معین چیز مراد لی جائے کہ اس لفظ کا اس پر اطلاق بھی صحیح ہو جس طرح ﴿ یَا ظَالِمُ ﴾ اے ظالم! جب آپ ایک معین شخص مراد رکھیں۔

(۳) **نکرہ غیر مقصودہ:** جس کو بول کر کوئی غیر معین چیز مراد لی جائے جس طرح کوئی واعظ کہے ﴿ یَا غَافِلًا تَنَبَّهْ ﴾ اے غافل! متنبہ ہو۔ اس کی مراد واحد معین شخص نہیں بلکہ اس کی مراد ہر وہ شخص ہے کہ جس پر اس لفظ ﴿ غَافِل ﴾ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

(۴) **مضاف:** جس طرح ﴿ یَا طَالِبَ الْعِلْمِ اجْتَهِدْ ﴾ اے طالب علم محنت کر۔

(۵) **مشابہ مضاف:** جس کے ساتھ اس کا معنیٰ مکمل کرنے والی چیز ملی ہوئی ہو خواہ وہ متصل اس کے ساتھ مرفوع ہو جس طرح ﴿ یَا حَمِیْدًا فِعْلُهٗ ﴾ اے وہ شخص جس کا کام اچھا ہے۔ یا منصوب ہو جس طرح ﴿ یَا حَافِظًا دَرْسَهٗ ﴾ اے وہ شخص جو اپنا سبق یاد کرنے والا ہے۔ یا ایسے حرف جر کے ساتھ مجرور ہو کہ وہ اس کا متعلق ہو جس طرح ﴿ یَا مُحِبًّا لِلْخَیْرِ ﴾ اے بھلائی سے محبت کرنے والے آدمی۔

مفرد علم کا اعراب

قَالَ:

فَاَمَّا الْمُفْرَدُ الْعَلَمُ وَالنَّكِرَةُ الْمَقْصُوْدَةُ فَیُبْنَیَانِ عَلَی الضَّمِّ مِنْ غَیْرِ تَنْوِیْنٍ نَحْوُ "یَا زَیْدُ" وَ "یَا رَجُلُ" وَالثَّلَاثَةُ الْبَاقِیَةُ مَنْصُوْبَةٌ

لَا غَیْرٌ.

''مفرد علم اور نکرہ مقصودہ یہ دونوں تنوین کے بغیر مبنی علی الضم ہوتے ہیں جس طرح یَا زَیْدُ (اے زید) اور یَا رَجُلُ (اے آدمی) اور باقی تینوں صرف منصوب ہوتے ہیں''۔

وَ اَقُوْلُ:

جب منادیٰ مفرد ہو یا نکرہ مقصودہ تو وہ جس چیز کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں اسی پر مبنی ہوتے ہیں اگر وہ ضمہ کے مرفوع ہوتے ہیں تو وہ مبنی علی الضم ہوں گے مثال یَا مُحَمَّدُ، یَا فَاطِمَةُ، یَا رَجُلُ، یَا فَاطِمَاتُ اور اگر ضمہ کے نائب الف کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں مثنیٰ میں اسی طرح ہوتا ہے تو وہ مبنی علی الالف ہوں گے جس طرح یَا مُحَمَّدَانِ، یَا فَاطِمَتَانِ، اور اگر ضمہ کے نائب واؤ کے ساتھ مرفوع ہوتے ہیں جس طرح جمع مذکر سالم میں ہوتا ہے تو وہ مبنی علی الواؤ ہوں گے جس طرح یَا مُحَمَّدُوْنَ۔

اگر نکرہ غیرہ مقصودہ ہے یا مضاف یا مشابہ مضاف ہے تو وہ فتحہ کے ساتھ یا اس کے قائم مقام کے ساتھ منصوب ہوگا۔ جس طرح:

﴿ یَا جَاهِلًا تَعَلَّمْ ﴾

اے جاہل تعلیم حاصل کر۔

﴿ یَا كَسُوْلًا اَقْبِلْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ ﴾

اے سست اس چیز کی طرف متوجہ ہو جو تجھے فائدہ دے۔

﴿ یَا رَاغِبَ الْمَجْدِ اِعْمَلْ لَهٗ ﴾

اے بزرگی چاہنے والے اس کے لیے عمل کر۔

﴿ یَا مُحِبَّ الرِّفْعَةِ ثَابِرْ عَلَی السَّعْیِ ﴾

قدر و منزلت کی بلندی چاہنے والے محنت پر ہمیشگی اختیار کر۔

﴿ يَا رَاغِبًا فِي السُّؤْدَدِ لَا تَضْجَرْ مِنَ الْعَمَلِ ﴾

اے سرداری کے طالب کام سے تنگدل نہ ہوا کر۔

﴿ يَا حَرِيْصًا عَلَى الْخَيْرِ اِسْتَقِمْ ﴾

اے خیر کے چاہنے والے استقامت اختیار کر۔

سوالات

① منادی کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں۔

② حروفِ نداء کون سے ہیں؟

③ ہر حرفِ نداء کی مثال بیان کریں اور بتائیں منادیٰ کی کتنی اقسام ہیں؟

④ مفرد کی تعریف کریں اور اس کی دو مثالیں بیان کریں۔

⑤ نکرہ مقصودہ کی تعریف کریں اور مثال بیان کریں۔

⑥ شبیہ بالمضاف کی تعریف کریں؟

⑦ شبیہ بالمضاف کتنی انواع میں منقسم ہوتا ہے؟ ہر ایک کی مثال بیان کریں۔

⑧ منادیٰ مفرد کا کیا حکم ہے؟

⑨ منادی مضاف کا کیا حکم ہے؟

⑩ منادیٰ کی پانچوں اقسام میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کریں اور ان میں سے ایک ایک کی ترکیب کریں۔

مفعول لہ

قَالَ:

﴿ بَابُ الْمَفْعُوْلِ مِنْ اَجْلِهٖ ﴾ وَهُوَ الْاِسْمُ ، الْمَنْصُوْبُ الَّذِیْ يُذْكَرُ بَيَانًا لِسَبَبِ وُقُوْعِ الْفِعْلِ، نَحْوُ قَوْلِكَ "قَامَ زَيْدٌ اِجْلَالًا لِعَمْرٍو" وَ قَصَدْتُّكَ اِبْتِغَاءَ مَعْرُوْفِكَ.

﴿ مفعول لاجلہ کا بیان ﴾ وہ ایسا اسم منصوب ہے جس کو فعل کے واقع ہونے کے سبب کو بیان کرنے کے لئے ذکر کیا جاتا ہے جس طرح قَامَ زَيْدٌ اِجْلَالًا لِعَمْرٍو (زید کھڑا ہوا عمرو کے لئے اس کی بزرگی کی وجہ سے) اور قَصَدْتُّكَ اِبْتِغَاءَ مَعْرُوْفِكَ (میں نے تیری پہچان کی خاطر قصد کیا)۔

وَ اَقُوْلُ:

مفعول مِنْ اَجْلِهٖ ، اس کو مفعول لِاَجْلِهٖ اور مفعول لہ بھی کہا جاتا ہے۔

نحویوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم منصوب ہے جو فعل کے واقع ہونے کا سبب بیان کرنے کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿ اَلْاِسْمُ ﴾ صریح اور مؤول بالصریح دونوں کو شامل ہے۔

مفعول لہ واقع ہونے والے اسم میں پانچ چیزوں کا جمع ہونا لازمی ہے۔

① وہ مصدر ہو۔

② وہ قلبی ہو۔ اس کے قلبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کا تعلق ان اعمال وافعال سے نہ ہو جن کا تعلق جوارح (اعضاء) جس طرح ہاتھ اور زبان سے ہے۔ مثال کے طور پر ﴿ قِرَاءَةٌ ﴾ پڑھنا' ﴿ ضَرْبٌ ﴾ مارنا۔

③ وہ اپنے ماقبل کے لئے علت وسبب ہو۔

④ بیک وقت اپنے عامل کے ساتھ متحد ہو۔

⑤ اپنے عامل کے ساتھ فاعل میں متحد ہو۔

ان مذکورہ شرائط کے جامع اسم کی مثال:

﴿ ضَرَبْتُ اِبْنِی تَأْدِیبًا ﴾ میں نے اپنے بیٹے کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔

میں ﴿ تَأْدِیبًا ﴾ ہے' یہ مصدر ہے' قلبی ہے' کیونکہ یہ جوارح کے اعمال سے نہیں ہے۔ ﴿ ضَرْب ﴾ کے لئے علت وسبب ہے۔ ﴿ ضَرَبْتُ ﴾ کے ساتھ زمانہ میں متحد ہے اور فاعل میں بھی متحد ہے۔

جس اسم میں یہ تمام شرائط موجود ہوں اس میں دو امر جائز ہیں نصب اور تعلیل پر دلالت کرنے والے حروف جر میں سے کسی حرف' جس طرح لام' کے ساتھ جر۔

مفعول لِاَجْلِهٖ واقع ہونے والے اسم کی تین حالتیں ہیں؛ پہلی یہ کہ وہ ''ال'' کے ساتھ متصل ہو۔ دوسری وہ مضاف ہو۔ تیسری وہ ''اَل'' اور اضافت سے مجرد (خالی) ہو۔

ان تینوں حالتوں میں اس پر نصب اور حرفِ جر کے ساتھ جر جائز ہے۔ مگر کبھی دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت راجح ہوگی اور کبھی جواز میں دونوں برابر ہوں گی۔

اگر ''اَل'' کے ساتھ متصل ہو تو تعلیل پر دلالت کرنے والے حرف جر کے ساتھ اکثر مجرور اور قلیل طور پر منصوب ہوتا ہے جس طرح:

﴿ ضَرَبْتُ اِبْنِی لِلتَّأْدِیبِ ﴾ میں اپنے بیٹے کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔

اگر مضاف ہو تو حرف جر کے ساتھ مجرور اور منصوب ہونا برابر ہے۔ جس طرح:

﴿ زُرْتُكَ مَحَبَّةَ اَدَبِكَ ﴾ یا ﴿ زُرْتُكَ لِمَحَبَّةِ اَدَبِكَ ﴾

میں نے تیرے ادب کی محبت کے لئے تیری زیارت کی۔

حرفِ جر کے ساتھ اور اگر ''اَل'' اور اضافت سے خالی ہو تو اکثر طور پر منصوب اور قلیل طور پر مجرور رہوتا ہے۔ جس طرح:

﴿ قُمْتُ اِجْلَالًا لِلْاُسْتَاذِ ﴾ میں استاد کی بزرگی کے لئے کھڑا ہوا۔ واللہ اعلم

سوالات

① مفعول لِاَجْلِہٖ کی تعریف کریں۔

② اس اسم کی شرائط بیان کریں جو مفعول لِاَجْلِہٖ واقع ہوتا ہے؟

③ مفعول لہ واقع ہونے والے اسم کی کتنی حالتیں ہیں؟

④ اس مفعول لہ کا کیا حکم ہے جو ''اَل'' اور مضاف سے ملا ہوا ہو؟

⑤ مفعول لِاَجْلِہٖ کی تین مثالیں اس شرط کے ساتھ بیان کریں کہ پہلا ''اَل'' کے ساتھ دوسرا مضاف کے ساتھ ملا ہوا ہو اور تیسرا ''اَل'' اور اضافت سے خالی ہو۔ اور ہر ایک کی ترکیب کریں؟ اور ہر مثال میں اعراب کے جواز کی صورتیں بیان کریں اور اگر ان میں سے کوئی راجح ہے تو وہ بھی بیان کریں۔

مفعول معہ

قَالَ:

﴿ **بَابُ الْمَفْعُوْلِ مَعَهُ** ﴾ وَهُوَ الْاِسْمُ الْمَنْصُوْبُ الَّذِیْ يُذْكَرُ لِبَيَانِ مَنْ فُعِلَ مَعَهُ الْفِعْلُ نَحْوُ قَوْلِكَ "جَاءَ الْاَمِيْرُ وَالْجَيْشَ" وَ "اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ".

﴿ مفعول معہ کا بیان ﴾ ایسا اسم منصوب کہ جس کی معیت میں کام ہوا ہو اس کی وضاحت کے لئے ذکر کیا جائے جس طرح جَاءَ الْاَمِيْرُ وَالْجَيْشَ (آیا امیر اور لشکر) اور اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ (برابر ہوا پانی اور لکڑی)۔

وَ اَقُوْلُ:

نحویوں کے نزدیک مفعول معہ:

اَلْاِسْمُ الْفَضْلَةُ الْمَنْصُوْبُ بِالْفِعْلِ اَوْ مَا فِيْهِ مَعْنَی الْفِعْلِ وَ حُرُوْفُهُ الدَّالُّ عَلَی الذَّاتِ الَّتِیْ وَقَعَ الْفِعْلُ بِمُصَاحَبَتِهَا الْمَسْبُوْقُ بِوَاوٍ تُفِيْدُ الْمَعِيَّةَ نَصًّا.

''وہ اسم فضلہ جو فعل کے ساتھ منصوب ہو یا ایسے لفظ کے ساتھ کہ جس میں معنیٰ فعل اور حروفِ فعل موجود ہوں اور وہ اسم اس ذات پر دلالت کرنے والا ہو جس کی معیت میں وہ فعل واقع ہوا ہے اور اس سے پہلے ایسی ''واوٗ'' ہو جو بطورِ نص (صراحتاً) معیت کا فائدہ دے رہی ہو''۔

شرح ﴿ اَلْاِسْمُ ﴾ کا لفظ مفرد مثنیٰ، جمع مذکر ومؤنث سب کو شامل ہے۔ ﴿ اَلْاِسْمُ ﴾ سے مؤول نہیں بلکہ اسم صریح مراد ہے اس قید سے فعل حرف اور جملہ خارج ہو گئے۔

﴿ اَلْفَضْلَةُ ﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ کلام میں رکن نہ ہو یعنی نہ فاعل ہو نہ مبتداء اور نہ ہی خبر ہو۔ اس قید سے عمدہ خارج ہوا جس طرح:

﴿ اِشْتَرَكَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو ﴾ زید اور عمر نے شراکت کی۔

﴿ اَلْمَنْصُوْبُ بِالْفِعْلِ اَوْ مَا فِيْهِ مَعْنَى الْفِعْلِ وَ حُرُوْفِهٖ ﴾ یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مفعول معہ میں عامل دو قسم کا ہوتا ہے، اول فعل جس طرح:

﴿ حَضَرَ الْاَمِيْرُ وَالْجَيْشَ ﴾ امیر حاضر ہوا اور لشکر۔

ثانی وہ اسم جو فعل کے معنی پر دلالت کرنے والا ہو اور فعل کے حروف پر مشتمل ہو جس طرح:

﴿ اَلْاَمِيْرُ حَاضِرٌ وَالْجَيْشَ ﴾ امیر حاضر ہے اور لشکر (بھی حاضر ہے)۔

اور ہمارا قول:

﴿ اَلْمَسْبُوْقُ بِوَاوٍ هِيَ نَصٌّ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْمَعِيَّةِ ﴾ اس قید سے وہ اسم خارج ہوا کہ جس سے پہلے ایسی واؤ ہو جو معیت پر دلالت کرنے میں صریح نہ ہو مثلاً:

﴿ حَضَرَ مُحَمَّدٌ وَ خَالِدٌ ﴾ محمد اور خالد حاضر ہوئے۔

یہ بات جان لیں کہ واؤ کے بعد واقع ہونے والا اسم دو نوع پر ہوتا ہے:

① جس کا مفعول معہ کی بنیاد پر نصب متعین ہوتا ہے۔

② جس کا نصب اسی طرح جائز ہوتا ہے اور ماقبل پر معطوف ہونے کی وجہ سے اعراب میں اس کا اتباع بھی جائز ہوتا ہے۔

پہلی نوع کا محل یہ ہے کہ جب واؤ کے بعد کو اس کے ماقبل کے ساتھ حکم میں شریک قرار دینا درست نہ ہو جس طرح:

﴿ اَنَا سَائِرٌ وَالْجَبَلَ ﴾ میں چلا اور پہاڑ۔

﴿ ذَاكَرْتُ وَالْمِصْبَاحَ ﴾ میں نے مذاکرہ کیا اور چراغ۔

پہلی مثال میں ﴿ جَبَلَ ﴾ پہاڑ کو متکلم کے ساتھ چلنے میں شریک قرار دینا درست نہیں، اسی طرح دوسری مثال میں ﴿ مِصْبَاحَ ﴾ چراغ کی متکلم کے ساتھ مذاکرہ میں شراکت درست قرار نہیں دی جا سکتی۔ مؤلف نے اسی نوع کی مثال اس طرح پیش کی:

﴿ اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ ﴾ برابر ہوا پانی اور لکڑی۔

دوسری نوع کا محل یہ ہے کہ جب واؤ کے بعد کو اس کے ماقبل کے ساتھ حکم میں شریک قرار دینا صحیح ہو جس طرح ﴿ حَضَرَ عَلِيٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﴾ حاضر ہوا علی اور محمد' میں ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ کو مفعول کے طور پر نصب دینا جائز ہے اور ﴿ عَلِيٌّ ﴾ پر معطوف ہونے کی وجہ سے اس پر رفع بھی جائز ہے کیونکہ ''محمد'' کا ''علی'' کے ساتھ حاضر ہونے میں اشتراک جائز ہو سکتا ہے۔ مؤلف نے اس نوع کی مثال اس طرح بیان کی ہے:

﴿ جَاءَ الْاَمِیْرُ وَالْجَیْشَ ﴾ آیا امیر اور لشکر۔

سوالات

① مفعول معہ کی تعریف کریں۔
② یہاں اسم سے کیا مراد ہے؟
③ اَلْفَضْلَةُ سے کیا مراد ہے؟
④ مفعول معہ کی کتنی اقسام ہیں؟
⑤ اس مفعول معہ کی دو مثالیں بیان کریں جس میں نصب واجب ہے؟
⑥ اس مفعول معہ کی دو مثالیں بیان کریں جس یں نصب اور ماقبل کا اتباع جائز ہو؟
⑦ مؤلف کی بیان کردہ دونوں مثالوں کی ترکیب کریں اور وضاحت کریں کہ وہ مفعول معہ کی کس نوع سے ہیں؟

کَانَ کی خبر اور اِنَّ کا اسم

قَالَ:

وَ اَمَّا خَبَرُ "کَانَ" وَ اَخَوَاتِهَا وَاسْمُ "اِنَّ" وَ اَخَوَاتِهَا فَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُمَا فِي الْمَرْفُوْعَاتِ وَ كَذَالِكَ التَّوَابِعُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ هُنَاكَ.

"کَانَ اور اس کے مشابہات کی خبر اور اِنَّ اور اس کے نظائر کے اسم کا ذکر پہلے مرفوعات میں ہو چکا ہے اسی طرح توابع کا بیان بھی وہاں گزر چکا ہے"۔

وَ اَقُوْلُ:

اِنَّ اور اس کے نظائر کا اسم اور کَانَ اور اس کے مشابہات کی خبر جو کہ منصوبات سے ہے اسی طرح منصوب کا تابع ان سب کا بیان ان کے ابواب میں گزر چکا ہے اس لیے ان میں سے کسی چیز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اسماءِ مجرورات کا بیان

قَالَ:

﴿ بَابُ الْمَخْفُوْضَاتِ مِنَ الْاَسْمَاءِ ﴾ اَلْمَخْفُوْضَاتُ ثَلَاثَةُ اَنْوَاعٍ مَخْفُوْضٌ بِالْحَرْفِ وَ مَخْفُوْضٌ بِالْاِضَافَةِ وَ تَابِعٌ لِلْمَخْفُوْضِ.

﴿ اسماءِ مجرورات کا بیان ﴾ مجرورات کی تین انواع ہیں: (۱) مجرور بحرف (۲) مجرور باضافت (۳) مجرور کا تابع۔

وَ اَقُوْلُ:

اسم مجرور کی تین انواع ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو جر دینے والا یا تو حروف میں سے کوئی حرف ہوگا جن کا بیان کتاب کے شروع میں ہو چکا اور کچھ کا مؤلف ابھی ذکر کرنے والے ہیں جس طرح ﴿ أَشْفَقْتُ عَلَى خَالِدٍ ﴾ میں ﴿ خَالِدٍ ﴾ یہ ﴿ عَلَى ﴾ حرف جر کے ساتھ مجرور ہے یا پھر اس اسم کو جر دینے والی چیز اضافت ہوتی ہے یعنی اس سے پہلے اسم کی اس کی طرف اضافت۔ اضافت کا معنی نِسْبَةُ الثَّانِي لِلْاَوَّلِ یعنی دوسرے اسم کی پہلے اسم کی طرف نسبت ہو یا پھر اسم کو جر دینے والی یہ چیز ہوتی ہے کہ وہ اسم مجرور کا تابع ہے اس طرح کہ وہ اسم مجرور کی نعت (صفت) ہو جس طرح ﴿ اَخَذْتُ الْعِلْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْفَاضِلِ ﴾ میں نے علم محمد سے حاصل کیا جو کہ فاضل ہے' میں ﴿ اَلْفَاضِلِ ﴾ ہے یا اسم مجرور پر معطوف ہو جس طرح ﴿ مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ وَ خَالِدٍ ﴾ میں محمد کے پاس سے گزرا اور خالد کے' میں ﴿ خَالِدٍ ﴾ ہے یا ان دونوں کے علاوہ توابع میں سے کوئی تابع ہو جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔

حرف کے ساتھ مجرور

قَالَ:

فَاَمَّا الْمَخْفُوْضُ بِالْحَرْفِ فَهُوَ مَا يُخْفَضُ بِمِنْ وَ اِلَى وَ عَنْ، وَ عَلَى، وَ فِيْ، وَ رُبَّ، وَالْبَاءِ، وَالْكَافِ، وَاللَّامِ، وَ حُرُوْفِ الْقَسَمِ وَهِيَ، الْوَاوُ، وَالْبَاءُ، وَالتَّاءُ، اَوْ بِوَاوِ رُبَّ، وَ بِمُذْ، وَ مُنْذُ.

''مجرور بحرف وہ ہے جو ان حروفِ جر کے ساتھ مجرور ہو مِنْ، اِلَى، عَنْ، عَلَى، فِيْ، رُبَّ، باء، کاف، لام اور حروفِ قسم کے ساتھ جو کہ یہ ہیں واؤ، الباءُ، التاءُ یا واوِ رُبَّ مُذْ اور مُنْذُ کے ساتھ''۔

وَ اَقُوْلُ:

مجرورات کی پہلی نوع جو حروفِ جر میں سے کسی حرف جر کے ساتھ مجرور ہو حروفِ جر بہت زیادہ ہیں ان میں سے درج ذیل ملاحظہ فرمائیں:

مِنْ: اس کے معانی میں سے ابتداء ہے یہ اسم ظاہر اور مضمر (اسم ضمیر کو جر دیتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ ﴾ [سورۃ الاحزاب : ۷]

''اور تجھ سے اور نوح سے''۔

اِلٰي: اس کے معانی میں سے انتہاء ہے یہ بھی اسمِ ظاہر اور مضمر کو جر دیتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ [سورۃ حٰمٓ السجدۃ : ۴۷]

''قیامت کا علم اسی کے حوالہ ہے''۔

اور ﴿ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ﴾ [سورۃ المآئدۃ : ۴۸]

''تم سبھی کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کے جانا ہے''۔

عَنْ: اس کے معانی میں سے مجاوزت ہے یہ بھی اسمِ ظاہر اور مضمر کو جر دیتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [سورۃ الفتح : ۱۸]

''البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگا''۔

اور ﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴾ [سورۃ البینۃ : ۸]

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی''۔

عَلٰي: اس کے معانی میں سے استعلاء ہے اور یہ بھی اسم ظاہر اور مضمر کو جر دیتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴾ [سورۃ المؤمنون : ۲۲]

"اوران پراور کشتی پر تم لدے پھرتے ہو"۔

فِيْ: اس کے معانی میں سے ظرفیت ہے یہ بھی اسم ظاہر اور مضمر کو جر دیتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ ﴾ [سورة الذاريات : ٢٢]

"اور تمہارا رزق آسمانوں میں ہے"۔

اور ﴿ لَا فِيهَا غَوْلٌ ﴾ [سورة الصّٰفّٰت : ٤٧]

"اس میں سر نہیں چکراتا"۔

رُبَّ: اس کے معانی میں سے تقلیل ہے یہ صرف اسم ظاہر نکرہ کو جر دیتا ہے جس طرح:

﴿ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ ﴾

"کم ہی کریم آدمیوں سے میں ملا"۔

باء: اس کے معانی میں سے تعدیہ ہے یہ اسم ظاہر اور مضمر دونوں کو جر دیتی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ ﴾ [سورة زخرف : ٤١]

"پھر اگر کبھی ہم تجھ کو لے گئے"۔

اور ﴿ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ ﴾ [سورة البقرة : ١٧]

"لے گیا اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو"۔

کاف: اس کے معانی میں سے تشبیہ ہے اور یہ حرف اسم ظاہر کو جر دیتی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ ﴾ [سورة النور : ٣٥]

"اس کی روشنی کی مثال طاقچہ کی طرح ہے"۔

لام: اس کے معانی میں سے استحقاق اور ملکیت ہے یہ اسم ظاہر اور مضمر دونوں کو جر دیتا ہے جس طرح فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [سورۃ الحدید : ۱]

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے''۔

اور ﴿ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [سورۃ الحدید : ۲]

''اسی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں''۔

حروف قسم: باءُ تاء اور واؤ ہیں۔ اور کتاب کے شروع میں ہم ان پر مکمل بحث کر چکے ہیں اس لیے اب ہمیں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

واؤ رُبَّ: اس کی مثال اِمرئَ القیس کا یہ شعر ہے:

وَ لَیْلٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ اَرْخٰی سُدُوْلَہٗ

''بعض اوقات رات سمندر کی لہر کی طرح ہے جس نے اپنی تاریکی کے پردے ڈال دیئے''۔ اور اسی طرح اُس کا یہ شعر بھی ہے:

وَ بَیْضَۃِ خِدْرٍ لَا یُرَامُ خِبَاؤُھَا

''بعض لڑکیاں ہیں کہ جن کے خیموں کا ارادہ بھی نہیں کیا جا سکتا''۔

مُذْ و مُنْذُ: یہ دونوں اسماءِ زمان کو جر دیتے ہیں اگر ان کا مابعد ماضی ہو تو یہ ﴿ مِنْ ﴾ کے معنی پر دلالت کریں گے جس طرح:

﴿ مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ ﴾ میں نے جمعرات کے دِن سے اسے نہیں دیکھا۔

﴿ مَا کَلَّمْتُہٗ مُنْذُ شَھْرٍ ﴾ میں نے ایک ماہ سے اس کے ساتھ بات نہیں کی۔

اور اگر ان کے بعد ''حال'' ہو تو یہ ''فِیْ'' کے معنی میں ہوں گے۔ جس طرح:

﴿ لَا اُکَلِّمُہٗ مُذْ یَوْمِنَا ﴾ اور ﴿ لَا اَلْقَاہُ مُنْذُ یَوْمِنَا ﴾۔

اگر ﴿ مُذْ ﴾ یا ﴿ مُنْذُ ﴾ کے بعد فعل واقع ہو یا ان کے بعد والا اسم مرفوع ہو تو یہ اسم ہوں گے۔

مجرور بالاضافہ

قَالَ:

وَ اَمَّا مَا يُخْفَضُ بِالْإِضَافَةِ فَنَحْوُ قَوْلِكَ "غُلَامُ زَيْدٍ" وَ هُوَ عَلٰى قِسْمَيْنِ مَا يُقَدَّرُ بِاللَّامِ ، وَ مَا يُقَدَّرُ بِمِنْ فَالَّذِىْ يُقَدَّرُ بِاللَّامِ نَحْوُ "غُلَامُ زَيْدٍ" وَالَّذِىْ يُقَدَّرُ بِمِنْ نَحْوُ "ثَوْبُ خَزٍّ" وَ "بَابُ سَاجٍ" وَ "خَاتَمُ حَدِيْدٍ".

"جو اضافت کے ساتھ مجرور ہوتا ہے جس طرح غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) ہے یہ دو قسم پر ہے ایک وہ جو لام کو مقدر ماننے کے ساتھ ہو اور دوسرا وہ جو "مِنْ" کو مقدر ماننے کے ساتھ ہو جس میں لام مقدر ہوتا ہے مثلاً غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) اور وہ جس میں "مِنْ" مقدر ہوتا ہے۔ مثلاً ثَوْبُ خَزٍّ، بَابُ سَاجٍ، خَاتَمُ حَدِيْدٍ (لوہے کی انگوٹھی)"۔

وَ اَقُوْلُ:

مجرورات کی دوسری قسم مجرور باضافت ہے اور اس کی تین انواع ہیں۔ ان میں سے مؤلف نے دو کا ذکر کیا ہے۔

اوّل: جس میں اضافت ﴿ مِنْ ﴾ کے معنی میں ہوتی ہے۔

ثانی: جس میں اضافت ﴿ لَام ﴾ کے معنی میں ہوتی ہے۔

ثالث: جس میں اضافت ﴿ فِیْ ﴾ کے معنی میں ہوتی ہے۔ جس میں اضافت ﴿ مِنْ ﴾ کے معنی میں ہوتی ہے۔

اس کا قانون یہ ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا جزو اور بعض حصہ ہو جس طرح

﴿ جُبَّةُ صُوْفٍ ﴾ صوف کا جبہ۔ جُبَّة ، صُوف کا بعض اور اس کا جز ہے اور اسی طرح مؤلف کی ذکر کردہ مثالیں ہیں: ﴿ ثَوْبُ خَزٍّ ﴾، ﴿ بَابُ سَاجٍ ﴾ اور ﴿ خَاتَمُ حَدِيْدٍ ﴾ لوہے کی انگوٹھی۔

اور جس میں اضافت ﴿ فِيْ ﴾ کے معنی میں ہوتی ہے اس کا قانون یہ ہے مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ ﴾ [سورۃ سبا : ۳۳] ''بلکہ رات کے فریب سے''۔

﴿ لَيْل ﴾، ﴿ مَكْر ﴾ کے لئے ظرف اور وقت ہے کہ جس میں ﴿ مَكْر ﴾ واقع ہوتا ہے۔

اور جس میں اضافت بمعنی لام ہوتی ہے تو وہ وہی ہو گی جس میں مذکورہ دونوں انواع میں سے کوئی نوع درست قرار نہ پائے۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ اور حَصِيْرُ الْمَسْجِدِ۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے مجرورات کی تیسری قسم پر کلام نہیں فرمائی اور وہ وہی ہے جو تبعیت کی بنیاد پر مجرور ہو اور اس طرح کرنے میں ان کا عذر یہ ہوگا کہ مرفوعات کے ابواب کے آخر میں اس کا تفصیلی ذکر ہو چکا ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَعْلَمُ وَ اَعَزُّ وَ اَكْرَمُ

سوالات

① مجرورات کی کتنی قسام ہیں؟

② مِنْ، عَنْ، فِيْ، رُبَّ، كَافُ اور اللَّامُ کس معنی پر دلالت کرتے ہیں؟

③ ان میں سے ہر ایک کس (اسم) کو جر دیتا ہے؟

④ اپنی طرف سے اسمِ مجرور کی دو دو مثالیں بیان کریں ان حروف جر کے ساتھ عَلٰى، الباء، اِلٰى اور واوِ قسم؟

⑤ کتنی اقسام میں اضافت آتی ہے؟ ہر ایک نوع کی دو مثالیں بیان کریں۔

⑥ اس اضافت کا قانون کیا ہے جو بمعنی "مِنْ" ہوتی ہے؟ مثال بیان کریں۔

⑦ اس اضافت کا قانون کیا ہے جو بمعنی "فِيْ" ہوتی ہے؟ مثال بیان کریں۔

اس شرح کی کتابت سے فراغت لیلۃ القدر (جمعرات ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ھ) میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات کو لوٹائے۔ (آمین)

تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود وسلام ہوں اس کی تمام پسندیدہ مخلوق میں سے پسندیدہ پر اور ہمارے سردار اس کی آل اور اس کے صحابہ وتابعین پر۔ اور اچھا انجام متقین کے لئے ہے۔

یوم الاربعاء ۵ صفر ۱۴۲۹ھ

عبد الصمد